جندڑی پاڑ لویراں کیتی
اساں لاہور شہر دیاں پیراں

# ہلالِ عید

کالی کملی والےﷺ آپ پہ لاکھوں سلام
سید علی الہجویریؒ آپ پہ لاکھوں سلام
پیر محمد صادق ہاشمیؒ آپ پہ لاکھوں سلام

منیر احمد سیال

حضرت قبلہ نقشبندی پیر محمد صادق الف ثانی ہاشمی قریشیؒ

Marfat.com

وَسَلٰم" عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ الصطَفٰی ط

# ہلالِ عید

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی الف ثانی ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆

منیر احمد سیال

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب آپ کے لئے

سیّدہ بی بی پاک دامن (سیّدہ رقیہ بی بی) سلام اللہ علیہا

سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محمد (حضرت میاں میر) رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف سے تحفہ ہے۔

اسے خود پڑھیے دوسروں کو پڑھایئے اور اللہ کے دین کو پھیلانے میں اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مدد کیجیے

پہلا ایڈیشن : سالِ اشاعت 2003

دوسرا ایڈیشن :: سالِ اشاعت 2003

تیسرا ایڈیشن : سالِ اشاعت 2004

چوتھا ایڈیشن : سالِ اشاعت 2004

**پانچواں ایڈیشن : سالِ اشاعت 2006ء**

مصنف : منیر احمد سیال

پبلشر

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ روڈ۔ لاہور

تقسیم کار:

سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بک سنٹر محمود شہید روڈ۔ شاہدرہ لاہور

Web site : www.pirsadiq.tk

Marfat.com

# فہرست مضامین


| مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|
| پیش لفظ | 5 |
| حمد باری تعالےٰ | 10 |
| پیارے نبیؐ اور سیّدہ زینبؓ کی بارگاہ میں | 11 |
| حالات زندگی | 12 |
| مزار مبارک | 17 |
| جامع مسجد | 18 |
| عرس مبارک | 19 |
| شجرہ مبارک | 20 |
| حدیثِ دل | 22 |
| نسبتِ سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ | 30 |
| شانِ ولائت | 34 |
| زندہ کرامت | 41 |
| معیتِ نور | 42 |
| حسنِ دوستی | 45 |
| اہل بیت سے محبت | 47 |
| حکومتِ اولیاء اللہ | 49 |
| اللہ کا داہنا ہاتھ | 55 |
| فیضِ اولیاء اللہ | 58 |
| بیعت کی ضرورت | 63 |


Marfat.com

| | |
|---|---|
| ہدایات برائے مریدین | 69 |
| قصیدہ صادقیہ | 72 |
| ارشادات وعبادات | 73 |
| نماز پنجگانہ | 80 |
| نماز جنازہ | 83 |
| وظائف | 85 |
| اخلاق عالیہ | 89 |
| راز دیاں گلاں | 91 |
| الف ثانی وجہ تسمیہ | 94 |
| انوار صادقیہ | 97 |
| شانِ وصال | 103 |
| واہ واہ سندر چشماں یار دیاں | 106 |
| پیر سیّد حیات محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ | 108 |
| پیر حافظ سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ | 110 |
| پیر سیّد فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ | 113 |
| پیر سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ | 115 |
| بچشمِ خود | 117 |
| فرقہ بندی اور اسلام | 119 |
| ٹیلی پیتھی | 126 |


Marfat.com

# پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

تمام تعریفیں اُسی ذات پاک کے لئے ہیں جو کائنات کی ہر شے کا خالق و مالک ہے جس کے روشن چہرے کی طفیل ہر طرف روشنی ہے جس کی رحمت لامحدود ہے عالم کا ذرہ ذرہ اس کی رحمت سے فیضیاب ہے انسان جس کی ثناء کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے فرمایا۔ لا احصی ثناء الا علیك (اے پیارے رب) تیری ثناء کا احاطہ بس تو ہی کر سکتا ہے۔

قرآن نے فرمایا۔'اور میرے چنے ہوئے بندوں پر سلام ہو۔ اللہ اس سے بہتر ہے جو یہ شریک کرتے ہیں۔' اللہ نے اپنے چنے ہوئے بندوں پر انبیاء اور اولیاء پر سلام بھیجا۔ جنہوں نے آ کر دنیا کو شرک کے اندھیروں سے پاک کیا۔ ماہتاب رسالت ﷺ کے جلو میں ستاروں کی کہکشاں جب آسمان دنیا پر چمکی تو کائنات پر اجلی اجلی روشنی پھیل گئی۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا۔'میرے صحابی ستاروں کی طرح ہیں جس کی اتباع کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے۔' صحابہ اور اولیاء آسمان ہدایت کے ستارے ہیں۔

مغل پورہ نہر کے ساتھ ڈاک خانہ پھاٹک کے پاس جو سبز گنبد نظر آتا ہے۔ اس گنبد سے عاشقوں کو گنبد خضراء کی صاف جھلک نظر آتی ہے۔ وہ جناب قطب زمانہ حضرت قبلہ نقشبندی پیر محمد صادق الف ثانی ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا گنبد ہے۔ وہ ہستی جو ہزاروں انسانوں کی دلوں کی دھڑکن ہے۔ بشمول اس عاجز کے، ہزاروں گردنیں ان کے احسانات کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہیں۔

وہ ہستی جو اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی عاشق صادق ہے اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ اس سے والہانہ پیار کرتے ہیں۔ ان کی یاد سے دل کو سکون ملتا ہے۔ عاشقوں کے لیے ان کا ذکر راحتِ جان ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی حیات ہے۔

اس دربارِ عالی پر حاضری دینے والے ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے محسن کے حالات زندگی سے آگاہی حاصل کر کے اپنے دل کی پیاس بجھائے۔ یہ نورِ منور کیسے اس جگہ جلوہ

Marfat.com

افروز ہوئے۔اور اس کی تابانیوں نے کیسے چہار سو روشنی پھیلائی۔ایسے ہی سوالات کا جواب دینے کے لیے یہ مختصر رسالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ مانسہرہ سے تشریف لائے۔مانسہرہ ایک پہاڑی علاقہ ہے۔آپ کے دادا پیر حضرت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا پیر خانہ چورہ شریف ( کیمبل پور) ہے۔جو ایک نیم پہاڑی سلسلہ ہے۔چورہ شریف کے سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کابل کے علاقہ تیراہ سے تشریف لائے۔حضرت سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ غزنی کے محلہ ہجویر سے تشریف لائے۔غزنی اور کابل افغانستان کے شہر ہیں۔اور افغانستان ایک پہاڑی علاقہ ہے۔جس طرح پہاڑوں کے چشمے دریا بن کر میدانوں کو سیراب کرتے ہیں اسی طرح ان پیاری ہستیوں نے مشیت الٰہی سے کروڑوں دلوں کو نور ایمان سے روشناس کیا۔اسی لئے شاید اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کہستانی

اس سے قبل آپ کی حیات مبارکہ پر دو کتب لکھی جا چکی ہیں ان میں سے ایک کتاب جناب محمد دین کلیم قادری صاحب نے لکھی اور محمد اقبال صاحب اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے، نے اس کی اشاعت کا اہتمام فرمایا۔کتاب کا نام 'تذکرہ حضرت پیر محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ' ہے جس میں آپ کے حالات زندگی اور آپ سے فیض پانے والوں کے متعدد واقعات درج ہیں۔آپ کے حالات زندگی اسی کتاب سے یہاں دوبارہ درج کیے گئے ہیں۔دوسری کتاب کا نام 'تحفہ جواہرات' ہے یہ دربار کی انتظامیہ کمیٹی نے شائع کروائی۔اس میں سرکار کے ارشادات، وظائف، تعویذات اور نسخہ جات تفصیلاً درج ہیں۔

اس کتاب میں اس عاجز نے آسمان ولایت کے درخشاں چاند کی سیرت مبارک بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔اللہ اس عاجز کی اس کوشش کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

ستمبر 1992ء میں اللہ نے آپ سے اویسی نسبت عطا فرمائی اور آپ کی برکت سے دین و دنیا میں ترقی کے دروازے کھول دیئے۔حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کامل مرشد کی شان میں فرماتے ہیں:۔

اول دکھ ٹکڑے دا میٹے پھر رب دا راہ دکھائے ہُو

Marfat.com

دنیاوی طور پر اللہ نے اتنی وسعت دی کہ جس کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا اور روحانی طور پر اللہ نے اتنی عنایت فرمائی کہ دل پکار اٹھا، مرشد کامل وہی ہوتا ہے جو انگلی پکڑ کر براہِ راست اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں لے جائے۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

'قرآن پاک کی آیت کا مفہوم ہے۔'کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی ہے۔ جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں'

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچہ مرشد لائی ہو

سرکار نے جس کو بھی سینے سے لگایا اسے ہر طرف اللہ نظر آیا۔

قرآن فرماتا ہے۔'اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو' ستمبر 2001ء میں اس عاجز کو بالواسطہ نصیحت فرمائی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے رہا کرو۔ میں نثار جاؤں اس نصیحت کے۔'حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'لاحول ولاقوۃ الا باللہ' کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ سرکار نے ہر مشکل وقت میں حوصلہ دیا، ہمت بندھائی۔ آپ جیسا شفیق انسان اس گنہگار نے صفحہ ہستی پر نہیں دیکھا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہر مرید اور طالب پر اتنی شفقت فرمائی کہ ہاشمی خون کا حق ادا کر دیا۔ وہ ہاشمی خون جس نے شعب ابی طالب کی سختیوں سے لے کر، کربلا کی تپتی ریت تک رسول ﷺ اور آلِ رسول ﷺ کا اس طرح ساتھ دیا کہ آسمان عش عش کر اٹھا۔

اللہ پاک یحیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔'اس کے پیدائش کے دن پر سلام ہو، اس کی وفات کے دن پر سلام ہو اور اس دن پر سلام ہو جس دن وہ دوبارہ اٹھے گا'

میرے پیارے رب! سرکار کا ہر طالب رو رو کر دعا کرتا ہے کہ اس ہاشمی شہزادے کی پیدائش کے دن پر کروڑوں سلام ہوں۔ ظاہری زندگی پہ کروڑوں سلام ہوں اور اخروی زندگی پر کروڑوں سلام ہوں۔ ہر طالب کی ہر ہر سانس کے ساتھ سلام ہو۔

میں عرصہ چودہ سال سے دربار شریف پر حاضر ہو رہا ہوں۔ دربار شریف میں ایک شخص ہاتھ میں جھاڑو لیے، دربار شریف کی صفائی میں مصروف نظر آیا۔ یہ شخص کسی تعارف کا محتاج نہیں

Marfat.com

اس شخص کا نام محمد جہانگیر ہے اور جسے سرکار پیار سے پہلوان جی کہا کرتے تھے۔ محمد جہانگیر آپ کی حیات میں بھی صفائی کا فریضہ انجام دیتا تھا اور اپنے پردہ فرمانے کے بعد بھی سرکار نے یہ ڈیوٹی برقرار رکھی۔ سرکار نے فرمایا یہ صفائی ہی آخرت میں تمھارے کام آئے گی۔ میں نے ان کے لئے اس کتاب میں 'راوی' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس لئے کہ محمد جہانگیر اپنے پیر و مرشد کی کرامات اتنی محبت سے بیان کرتے ہیں کہ سن کر دل زندہ ہو جاتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ سرکار نے ایک دفعہ سلیٹ پر کچھ لکھا اور چلے گئے میں نے پڑھا لکھا تھا 'جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی تابعداری کی اس نے کامیابی کی' شام کو جب واپس آئے تو فرمایا: پہلوان جی پڑھ کر سناؤ کیا لکھا ہے۔ عرض کیا۔ سرکار آپ ہی پڑھ کر سنائیں۔ فرمایا۔ 'جس نے اللہ کے رسول ﷺ کی تابعداری کی اس نے کامیابی کی'۔ پھر فرمایا۔ 'پہلوان جی تم کامیاب ہو' آپ کی ہر ہر بات قرآن و حدیث سے ہے۔

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰؐ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

محمد جہانگیر کی محبت بھری یادوں کا ذکر آپ 'حدیثِ دل' اور کئی دوسرے ابواب میں پڑھ سکتے ہیں۔ اور محمد جہانگیر خود بھی تو سرکار کی زندہ کرامت ہیں اس کا تذکرہ 'زندہ کرامت' کے عنوان کے تحت موجود ہے۔

سرکار کے ایک درویش میجر محمد یونس خاں نے سرکار کی جو کرامات ملاحظہ فرمائیں ان کو دل کے شیشے سے کاغذ کے سینہ پر منتقل کیا۔ میجر محمد یونس خان کی تحریر سے اقتباسات اس کتاب میں نقل کئے ہیں۔ میجر صاحب کی جب سرکار سے نسبت ہوئی تو صوبیدار تھے اس لئے سرکار اُن کو صوبیدار صاحب کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ صوبیدار صاحب کی نظروں نے جو نور کی کرنیں دیکھیں وہ آپ 'الف ثانی وجہ تسمیہ' کے عنوان اور 'انوارِ صادقیہ' کے عنوان کے تحت پڑھ سکیں گے۔

سرکار کے ایک غلام عبد الغفور صاحب ہیں جو آج بھی سرکار کی چاہت میں سرکار کے قدموں میں رہتے ہیں۔ ان کی یادوں اور باتوں کو اس عاجز نے 'حسن دوستی' اور 'راز دیاں گلاں' کے عنوان کے تحت نقل کیا ہے۔

سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی یادیں' سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں ہیرے اور جواہرات کی طرح ہیں۔ جن کی مالا پرو کر اس عاجز نے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ تمام صفتیں جن کو اللہ

Marfat.com

نے خلق عظیم کہا۔ان کا پرتو سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک ذات میں روشن نظر آتا ہے۔ہلال عید کی تیاری پر سرکار نے اتنی نظر کرم فرمائی کہ خیال آتے ہی آنکھوں میں تشکر کے آنسو آ جاتے ہیں۔یہ چند فقرے، چند سطریں سرکار رحمۃ اللہ علیہ ہی کی نظر کرم ہے۔اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا صدقہ ہے کسی عاشق نے فرمایا۔

سیپارے صفحے سورتاں بن دے جاون۔زبان پاک تھیں جو جو بولے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کا مقصود محبت ہے۔یہ محبت ہی تھی کہ حضرت فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ داتا صاحب ننگے پاؤں سلام کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔اور یہ محبت ہی تھی کہ داتا دربار کی سیڑھیوں پر سرکار کئی سال جلوہ افروز رہے۔

اس عاجز کا تعلق سیال خاندان سے ہے۔اللہ نے اس خاندان پر اپنی بڑی نظر کرم فرمائی۔ اس میں حضرت شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے افراد پیدا ہوئے جن کی روشنی گولڑہ شریف کی پہاڑیوں تک پہنچی۔نزدیکی آباؤ اجداد میں حضرت موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار آج بھی فتح پور، حافظ آباد میں مرجع خلائق ہے۔یہ 1996ء کی بات ہے جب جناب پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اس عاجز کو اپنے اجداد کے بزرگوں حضرت پیر ظاہر جمال صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادوں کی قبروں پر تختیاں آویزاں کرنے کا ارشاد فرمایا۔آپ سرکار کا اس عاجز پر اور اس کے خاندان پر احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عاجز کو اس سلسلہ میں استقامت نصیب فرمائے۔

سرکار کے در کا گداگر

منیر احمد سیال

Marfat.com

## حمدِ باری تعالےٰ
(پیرومرشد کے قلم مبارک سے)

(سرکار عشقِ الٰہی میں اپنے کاغذات پر قرآن شریف کا ترجمہ لکھتے رہتے تھے۔آئیں پڑھتے ہیں)

آسمان اور رات کے وقت آنے والے کی قسم! اور تم کو کیا معلوم کہ رات کے وقت آنے والا کیا ہے، وہ تارا چمکنے والا، کوئی متنفس نہیں، جس پر نگہ بان مقرر نہیں کیا۔انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کاہے سے پیدا ہوا ہے۔وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے، جو لبلبہ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے، بے شک خدا اس کے اعادے یعنی پھر پیدا کرنے پر قادر ہے، جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے۔تو انسان کی کچھ پیش نہ چل سکے گی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا۔آسمان کی قسم جو مینہ برساتا ہے اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے کہ یہ کلام حق اور باطل کو جدا کرنے والا ہے اور بے ہودہ بات نہیں ہوگی، یہ لوگ اپنی تدبیروں میں لگ رہے ہیں اور ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں اور تم کافروں کو مہلت دو بس چند دن۔

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ان منکران اسلام سے فرما دیجئے، کہ اے کافرو جن بتوں کو تم پوجتے ہو، میں نہیں پوجتا، اور جس خدا کی میں عبادت کرتا ہوں تم نہیں کرتے، اور میں پھر کہتا ہوں کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو، جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔تم اپنے دین پر اور میں اپنے دین پر۔

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ وہ ذات پاک جس کا نام اللہ ہے، وہ معبودِ برحق ہے۔بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا، اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے، اور گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

آپ فرما دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں یعنی لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی، لوگوں کے معبودِ برحق کی شیطان وسوسہ انداز کی برائی سے، (جو خدا کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنات میں سے ہوں، یا انسانوں میں سے۔

Marfat.com

## اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں

(پیرومرشد کے قلم مبارک سے)

غوطے کھا رہی آں گناہ دے بحر اندر یا نبیؐ دسو سئیو کس طرح راضی کراں دلدار نوں

منتاں کردی ترلے لیندی اوہ نہ پچھدا آ کدی صدقے جاواں آ کدی سن لے میری گفتار نوں

لے لے تیرا نام ہر دم جیوندی پھردی ہاں میں آ وساویں یا نبیؐ اجڑے میرے گھر بار نوں

آ خدا دے واسطے کر مہربانی دی نظر کرم اپنے نال کر دے پار او گنہار نوں

## دخترِ فاطمہ سلام

(پیرومرشد کے قلم مبارک سے)

لکھوں سلام دوستو! بنت علیؑ کی شان میں شام کی صبح شام غم شام کی رات پر الم

یارا نہیں قلم میں یہ، تاب نہیں زبان میں ظلمت شام کے ستم، رنج و محن قدم قدم

کشتۂ الفت حسینؑ، خواہر شاہ مشرقین مٹتا ہوا ہر نشان، چاروں طرف دھواں دھوں

شیر خداؑ کی نور العین، بنت نبیؐ کے دل کی چین تیری یہ جان ناتواں، جادہ صبر پر رواں

ہمدم شام بے کسی، مرہم زخم بے بسی بے بس و بے زبان کے ساتھ، عابد ناتواں کے ساتھ

زینبؑ بے نوا سلام، زینبؑ بے نوا سلام دختر فاطمہ سلام، دختر فاطمہ سلام

Marfat.com

# حالاتِ زندگی

ابتدائے زندگی

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی الف ثانی ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک 1332ھ بمطابق 1914 عیسوی موضع بوگڑہ منگ ڈڈر ہپتال تحصیل مانسہرہ ضلع ایبٹ آباد میں مولوی عبدالواحد کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام ملک جانہ تھا۔ والد ماجد گاؤں کی مسجد کے امام تھے۔

دادا مولانا عبدالصمد اور پردادا حافظ نجیب اللہ تھے۔ جو متجر عالم اور متقی پرہیز گار بزرگ تھے۔ درس و تدریس آپ کا پیشہ تھا۔ کئی ایک جنات بھی آپ کے شاگرد تھے۔ حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی تھی۔ آپ سن بلوغت کو پہنچے تھے کہ آپ کے والد ماجد انتقال کر گئے اس کے بعد آپ کی والدہ کوٹلی بالا تحصیل مانسہرہ میں آباد ہوگئیں۔ اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی۔ آپ کے خاندان کے مزارات حضرت غازی بابا کے دربار کے نزدیک ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اس پہاڑی علاقہ میں دور دور تک کا رقبہ ملکیت ہے آپ قریشی ہاشمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

لاہور آمد

آپ 1928ء چودہ سال کی عمر میں لاہور تشریف لائے۔ اور باغبان پورہ کے علاقہ محلّہ شاہ بخاری میں اقامت گزیں ہوئے۔ یہاں مسجد اللہ دین میں حافظ نابینا صاحب سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور بعض درسی کتابیں مثلاً گلستان، بوستان، قدوری، ہدایہ شریف وغیرہ مدرسہ حضرت سیّد دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اندرون دہلی دروازہ میں پڑھیں۔ اس زمانہ میں آپ لاہور کے مختلف مقامات میں پھرتے رہے آپ کا مدینۃ الاولیاء لاہور میں یہ قیام تین چار سال رہا۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں شروع سے ہی تلاشِ حق کا جذبہ تھا۔ اس لیے آپ 1932ء کے لگ بھگ ہندوستان کے سفر کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اس زمانے میں آپ پر مجذوبیت کا جذبہ غالب تھا اور اسی غلبہ کے تحت آپ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچے۔ لاہور سے بمبئی، پونا،

Marfat.com

ترچنا پلی، پھر دہلی سے کلکتہ تک پہنچے۔ یہ سفر 1941ء تک محیط ہے۔

سفر ہندوستان

اجمیر شریف میں آپ حضرت خواجہ خواجگان سیّد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ منورہ پر حاضر ہوئے اور وہاں سات سال قیام فرمایا اور چلہ کاٹا۔ پونا میں آپ چار سال اقامت گزیں رہے۔ یہاں آپ کے نام کی مسجد بھی ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس ہوٹل کے قریب میں رہتا تھا وہ آج بھی موجود ہے۔ بمبئی میں دو سال قیام فرمایا۔ ترچنا پلی کے قریب ایک جنگل میں مجاہدات و ریاضات میں مصروف رہے اور چند سال وہاں رہے۔ کلکتہ میں بھی چنداں قیام فرمایا۔ انبالہ بھی دیکھا۔ قیام دہلی میں آپ نے اس قدیم شہر کے بہت سے مزارات پر حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے۔ امرتسر بھی پہنچے۔ شریف پورہ کی گول مسجد میں رہے اور وہاں دینی علوم بھی پڑھتے رہے۔ کرنافلی (بنگال) بھی تشریف لے گئے۔

لاہور واپسی

ہندوستان سے واپسی کے بعد آپ لاہور آ گئے۔ پھر مرشد کی تلاش میں علی پور سیّداں حضرت پیر حافظ جماعت علی شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تین دن وہاں قیام کیا اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تمھارا حصہ سیالکوٹ میں حضرت پیر حیات محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے وہاں چلے جاؤ چنانچہ آپ نے سیالکوٹ جا کر ان کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔ پھر لاہور تشریف لائے۔ پھر آپ نے لاہور کی مختلف آبادیوں میں قیام فرمایا۔ ہنجروال کے قیام میں آپ نے وہاں ایک مسجد کی تعمیر شروع کرائی۔ کچھ دن باغبان پورہ اور سنگھ پورہ میں گزارے۔ یہ دور آپ کی مجذوبیت کا دور تھا۔

دور مجذوبیت

دورِ مجذوبیت 1948ء سے 1978ء تک محیط ہے۔ مقبرہ نواب بہادر خان نزد ریلوے پھاٹک نمبر 7 مغل پورہ قیام کیا۔ جذب و سکر کا غلبہ تھا۔ تقریباً تیس سال آپ نے اسی حالت میں گزارے۔ سردی گرمی سے بے نیاز رہے۔ سخت سردی میں ایک تہبند باندھتے اور نہر میں گھنٹوں گزارتے۔

گرمیوں میں چودہ چودہ کوٹ زیب تن کیے رہتے۔ اور کبھی کبھی کئی کئی دن گدڑی کمبل میں

Marfat.com

رہتے۔ مقبرہ کی سب سے اونچی سطح پہ رہتے تھے بعد ازاں 1962ء کو سرکار نہر کے غربی کنارے شہتوت کے درخت تلے آ گئے۔ وہاں سے 1965ء کی پاک و بھارت جنگ کے بعد نہر کی دوسری جانب شیشم کے درخت تلے آ گئے اور تا وصال وہیں قیام فرما رہے۔

ریلوے اور نہر والوں سے تنازعہ

یہاں پر آپ نے ایک معمولی سا کچا پکا کمرہ بنوالیا۔ جس پر نہر والوں اور ریلوے والوں نے جھگڑا شروع کر دیا۔ مگر ان کی اس میں کامیابی نہ ہو سکی اور آپ کا مستقل مستقر وہیں بنا۔
محمد سرفراز باغبان پورہ لاہور فرماتے ہیں کہ جب نہر کے محکمہ کے افسران نے اس جگہ کے متعلق تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ نہر والوں نے جو نقشہ اس زمین کا پیش کیا ہے۔ وہ 1922ء کا ہے۔ اور اس میں اس متنازعہ جگہ کا اندراج نہیں ہے۔ کیونکہ نہر سے 120 فٹ تک اس محکمہ کی جگہ ہوتی ہے اس طرح ریلوے والوں کے پاس 1928ء کا نقشہ تھا۔ اس میں بھی اس جگہ کا اند اج نہیں تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی باطنی تصرف تھا کہ ان محکموں کے پاس اس متنازعہ جگہ کی ملکیت کا کوئی ثبوت ہی نہ نکا۔

دوسرا سفر ہندوستان

یہ سفر آپ نے 1981ء میں کیا۔
دہلی: حضرت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّد نظام الدین اولیاء چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سرخیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضری دی اور وہاں سے فیضان حاصل کیا۔ مزار حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ پر بھی فاتحہ خوانی کی۔ آپ کا پاسپورٹ نمبر AJ642834 تھا جس پر آپ کا نام محمد صادق ہاشمی ولد عبد الواحد تحریر ہے۔
اجمیر شریف: خواجہ خواجگان حضرت سیّد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں آپ آٹھ دن قیام فرما رہے۔ انا ساگرہ اور تاراگڑھ بھی دیکھا۔
مظفر نگر بھی گئے۔ سہارنپور بھی تشریف لے گئے۔
امرتسر میں بھی قیام کیا۔

پاکستان میں سفر

چھانگا مانگا: یہاں جنگل میں آپ ایک عرصہ تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہے۔ یہ تقریبا

Marfat.com

1941ء کا زمانہ تھا۔

لاہور: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ عالیہ کی سیڑھیوں پر کئی سال جلوہ افروز رہے۔ میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر گئے۔ لاہور کی کئی ایک آبادیوں میں قیام فرمایا۔

شورکوٹ: حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ عالیہ پر حاضر ہوئے۔

گجرات: حضرت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ دریائی سہروردی بھی حاضری دی۔

وزیرآباد: فرماتے تھے وزیرآباد میں ایک مسجد بنوائی۔ مکمل ہونے پر اس مسجد کے نام کی تختی ایک شخص لکھوا کر لایا جس پر میرا نام اس طرح درج تھا۔ ''حاجی محمد صادق' میں نے کہا، میں نے حج تو نہیں کیا۔ اس نے کہا جب میں حج کرنے گیا تھا تو میں نے آپ کو وہاں دیکھا تھا۔

نورپور شاہاں: یہاں حضرت امام بری لطیف رحمۃ اللہ علیہ کے مزار منور پر حاضری دی۔

چوہا سیدن شاہ: حضرت امام علی الحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر حاضر ہوئے۔

سیون شریف: حضرت لال شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ عالیہ پر حاضر ہوتے رہے۔

ملتان: حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شاہ رکن الدین رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے روضوں پر حاضری دی۔

کوئٹہ: کوئٹہ اور زیارت تک گئے۔

پاک پتن شریف: شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ منورہ پر حاضر ہوتے رہے۔

لواری شریف: لواری شریف صوبہ سندھ میں حضرت خواجہ محمد زمان نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پر حاضر ہوئے۔

قصور: یہاں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد سورہ پر حاضری دی۔

کراچی: حضرت عبداللہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر گئے۔

وصال

30 مئی 1984ء کی ایک صبح مغل پورہ ڈاکخانہ کے قریب موٹر سائیکل کے حادثہ میں معمولی زخمی ہو گئے۔ ایک دن میو ہسپتال اور نو دن جنرل ہسپتال میں زیر علاج رہ کر 10 رمضان المبارک 1404ھ بمطابق 10 جون 1984ء بروز اتوار علی الصبح سحری کے وقت وصال فرما گئے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۱۰ رمضان المبارک، 10 جون، وارڈ نمبر 10 اور چارپائی نمبر 10 تھی۔

نماز جنازہ علامہ احمد حسن نوری خطیب جامع مسجد فاروقیہ ریلوے کالونی نزد ڈاک خانہ مغل پورہ نے ناچ گھر اور نہر کے درمیان جو وسیع و عریض گراؤنڈ ہے، اس میں پڑھایا۔ تقریباً دس ہزار افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جس میں آپ کے سب مرید اور عقیدت مند شریک ہوئے۔

وصال سے سات آٹھ سال قبل جذب و مستی کی حالت سے نکلے۔ قوالی سنی نیز مکمل کپڑے زیب تن کیے۔ شیروانی، لنگی اور رومال پہنے اور سلوک کی منزل میں داخل ہوئے، روزہ رکھتے تھے اور جمعہ کی نماز جامعہ مسجد فاروقیہ نزد ڈاک خانہ مغل پورہ میں علامہ احمد حسن نوری خطیب مسجد کے پیچھے ادا کرتے تھے آپ نے کسی مرید کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ غسل مستری جان محمد سائیں محمد شریف بٹ اور دیگر مریدین نے دیا۔

وفات سے ایک رات قبل درج ذیل پانچ آدمیوں نے آپ کے کمرہ میں جو اسٹیل کی الماری تھی اس میں سے رقم نکالی اور گنی وہ آدمی صوفی نذر محی الدین، محمد اسحاق، محمد رمضان، محمد شریف بٹ اور حاجی محمد افضل تھے۔ برآمد شدہ رقم 3,64,465 روپے تھی جو روضہ مسجد اور حجرہ جات کی تعمیر پر خرچ کی گئی۔

# مزار مبارک

مزار مبارک نہر اپر باری دوآب اور ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے جو اندرون و بیرون سنگ مرمر سے آراستہ و مزین ہے اور برلب سڑک پختہ واقع ہے۔ اور گرد چار دیواری ہے۔ مزار مبارک کے چاروں اطراف میں غلام گردش ہے اور صدر دروازہ جانب جنوب ہے۔ غلام گردش آٹھ ستونوں پر قائم ہے مزار مبارک ایک چبوترہ پر واقع ہے جس کے اندر ایک چھوٹے چبوترہ پر درمیان میں آپ کا مزار ہے۔ آپ کے چہلم پر پانچ سو جوڑے اور چالیس شیروانیاں تھیں جو لوگ آپ کو دے جاتے تھے اور یہ سب چہلم کے موقع پر تقسیم کر دیئے گئے تھے۔

لوح مزار پر تحریر اس طرح ہے:

اللہ اکبر

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

مرکز انوار تجلیات

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی الف ثانی

تاریخ پیدائش: 1914ء

تاریخ وفات: 10 جون 1984ء بمطابق 10 رمضان المبارک 1404ھ بروز اتوار

شریعت غم ہستی سنوارنے والے
تجلیوں کو فلک سے اتارنے والے
دلوں کو بخش گئے قرار کی دولت
تمام عمر تڑپ کر گزارنے والے

Marfat.com

# جامع مسجد

مزار مبارک عالیہ کے متصل جامع مسجد پیر محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ واقع ہے اس کی عمارت سہ منزلہ گنبددار تھی۔ مسجد کا مینار 60 فٹ بلند تھا اور کافی دور سے نظر آتا تھا۔ مسجد کا سنگ بنیاد آپ نے اپنی حیات میں ہی رکھا تھا۔ یہ جامعہ مسجد تہ خانہ ایوان مسجد اور گیلریوں پر مشتمل تھا۔ محراب مسجد آئینہ سازی سے مزین کی گئی تھی۔ تہ خانہ میں مختلف تقاریب کے سلسلہ میں سامان لنگر وغیرہ ہوتا تھا۔ یہ حضرت پیر محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا کرم خاص تھا کہ ان کے مریدین پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی نے دربار عالیہ میں یہ مسجد اتنی مختصر مدت میں مکمل کی جس کی مثال نہیں ملتی۔ سب مریدین انتظامیہ کے ہر فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہیں اور آج تک انتظامیہ نے جو بھی فیصلے کئے سب ان کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے ہیں۔ اور تمام مریدین اپنی جیب سے ہی یہ تمام اخراجات کرتے ہیں۔ اور کسی سے آج تک چندہ وصول نہیں کیا اور نہ ہی کسی کے آگے دست سوال دراز کیا۔

30 اگست 2005ء سے ایک کشادہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہو گیا ہے اور پروگرام ہے کہ موجودہ مسجد کی جگہ کو دربار شریف کے سامنے عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔

## دارالعلوم نقشبندیہ

مسجد کے ساتھ ایک دینی مدرسہ دارالعلوم نقشبندیہ کے نام سے جاری ہے۔ مسجد کے ساتھ دو کمرے ہیں۔ پہلے کمرے میں آپ کے تبرکات محفوظ ہیں۔ جن میں یہ اشیاء محفوظ ہیں۔
شیروانی، بوٹ، شلوار، قمیض، پگڑی، کلاہ، چھتری، چھڑی، دو دیگیں، الماری جس میں آپ کی کتابیں تھیں، قرآن پاک رضائی وغیرہ کے علاوہ آپ کا کاشتکاری کا سامان از قسم کدال کھرپہ بمعہ گھنگرو تھیں۔ مسجد اور کمروں کے پیچھے گلی کے آخر میں ایک اور کمرہ بنایا گیا تھا اور باہر کی طرف وضو خانہ تھے۔
اب یہ کمرے نئی مسجد میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

Marfat.com

## عرس مبارک

آپ کا عرس مبارک ہر سال نصف شوال کے قریب قریب نہایت تزک واحتشام سے ہوتا ہے جس میں آپ کے مریدین ارادت مند، عقیدت منداور دوسرے اصحاب کثرت سے شرکت کرتے ہیں۔ عرس سے ایک دن قبل تمام مریدین اپنے گھروں میں قرآن خوانی کرتے ہیں اوراس کا ثواب آپ کی روح پرفتوح کو پہنچاتے ہیں۔ نیز کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔ بیسیوں مرید ہر سال چادریں چڑھاتے ہیں۔ان سے کچھ درگاہ میں محفوظ رہتی ہیں اور بقایا تقسیم کردی جاتی ہیں۔

عرس کا دورانیہ تین دن کا ہوتا ہے، پہلے دن دودھ کی سبیل شروع کی جاتی ہے اور لنگر تقسیم ہونا شروع ہو جاتا ہے جو تین دن جاری رہتا ہے۔ دوسری رات کو کسی عالم کو تقریر کے لئے بلایا جاتا ہے۔تیسری رات کو قوالی ہوتی ہے۔

سرکار خود بھی کبھی کبھی قوالی سنا کرتے تھے۔اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنتے تھے کسی نے پوچھا سرکار آپ نقشبندی ہیں اور قوالی سنتے ہیں فرمایا: سارے سلسلے ہی اپنے ہیں۔

جناب ابراہیم صاحب مرحوم بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ نے ہمیں عزیز میاں قوال کو بلانے کے لئے راولپنڈی بھیجا، ہم بڑے زعم کے ساتھ گئے لیکن ہمیں پوری کوشش کے باوجود ٹائم نہیں ملا۔ہم نے آکر عرض کیا سرکار ہمیں ٹائم نہیں ملا، فرمایا دوبارہ جاؤ اب وہ ٹائم دے گا۔ ابراہیم صاحب کہا کرتے تھے ہم دوبارہ اس کی رہائش پر گئے ٹائم لینے والوں کا کافی رش تھا وہ باہر سے کار پر واپس آیا اور سیدھا ہماری طرف آیا جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے اور ہمیں ٹائم دیا۔سرکار نے اس سے یہ قوالی سنی:

یہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر تقریب اور ختم شریف کا اہتمام ہوتا ہے۔

غسل مبارک: ہر سال 10 رمضان المبارک کو آپ کے مزار کو غسل دیا جاتا ہے اور فاتح خوانی کی جاتی ہے۔

ختم جمعرات شریف: ہر جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد ختم شریف ہوتا ہے۔

Marfat.com

## شجرہ مبارک

حمد وثنا ہے مالک کون و مکان کے واسطے
جس کی رحمت عام ہے شاہ گدا کے واسطے

جب تلک زندہ رہوں مجھ کو رہے تیرا خیال
التجا جاری رہے توفیق دعا کے واسطے

یا الہ العالمین یہ عرض ہو میری قبول
کر کرم مجھ پر محمدؐ مصطفٰے کے واسطے

یا الٰہی اپنی ذات ذوالعلاء کے واسطے
اور سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے

یاد میں تیری گذاروں روز وشب صبح و مسا
رحم کر مجھ پر شفیع المذنبینؐ کے واسطے

آ گیا ہوں تیرے در پر بخش دے میرے گناہ
صاحب عالی مناقب بدرالدجیٰؐ کے واسطے

مصدر لطف و عنایت شافعِ روزِ جزا
رحمۃ للعالمین خیر الوریٰؐ کے واسطے

باعثِ عرفاں و ایقاں سرور دنیا و دیں
شافع محشر محمدؐ مصطفٰے کے واسطے

ہر برائی سے مجھے محفوظ رکھ مامون کر
حضرت صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے

دور کر دے دل سے ظلمت نور سے معمور کر
حضرت سلمانؓ نورالاتقیاء کے واسطے

نفس اور شیطان کے مجھ کو فریبوں سے بچا
حضرت قاسمؒ امام و پیشوا کے واسطے

نفس اور شیطان کے مجھ کو کبھی مائل نہ کر
جعفر صادقؓ امام الاولیاء کے واسطے

کر طبیعت کو میری حق آشنا و حق نگر
بایزیدؒ بادشاہ صدق و صفا کے واسطے

دل میرے کو نور عرفاں سے منور رکھ سدا
ابوالحسن خرقانیؒ کامل بے ریا کے واسطے

دور کر دے ساری غفلت موجزن جو دل میں ہے
بوعلی فارمدیؒ نور خدا کے واسطے

رہنمائے سالکاں اور مقتدائے عارفاں
خواجہ یوسفؒ امام باصفا کے واسطے

تیرے در پہ آ پڑا ہوں کر دعا میری قبول
عبد الخالق غجدوانیؒ اولیاء کے واسطے

اپنی رحمت سے خدایا بخش دے میرے گناہ
خواجہ عارفؒ ولئی مقتداء کے واسطے

کر مشرف اب مجھے دیدار پُر انوار سے
خواجہ محمود فغنویؒ کان حیا کے واسطے

مشکلیں دور ہوں سب اور زندگی ہو پر سکون
عزیزانِ علی رامتینیؒ اصفیاء کے واسطے

ایسی ہمت دے خدایا تا کہ نہ گھبراؤں کبھی
حضرت بابا سماسیؒ نور الہدیٰ کے واسطے

میرے دل کو تو بنا دے منبعِ صدق و صفا
خواجہ میر کلالؒ نجم ہدیٰ کے واسطے

کر کرم کی ایک نظر اس عاجز مہجور پر
جو کہ ہیں پیرو امام و پیشوائے نقشبند
اپنی الفت میں خدایا محو کر دلشاد رکھ
کھولدے دل پر مرے راہ طریقت اے خدا
کر معطر دل میرا اپنی محبت سے مدام
جلد پوری کردے اے اللہ میرے دل کی مراد
حشر میں دیکھوں میں آنکھوں سے جمال اللہ کا
سایہ فضل و کرم رکھ مجھ پر سدا رب کریم
یاالٰہی کفرو عصیاں سے مجھے ہر دم بچا
دے مجھے وہ نور جس سے ہردم رہوں میں شادکام
کر عطا اپنی محبت اور دل کو شاد رکھ
اے الہ العالمین غم اور مصائب سے بچا
منزلیں سب طے ہوجائیں شیخ کے دربار تک
مردن نور سے معمور ہو میری قبر
عشقِ پیغمبرؐ رہے دل میں میرے سوزِ کناں
میرے دل میں ہرگھڑی حب رسول پاکؐ ہو
قبر سے اٹھوں اٹھائے پرچم رسولِ پاکؐ کا
دین و دنیا میں ہیں جتنی مشکلیں آسان کر
دردل ایسا عطا کر کہ ہر دم جلتا رہوں
بحرظلمت میں پھنسا ہوں مشکلیں سب دور کر
اک نگاہِ کرم مجھ پر اے شہ عالی مقام
حشر تک باقی رہے دل میں محبت پیر کی
مغفرت ہومیری مولا اورمیرے ماں باپ کی
تیرے در پر آپڑا ہوں کردعا میری قبول

حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ فخراصفیاء کے واسطے
شمس ملت رازدار مصطفیؐ کے واسطے
حضرت عطارؒ فیض حق نما کے واسطے
حضرت یعقوبؒ چرخی خوش ادا کے واسطے
خواجہ عبیداللہؒ امام الاصفیاء کے واسطے
حضرت خواجہ محمدؒ پارسا کے واسطے
خواجہ درویش محمدؒ فرخ لقا کے واسطے
خواجہ امکنگی محمدؒ ذوالعطاء کے واسطے
خواجہ باقی باللہؒ فخرالتقیاء کے واسطے
حضرت خواجہ مجدالف ثانیؒ شاہ بقا کے واسطے
خواجہ معصوم ذورشدؒ و عطا کے واسطے
حجت اللہ نقشبندؒ پیر ہدیٰ کے واسطے
حضرت خواجہ زبیرؒ کشور کشا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد اشرفؒ نور خدا کے واسطے
حضرت جمال اللہؒ تاج الاولیاء کے واسطے
خواجہ محمد عیسیٰؒ امام بے ریا کے واسطے
شاہ فیضؒ اللہ فیض حق نما کے واسطے
خواجہ نور محمدؒ با سخا کے واسطے
حضرت فقیر محمدؒ بدر لقا کے واسطے
پیر جماعت علیؒ امام الاتقیاء کے واسطے
حضرت خواجہ حیاتؒ محمد مشکل کشا کے واسطے
پیر محمد صادقؒ حامئی دینِ خدا کے واسطے
اک نگاہِ لطف بھی ہم پر خدا کے واسطے
نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کے واسطے

Marfat.com

## حدیثِ دِل

جس طرح رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور معجزات حدیث کی کتابوں کی شکل میں محفوظ ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کی تعلیمات اور کرامات کتابوں میں محفوظ ہیں۔ جس طرح اللہ کا رسول اپنے معجزے سے اللہ کی وحدانیت کو ثابت کرتا ہے۔ اسی طرح ولی اللہ کی کرامت نبوت کی سچائی کی دلیل ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ کی محبت کے صدقے اللہ نے اس عاجز پر بڑے احسانات فرمائے۔

یہ 1998ء کی بات ہے۔ سرکار کے ایک دوست جو رسول اللہ ﷺ کے عاشق اور بارگاہِ رسول ﷺ کے حضوری ہیں۔ ان کی ایک بیٹی کو ایف اے میں داخلے کے لئے فیس کی ضرورت تھی۔ 29 اگست کی صبح جب فیس کا بندوبست کیا تو ایسے محسوس ہوا جیسے اللہ نے سارے گناہ معاف کر دیئے ہوں۔ اور رات کو حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا اشارہ ہوا۔ چھوٹے سے ہال میں سبز لباس میں ملبوس 22,20 کے قریب بزرگ کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ اور خوش نظر سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کے سامنے سرخ کارپٹ بچھایا تو کسی نے بلند آواز سے کہا۔ 'سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں۔' مائک پر قرآن شریف کی دو آیات تلاوت کیں اور آنکھ کھل گئی۔

پھر حضور ﷺ کی آمد کا اشارہ ہوا۔

یہ 3 جون 2001ء کی بات ہے۔ اتوار کا دن تھا اسی عاشقِ رسول ﷺ کی تین بچیوں کے مستقبل کی فکر میں گم تھا۔ محلے کی مسجد میں محفلِ میلاد ہو رہی تھی۔ انہی سوچوں میں گم محفلِ میلاد میں جا بیٹھا۔ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی بہت پیاری نعت پڑھ رہے تھے۔ اچانک غنودگی سی محسوس ہوئی۔ جسم پر ایک بوجھ سا پڑ گیا اور دل پکارنے لگا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ نبی ﷺ کے ساتھ وہ تینوں بچیاں بھی تھیں۔

آئیں اُس ہستی کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جن کی محبت کے طفیل اللہ نے نجانے کتنے انسانوں کو پیرانِ پیر حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، امام الاولیاء حضرت سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے قدموں تک رسائی کی سعادت نصیب فرمائی۔

اخلاق

مظہر ذات محمد ﷺ۔ حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اخلاق محمدی کا عکس تھا۔ آپ کی ذات اخلاق محمدی ﷺ اور تعلیمات محمدی ﷺ کا نمونہ تھی۔

بیعت

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

آفتاب کسی پر، جو صدیقِ اکبر سے افضل ہو، نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا۔ بجز انبیاء علیہم السلام کے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خلیفہ اول تھے۔ سرکار کے پیر و مرشد پیر حیات محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے۔ اور سرکار، پیر حیات محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے۔

اہل و عیال

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا۔

آخر زمانہ میں وہ شخص فائدہ میں رہے گا جو خفیف الحال ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے فرمایا 'جن کے اہل و عیال نہ ہوں'۔ فرمایا 'چلو کہ بے اہل و عیال تم سے آگے نکل گئے'۔

آپ سرکار حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ خفیف الحال تھے۔

برکت

قرآن فرماتا ہے۔ 'پس اللہ پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے'۔

اللہ کی ذات زمین اور آسمان کا نور ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے۔ اس نور کی طرف راستہ دکھاتا ہے۔ اللہ کا یہ نور ہی برکت ہے۔

آیئے سیرت نبوی سے ایک ایمان افروز واقعہ سنئے۔ مسجد نبوی ﷺ میں تقریباً ستر کے قریب اصحابی رہتے تھے۔ یہ اصحاب اسلامی مہمان تھے۔ نہ ان کے اہل و عیال تھے۔ نہ ان کے پاس مال و زر تھا۔ حضور ﷺ کے پاس کوئی چیز آتی تو ان کو مرحمت فرماتے۔ ان حضرات پر کئی کئی دن فاقے کے گذر جاتے اور بھوک کی وجہ سے گر جاتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ فرماتے ہیں۔ میں شدید بھوک کے عالم میں راستہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ نبی پاک ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے حالت دیکھی تو مسکرا دیئے۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں۔ اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

فرمایا۔ابو ہریرہ میرے ساتھ آؤ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمراہ چل دیئے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاشانہ نبوت پہ تشریف لے گئے۔وہاں ایک پیالہ دودھ کا تھا جو کہیں سے ہدیہ آیا ہوا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔سب اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سب کو بلا لائے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔کہ ان سب کو پلاؤ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دودھ کا پیالہ سب کو باری باری پیش فرمایا اور سب نے سیر ہو کر پیا۔آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بیٹھ کر پی لو۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور پیو۔میں نے اور پیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اور پی لو۔میں نے پھر اور پیا۔حتیٰ کہ عرض کیا کہ حضور اور پینے کی گنجائش نہیں۔تو پھر بقیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیا۔

آیئے اسی فیض کا کرشمہ سرکار کی ذات میں دیکھیے۔

شیخ محمد اقبال کے بھائی محمد ہادی کی دعوت ولیمہ تھی۔۲۵۰ مہمانوں کی آمد متوقع تھی اور اسی کے مطابق کھانا تیار کر لیا گیا تھا۔سرکار بھی مدعو تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔اس دوران کثرت سے مہمان آنے لگے اور گھر والے اس صورت حال پہ گھبرا گئے۔سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا۔آپ نے کھانا کھاتے کھاتے اپنی پلیٹ میں چمچہ کھڑا کر دیا۔اور فرمایا کہ اب کھانا ختم نہیں ہوگا۔جتنے آدمی چاہیں کھائیں۔جب آپ نے اپنا چمچ کھانے سے روک لیا تو برکت اور رحمت کھانے میں اتنی آ گئی کہ وہ تمام باراتیوں کے لئے کافی ہو گیا۔جب سب نے کھا لیا تو پھر آپ نے کھایا۔غور کریں آپ کی اس ادا میں سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی مماثلت ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دودھ تب پیا جب سب صحابی دودھ پی چکے۔

ذکر اللہ

قرآن فرماتا ہے:۔'اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔'

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے:۔''اہل بہشت کو بہشت میں، دنیا میں گزارے گئے ان لمحوں کا افسوس ہوگا جو یادِ خدا کے بغیر گزر گئے۔''

آپ فرمایا کرتے تھے:۔'جو دم غافل سو دم کافر۔'

'ہم فضول بات نہیں کرتے ہم ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔'

حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں کھوہ پریم دے جتے ہو

Marfat.com

طعام

پیٹ بھر کر کھانے سے جسم میں کثافت پیدا ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ، جن کے باطن نور سے منور ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ کھا کر اپنے باطن کو آلودہ نہیں کرتے. سرکار دو تین نوالوں سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ دو تین نوالوں کے بعد کھانا کسی اور کو دے دیا کرتے تھے. کہ تم کھالو.

عبداللطیف مین بازار، رام گلی لاہور کہتے ہیں۔ کہ آپ فرمار ہے تھے کہ مجھے تین ماہ کا فاقہ تھا۔ اس دوران ایک ہستی آئی۔ جو اپنے ساتھ کھجوریں لائی۔ انہوں نے سونے کی جوتی پہن رکھی تھی۔ مجھے کھجوریں کھلانی شروع کر دیں۔ میں تمام کھجوریں کھا گیا. تو وہ ایک دم غائب ہو گئے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ کہیں نظر نہ آئے اور نہ ہی قدموں کے نشانات ملے۔ اللہ کے دوستوں کو مستقبل کا کوئی خوف نہیں ستاتا اور نہ ہی وہ ماضی کے کسی غم میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ خوشی اور شادمانی کا ہوتا ہے۔ فرشتے ان کے لئے بشارتیں لے کر نازل ہوتے ہیں اور ان کے خدمتگار ہوتے ہیں۔ میرے شہنشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا' ہمارا کھانا فرشتے لے کر آتے ہیں' سرکار جو کھاتے تھے وہ بھی نور بن جاتا تھا۔

عبادت الٰہی

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی رات متواتر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت حاتم اصمعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفیاء میں سے ہیں، تیس برس تک ایک قبہ میں انہوں نے چلہ کیا تھا کہ بے ضرورت کسی سے بات نہیں کی۔

حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے مقبرہ بہادر خان اور مغل پورہ نہر پر تقریباً تیس سال ریاضت کی۔ آپ کا جسم عشق الٰہی میں سوختہ ہو گیا تھا۔

آپ سرکار نے اپنے پیارے ہاتھوں سے اپنی نوٹ بک میں لکھا، ''تصوف ایک کٹھن راستہ ہے، صوفی کی جان و مال وقف ہوتا ہے۔ وہ سارے جہان کا دکھ تو سہہ سکتا ہے مگر کسی سے اپنا دکھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ لوگوں کے غم میں تو شریک ہوتا ہے مگر اپنے غم کا بوجھ خود تنہا ہی اٹھاتا ہے۔ وہ لوگوں کے سوال تو بارگاہ خداوندی میں پیش کر سکتا ہے مگر اپنا سوال کسی بشر کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔''

آپ غور سے پڑھیں، کتنی تڑپ ہے اس پیراگراف میں، اسی لئے تو آپ کی لوح مزار پہ لکھا ہے۔

دلوں کو بخش گئے قرار کی دولت
تڑپ کر زندگی گزارنے والے

Marfat.com

احسان

قرآن ایمان والوں کی شان میں فرماتا ہے۔"وہ اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

ہجرت مدینہ کا واقعہ ہے۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اول شب سے لے کر دوسرے دن کی ظہر تک مسلسل سفر کرتے رہے۔ ظہر کے وقت ایک میدان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ اس اثناء میں سراقہ بن مالک بن جعشم (جو قریش سے آپ کو گرفتار کرنے کا وعدہ کر چکا تھا) آ پہنچا آنحضرت ﷺ نے دعا کی اس کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ آپ ﷺ سے امان کا خواستگار ہوا، حضور ﷺ نے اسے امان دی اور بشارت دی کہ اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو کسریٰ کے کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئے۔

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اور آئیں اب شان رسالت کا فیض دیکھیں۔ راوی کہتا ہے:۔

ایک سپاہی آیا اور کہا کہ آپ جاسوس ہیں اور میں آپ کو گرفتار کرنے آیا ہوں۔ آپ اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیئے۔ اس نے آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنا دی۔ چند قدم ہی چلے تھے کہ ہتھکڑی خود بخود ٹوٹ گئی۔ سپاہی لرزہ براندام ہو گیا فرمایا "جاؤ تم حوالدار ہو گئے ہو" دوسرے دن وہ سپاہی مٹھائی لے کر حاضر ہوا کہ اسے حوالدار کے عہدے پر ترقی مل گئی ہے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

رزق حلال

دین اسلام میں رزق حلال کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پیٹ میں حرام کی روٹی ہو تو کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ قرآن کا مفہوم ہے۔ میں نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرد کما کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ جائز ہوتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اسی تناظر میں سرکار فرمایا کرتے۔ "کمائی تو انسان کا خون ہوتی ہے۔"

Marfat.com

سخاوت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔کہ کوئی شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی بمعہ بھیڑ بکریوں کے عطا فرمائی۔اس نے اپنے قبیلے کے لوگوں سے جا کر کہا کہ مسلمان ہو جاؤ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سخی ہیں کہ عطا کرتے وقت اپنے فقر و فاقہ سے نہیں ڈرتے۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی ہزار درہم آئے آپ ﷺ نے اپنی جھولی میں ڈال لیے اور جب تک سب تقسیم نہ ہو گئے آپ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی پیروی میں سرکار بے حد سخی ہیں آپ کا فیض وکرم بے بہا ہے۔ شاہ عالمی سے شیخ محمد اقبال حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا سرکار گزارہ نہیں ہوتا پریشان حال ہیں۔فرمایا کیا کرتے ہو۔عرض کیا۔لوہار ہوں مستری کا کام کرتا ہوں۔فرمایا یہ کام چھوڑ دو۔ کھلونوں کا کام کرو۔اللہ نے کھلونوں کی تجارت سے پوری فیملی کو مالا مال کر دیا۔

حضرت پیر وارث شاہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

بناں مرشدوں راہ نہیں ہتھ آندے
بناں دودھ نہ رجھدی کھیر سائیں
فقر آسرا عالماں ساریاں دا
تابع فقر دے پیر تے میر سائیں
اللہ بادشاہ عالماں ساریاں دا
اگے ہوندے نیں فقر وزیر سائیں

آپ نے کبھی غور کیا۔اللہ نے لَا خَوْفٌ" عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۝ کا مژدہ جانفزا کسے سنایا۔فرمایا 'تحقیق جو اللہ کے دوست ہیں انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا' پھر فرمایا۔ 'وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہوتا' گویا سخی ہی ولی اللہ ہوتے ہیں۔سرکار کی سخاوت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔اور خدا کی قسم سرکار کی خدمت میں جو پیسے لے کر آئے سرکار اسے ہیرے عطا فرماتے ہیں۔سخاوت تو شاید ادنیٰ درجہ ہے۔اس عاجز نے رحمت اللعالمین ﷺ کی رحمت کی جھلک آپ کی ذات مبارک میں دیکھی۔

یہ جو ترے فقیر ہوتے ہیں ۔ آدمی بے نظیر ہوتے ہیں

Marfat.com

اے اللہ گواہ رہنا۔اس عاجز نے تری زمین پر پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ جیسا بے نظیر اور با کمال آدمی نہیں دیکھا۔

شان کریمی

کشف المحجوب میں ہے:'ایک عجمی جوان قتل عمر رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے مدینہ منورہ آیا۔اسے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں سو رہے ہوں گے۔تھوڑی سی تلاش کے بعد دیکھا کہ وہ خاک پہ کوڑا زیر سر رکھے ہوئے سو رہے ہیں۔سوچا سارے جہان میں فتنہ اسی کی وجہ سے ہے۔اب اسے قتل کر دینا آسان ہے۔تلوار نکالی،دفعتاً دو شیر نمودار ہوئے اور اس پر حملہ آور ہوئے۔اس نے چیخ و پکار کی،حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔عجمی جوان نے ساری واردات بیان کی اور مشرف بہ اسلام ہوا۔'

اللہ نے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ اپنے پیاروں کو شیروں پر تصرف عطا فرمایا۔

راوی کہتا ہے ایک عورت آئی اور اس نے سرکار سے اپنے گھٹنوں کی تکلیف کی بار بار شکایت کی۔آخر آپ نے نظر کرم فرمائی اور اس کے گھٹنوں کی تکلیف دور ہوگئی۔اس نے عرض کیا کہ سرکار ایک دفعہ ماڈل ٹاؤن میں وہ اپنے گھر کو جا رہی تھی کہ راستے میں غنڈوں نے گھیر لیا میں نے بابا جی چھتری والی سرکار کو یاد کیا۔تو اللہ کے حکم سے کتے آگئے جنہیں دیکھ کر غنڈے بھاگ گئے آپ نے فرمایا'بابا جی چھتری والی سرکار کو یاد کرنے سے کتے آگئے۔اگر تو مجھے یاد کرتی تو شیر آجاتے ہم چھتری والے سرکار سے بڑے ہیں'۔عاجز کی رائے یہ ہے کہ استعانت اولیاء ایک نازک مسئلہ ہے اگر روحانی تعلق ہو تو اس کو طلب کرنا چاہیے۔

صبر وحیا

پیارے اللہ نے فرمایا:''اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلم و بردباری کا وہ مظاہرہ کیا کہ اللہ کو فرمانا پڑا۔پیارے نبی ان (منافقوں) پر سختی فرمائیں۔سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:'لڑنا نہیں،لڑنے سے نقصان ہو جاتا ہے'۔ آپ معاشرہ پر نظر ڈالیں جو آدمی لڑائی سے گریز کرتا ہے اور دوسرے کی زیادتی برداشت کرتا ہے۔ اللہ کی رحمت اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

پیارے اللہ نے فرمایا۔'زنا کے قریب مت جاؤ یہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے'

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔'فحش بدکاری جس قوم میں کھلم کھلا علی الاعلان ہونے لگے تو ان میں ایسی ایسی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی جو پہلے سننے میں نہ آئی ہوں'۔

Marfat.com

راوی کہتا ہے۔ سرکار نے فرمایا۔ 'بدکاری نہ کرنا، ورنہ جوتیاں پڑنی شروع ہو جائیں گی۔'
آپ دیکھ لیں روزمرہ کے ماحول میں زنا کس طرح انسانیت کے زوال کا باعث ہے۔
زانی کو ایسی ذلت نصیب ہوتی ہے کہ کوئی دوائی اس کے لیے کارگر ثابت نہیں ہوتی اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر موت کے منہ میں اتر جاتا ہے۔

غریبوں سے محبت

قرآن پاک کی آیت کا مفہوم ہے:۔ 'اگر تمہیں کوئی دکھ پہنچے تو یہ (نبی ﷺ) پریشان ہو جاتے ہیں۔'

ابن ماجہ میں ہے کہ مدینہ میں ایک غریب مسلمان نے وفات پائی۔ اس کی وفات سے چہرہ مبارک پر اندوہ وملال کے آثار تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ 'یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اس مرنے والے کی موت کا بہت غم ہے۔' آپ ﷺ نے فرمایا۔ 'ہاں اسے خدا اور رسول سے محبت تھی۔ وہ ہمیشہ زور زور سے قرآن پڑھا کرتا تھا۔ غریبوں کے دل خدا کی محبت کے خزانے ہیں۔'
سرکار بھی غریبوں سے بے پناہ شفقت سے پیش آتے تھے۔ سرکار کے پاس جب بھی کوئی غریب آتا اس کے کاروبار کا پوچھتے۔ اسے پوچھتے نوکری وو کری چل رہی ہے نا؟
لوگ اسی بے پناہ محبت اور شفقت کی تلاش میں اس بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں آج بھی آپ اپنے کسی طالب کو پریشانی میں دیکھتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کی ہر ممکن مدد کی کوشش فرماتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے 'مرے مرید ہی تو مری اولاد ہے۔' آج بھی آپ زمانے کی تپتی دھوپ میں اپنی اولاد کے سروں پر ٹھنڈی چھاؤں ہیں۔
سرکار جب عالم صحو میں آئے تو ہر سال جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے تھے۔ دیگیں پکتیں کھانا تقسیم ہوتا۔ فروٹ تقسیم ہوتا۔ ختم شریف ہوتا۔ یہ سب اس لئے کہ پیارے نبی ﷺ اس سے خوش ہوتے ہیں اور مسلمان کی زندگی کا اولین مقصد، اللہ اور رسول ﷺ کی خوشی ہے۔ جو دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

میرے گھر وچ ڈیرے غریبی دے سن، پہرے لگے ہوئے بدنصیبی دے سن
کملی والے دے میلاد لئی جس گھڑی اپنے گھر نوں سجایا تے گل بن گئی
میرا سینہ سی دکھاں دی آماج گاہ، لبھ گئی آپے خوشیاں نوں اس گھر دی راہ
پاک نعلین دا نقش لے کے جدوں اپنے سینے تے لایا تے گل بن گئی

Marfat.com

## نسبتِ سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ

سرکار کو ولائت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے اللہ نے عطا فرمائی۔ ایسے ہی جیسے حضرت زکریاؑ کو فرزند حضرت مریمؑ کی وساطت سے عطا ہوا تھا۔ آئیں قران کریم سے اس اجمال کی تفصیل دیکھتے ہیں۔

قرآن پاک کا تیسرا پارہ ہے۔ سورہ آل عمران ہے۔

قرآن کا مفہوم ہے ’زکریا علیہ السلام جب عبادت گاہ میں داخل ہوئے تو (مریم علیہ السلام) کے پاس رزق دیکھا۔ پوچھا اے مریم یہ رزق کہاں سے آیا انہوں نے جواب دیا یہ تو میرے اللہ کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ بے حساب رزق دینے والا ہے۔‘ مفسرین فرماتے ہیں اللہ نے حضرت مریمؑ کو کھانے کے لئے بے موسم کے پھل عطا فرمائے۔ زکریاؑ، اللہ کی یہ شان دیکھ کر حیران رہ گئے۔ قرآن فرماتا ہے۔ ’اس وقت زکریاؑ نے اپنے پرودگار سے دعا کی۔ کہا مجھے اپنی جناب سے صالح اولاد عطا فرما‘ اللہ نے زکریاؑ کی دعا قبول فرمائی۔

سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں داتا صاحب موجود تھا تو ایک دن ادھیڑ عمر آدمی اللہ سے اپنی شادی کی دعا کر رہا تھا۔ چند دنوں بعد دیکھا جب وہ آدمی داتا صاحب سلام کے لئے حاضر ہوا تو اس کے ساتھ دلہن بھی تھی۔

سرکار فرماتے ہیں ’میں نے سوچا ولایت کے ترکش کا کوئی تیر بھی نشانے سے خطا نہیں جاتا کیوں نہ میں بھی کچھ مانگوں چنانچہ میں نے دعا کی کہ اللہ مجھے کامل ولی بنا دے۔ حرف دعا لب سے جدا نہ ہوئے تھے کہ غائب سے ندا آئی یہ اٹھنی لے لو اور پونا (بھارت) چلے جاؤ۔ ساتھ ہی اٹھنی کے گرنے کی آواز آئی۔ میں نے اٹھنی اٹھالی اور ریل پر سوار ہو کر پونا (بھارت) چلا گیا۔‘

حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے عبادت خانے میں اللہ کی رحمت کا جلوہ دیکھا تو وہیں پہ اللہ سے اپنے لئے اولاد کی درخواست کی۔ سرکار نے دربار سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ پہ خدا کے کرم کی بارش دیکھی تو اللہ سے ولائت مانگ لی۔

میرے پیر و مرشد کو ولائت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے در سے ملی۔

فیض بخشنے کی صلاحیت جو اللہ نے بنی اسرائیل کے پیغمبروں کو عطا فرمائی۔ وہی محمد

Marfat.com

عربی ﷺ کے چاہنے والوں کو عطا فرمائی۔ آئیں اس کی توثیق میں سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر پڑھتے ہیں

کشف المحجوب میں ہے 'زایدہ کنیزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وہ ایک روز حضور رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر سلام بجالائی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا 'اے زایدہ! اتنے عرصے بعد کیوں آئی ہو تم بڑی نیکوکار ہو اور ہم تمہیں عزیز سمجھتے ہیں' عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج ایک عجیب واقعہ بیان کرنے آئی ہوں۔' پوچھا' کیا' عرض کی' صبح لکڑی کی تلاش میں باہر نکلی۔ جب میں نے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اٹھانے کے لئے ایک پتھر پر رکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سوار آسمان سے زمین پر نازل ہوا۔ مجھے سلام کہہ کر بولا۔' اے زایدہ! محمد ﷺ کو رضوان، خازن بہشت کی طرف سے سلام پہنچا کر کہنا کہ حضور ﷺ کی امت کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ بلا حساب داخل بہشت ہوگا۔ دوسرے گروہ کا حساب آسان کر دیا جائے گا اور تیسرا اگروہ آپ کی شفاعت سے بخش دیا جائے گا۔' یہ کہہ کر وہ سوار پھر روبہ آسمان ہوا بلندی پر جا کر پھر میری طرف دیکھا۔ میں گٹھے کو اکٹھا کر رہی تھی مگر اٹھانے سے قاصر تھی۔ سوار نے کہا۔' زایدہ! لکڑیوں کا گٹھا اس پتھر پر رکھ دے۔' پھر پتھر سے کہا' یہ گٹھا زایدہ کے ساتھ عمر کے گھر تک پہنچاؤ۔' پتھر اپنی جگہ سے ہلا اور گٹھا اس کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ تک آگیا۔ پیغمبر ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ اٹھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے تک پتھر کے آنے جانے کے نشانات دیکھے اور فرمایا۔' الحمد للہ! دنیا سے رخصت ہونے سے قبل مجھے رضوان کی طرف سے اپنی امت سے متعلق بشارت ملی اور باری تعالیٰ نے میری امت میں سے ایک خاتون کو مریم کا درجہ عطا کیا۔'

وہ کنواری پاک مریم ونفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا وہی سب سے افضل آیا

سرکار ہر جمعرات داتا صاحب جایا کرتے۔ سرکار جب داتا حاضری صاحب حاضری کے لئے تشریف لے جاتے تو داتا صاحب از راہ شفقت ملاقات کے لئے دربار شریف سے باہر تشریف لاتے۔ سرکار کے کئی مریدوں نے یہ منظر اپنی انکھوں سے دیکھے اور آج بھی ان خوش نصیب لمحوں کو یاد کرتے ہیں۔

صاحب کشف حضرات آج بھی سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور میرے پیر و مرشد کو ساتھ ساتھ دیکھتے ہیں

حالت بیداری میں داتا صاحب کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ صرف ان کو نظر آتے ہیں جن کے لئے اللہ پاک چاہتا ہے۔ چاہے ہزاروں کا مجمع ہو۔

اللہ تعالےٰ نے پیر و مرشد کا صدقہ احسان فرمایا اور اس عاجز کو شہنشاہِ اولیاء سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے دو دفعہ عالم بیداری میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

قرآن نصیحت فرماتا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کیا کرو۔ پہلی بار کا ذکر اس عاجز نے اپنی کتاب 'نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' میں بیان کیا۔ اور میرے لئے باعث سعادت ہے کہ آپ سرکار کی دوسری بار تشریف آوری کے احسان کا ذکر آپ کے سامنے کر رہا ہوں۔

1996ء میں اس عاجز نے اپنی رہائش کے پاس ہی بازار میں ایک چھوٹی سی دکان خریدی۔ دکان کرایہ پر چلتی رہی۔ پچھلے سال دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ اسلامی کتابوں کی دستیابی اس دکان سے ممکن بنائی جائے۔ دکان پر 'سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بک سنٹر' کا بورڈ لگایا دکان کے لئے چند شوکیس خریدے اور سامنے والے شوکیس میں کتاب 'نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' کی کاپیاں لگا دیں بازار میں بینر لگوایا کہ 'سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر Publications مفت حاصل کریں'۔

یہ دس دسمبر 2005ء کی بات ہے کہ یہ عاجز دکان میں دروازے کے ساتھ والے شوکیس کے پیچھے بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اللہ کے کرم کی بارش ہوئی۔ دکان کے اندر مغرب والی طرف سے ایک باوقار بزرگ داخل ہوئے۔ آپ نے براؤن رنگ کی سوتی چادر جس کا سیاہ باریک حاشیہ تھا اس طرح اوڑھی ہوئی تھی کہ چہرہ مبارک تھوڑا سا نظر آ رہا تھا۔ سر مبارک پر سفید کپڑے کی ٹوپی تھی جیسے عام طور پیر صاحبان پہنتے ہیں آپ نے بھرپور انداز میں ہاتھ ملایا اور اپنی پیاری اور کھنکتی ہوئی آواز میں السلام علیکم فرمایا۔ اس عاجز نے وعلیکم السلام عرض کیا۔ آپ نے لمحے کے لئے شوکیس پر پڑی کتابوں پر نظر ڈالی اور کتاب 'سیرت حضرت اویس قرنی' کو اٹھایا اور میری طرف بڑھا دیا اور فرمایا 'انہاں وچہ رعایت بھی کر دے او'۔ میں نے کتاب کھول کر اندر دیکھا چالیس روپے قیمت لکھی ہوئی تھی دل میں سوچا ہول سیل میں یہ کتابیں عام طور پر 40 فی صد رعایت مل جاتی ہیں یہ بزرگ دور سے آئے لگتے ہیں اس لئے مکمل رعایت کرنی چاہیے عرض کی پچیس روپے۔ آپ نے جیب سے نکال کر پچاس روپے کا نوٹ بڑھا دیا۔ میں نے پچیس روپے واپس دے دیئے۔ پھر آپ نے سامنے والے شوکیس پر نظر ڈالی اور فرمایا 'داتا صاحب دی کتاب

Marfat.com

ایہ'۔اس عاجز نے ایک کتاب اٹھا کر پیش کر دی۔ آپ نے دونوں کتابیں چادر کے نیچے کر لیں۔ السلام وعلیکم فرمایا اور آہستہ انداز میں مشرق کی طرف چلے گئے۔

آپ چلے گئے تو میں سوچنے لگا السلام وعلیکم کہنے کا بھرپور انداز، مصافحہ کرنے کا انداز، لگتا ہے یہ داتا صاحب خود ہی تھے۔ دو دن بعد پیر و مرشد کے پاس حاضری کی سعادت ملی۔ آپ نے توجہ سے ارشاد فرمایا۔ 'تمہاری دکان پر داتا صاحب خود ہی آئے تھے۔' اس عاجز کے پاس سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی اس محبت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تشکر کے آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ روز حشر آپ کی شان کو اتنا بلند فرمائے کہ فرشتے بھی دیکھتے رہ جائیں۔ محبت اور احسان کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو آپ کے دربار گوہربار سے جاری ہے۔ تین دن بعد داتا دربار حاضری کی سعادت ملی تو آپ نے توجہ سے ارشاد فرمایا: 'کتاب رعایت دینے کا شکریہ۔'

آپ مجھے بتائیں۔ اتنی محبت سادات کے علاوہ کسی اور در سے مل سکتی ہے۔ کہیں سے نہیں کبھی بھی نہیں۔

کبھی کبھی اس عاجز کو اپنے داہنے ہاتھ پر رشک آتا ہے جس نے دو دفعہ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں کا لمس محسوس کیا۔ ان آنکھوں پر جنہوں نے دو دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک چہرہ کی زیارت کی، ان کانوں پر جنہوں نے آپ کی پیاری آواز سنی۔

# شان ولایت

بخاری شریف کتاب المناسک کی حدیث ہے۔

صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھانا جب آپ پہ وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ اصحاب کی ایک جماعت تھی تو ایک شخص آکر عرض گذار ہوا۔ یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر وحی آگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی رہی تو فرمایا عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے۔ ایک آدمی کو لایا گیا تو فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھوڈالو اور جبہ اپنے جسم سے اتاردو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

سرکار گفتگو کے دوران ہی کبھی خاموش ہو جاتے۔ نظریں جھکی ہوتیں اور ایسے لگتا جیسے اونگھ آئی ہو اور آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ جاتے جب اس کیفیت سے واپس آتے تو حاضرین میں سے کسی سے پوچھنے لگتے تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔

حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

'میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈاکیا ہوں مجھے روز نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جانا ہوتا ہے۔'

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ جہاں پر ہر وقت اللہ کی طرف سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جس بارگاہ میں امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ جس بارگاہ میں تمام انبیاء و اولیاء باادب حاضری دیتے ہیں۔

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

اس بارگاہ میں جناب حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کی حاضری کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

جس طرح محمد مصطفیٰ ﷺ سیّد الانبیاء و مرسلین ہیں، اسی طرح حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ سلطان الاولیا ہیں۔ یوں تو ہر ولی کی شان نرالی ہے جوارفع واعلیٰ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم کوعطافرمایاوہ بے مثال ہے۔ تمام اولیاءاللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ نے سیّدنا قطب الدین سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی بابرکت تشریف آوری کی خوشخبری دی۔

سرکار پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت غوث پاک سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جناب گیارہویں والے سرکار میرے پاس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ کے پاس ہمارے اختیارات ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے۔ دھرم پورہ میں ایک مائی گیارہویں پکارہی تھی اور گیارہویں والی سرکار سیّدنا سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کررہی تھی۔ اس نے ایک دم دیکھا کہ حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ اچانک گھر میں تشریف لے آئے۔ فرمایا مائی تو جن کو یاد کررہی تھی وہ آ گیا ہے۔ اور پھر فوراً گھر سے باہر آ گئے وہ مائی پیچھے پیچھے دوڑتی ہوئی دربار شریف تک آئی اور لوگوں سے اپنا واقعہ بیان کیا۔

اللہ کے پیاروں کوطی الارض حاصل ہوتا ہے۔ وہ لمحوں میں ہزار ہا کلومیٹر کی مسافت طے کر جاتے ہیں انہیں کسی ویزایا پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مولانا احمد حسن صاحب نوری فرماتے ہیں:۔ میں نے جب حج کیا، تو سرکار مجھے حج کے دوران ملے۔

عزیز الرحمٰن چن ممبر کمیٹی کی روئیدادِ محبت سنئے۔ فرماتے ہیں میری عادت تھی جہاں بھی کسی ولی اللہ کے متعلق سناوہیں پہنچ گیا۔ بس دل کی تڑپ کشاں کشاں لئے پھری۔ پھر جب قسمت نے یاوری کی تو 1980ء میں سرکار کے پاس پہنچا۔ کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ میں بھی آ کر بیٹھ گیا۔ تقریباً پانچ گھنٹے بیٹھا تھا کہ سرکار نے اچانک فرمانا شروع کردیا کہ مجھے بھائی کھا گئے، مجھے بہنیں کھا گئیں، مجھے رشتے دار کھا گئے، یہ ہوگیاوہ ہوگیا۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ تو میری کہانی ہے، نظر اٹھا کے دیکھا تو سرکار نے بھی میری طرف دیکھا۔ سب لوگ چلے گئے تو سرکار نے پاس بلایا، فرمایا آدمی تو شریف لگتے ہو لیکن یہ تمہارے ساتھ کیا ہوا کہ آٹے تک کے محتاج ہو گئے۔ عرض کیا سرکار اللہ ہی بہتر جانے۔ فرمایا پرسوں آنا۔

عزیز الرحمٰن کہتا ہے میں وعدے پہ گیا تو سرکار نے فرمایا کسی شخص نے تم سے بیس روپے مانگے تھے لیکن تم نے نہیں دیئے۔ فرمایا یاد کرو 1978ء میں تمہارے پاس چار لوگ آئے جن کی تم

Marfat.com

نے بہت خدمت کی اس کے بعد ایک شخص آیا جس نے نیلی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اس نے تم سے بیس روپے مانگے۔عرض کیا یاد آ گیا۔فرمایا بیس روپے مانگنے والا شخص وقت کا قطب تھا جس کا انکار تمہارے زوال کا باعث بنا۔سرکار نے فرمایا کل آنا۔دوسرے دن گیا تو سرکار نے فرمایا تمہیں معافی مل گئی ہے۔عزیز الرحمٰن کہتا ہے دو ماہ بعد میں کسی اور ولی اللہ کے پاس دعا کے لئے گیا۔ انہوں نے دعا سے انکار کیا اور فرمایا سائیں صاحب کے پاس جاؤ۔سرکار کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا۔تم جس کے پاس گئے تھے وہ صبح کی نماز کے بعد ایک لاکھ تسبیح پڑھتا ہے لیکن اس کی ایک لاکھ تسبیح میری ایک تسبیح کے برابر ہے۔صبر کرو۔

میں بھی افسر ہوں لیکن میں نے تمہاری درخواست کس بڑے افسر کے پاس سائن کے لئے دی ہے۔پھر اللہ نے عزیز الرحمٰن کو خوشحالی دی۔

اس واقعہ سے چند باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں۔

1 صاحب نظر کسی انسان کا حال تو کیا ماضی بھی کھنگال لیتے ہیں۔

2 ہر زمانہ میں ایک قطب ہوتا ہے۔

3 نظام خداوندی کا آفیسر کسی بھی لباس میں ہو سکتا ہے۔

4 اولیاء اللہ میں بھی درجے ہوتے ہیں۔

5 سرکار کا درجہ نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔

نظام خداوندی کے اس آفیسر پہ کروڑوں سلام ہوں۔

میجر محمد یونس خاں لکھتے ہیں۔ 1983ء کا ذکر ہے۔کہ پیر و مرشد میرے پاس میرے گاؤں گئے۔میرے گاؤں کی ایک عورت کے پاس اولاد نہیں تھی۔وہ اپنے ہمراہ ایک تیز طرار عورت کو لے کر سرکار کے پاس آئی۔تیز طرار عورت نے بات شروع کی۔سرکار نے فرمایا۔چھبیس سو روپیہ لگتا ہے۔لڑکا ہو جائے گا۔تیز طرار عورت نے کہا۔میں باون سو روپیہ دوں گی مگر لڑکا پیدا ہونے کے بعد۔سرکار نے فرمایا۔بے بے تو فیل ہو گئی ہے۔جب استاد بچے کا امتحان لیتا ہے اور پوچھتا ہے۔دو دونی؟ اگر بچہ جواباً یہ کہے۔بتاؤ سر! اگر میرا جواب درست ہوا تو پاس ہو جاؤں گا؟ بے بے وہ بچہ فیل ہے۔اس نے سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ الٹا استاد پر سوال کر دیا۔تم جاؤ مسکینوں کی مدد کیا کرو، خیرات کیا کرو۔اللہ تم پر رحم کرے گا۔اولاد سے محروم عورت نے کہا۔بابا جی ہم خیرات تو کرتے ہی رہتے ہیں کبھی کسی سوالی کو خالی نہیں بھیجا۔اس پر سرکار جلال میں آ گئے۔اور

Marfat.com

فرمایا' وہ جو سیّد کا بیٹا تمھارے گھر لسی لینے آیا تھا تو تم نے کہا پہلے برتن دھوؤ پھر لسی دوں گی۔ اس نے کہا مجھے لیٹ جانے پر استاد مارتے ہیں۔ آپ لسی ابھی دے دیں برتن میں سکول سے آ کر دھو دوں گا۔ تم نے اس کا جگ باہر گلی میں پھینک دیا اور کہا لسی بھی مانگتے ہو اور نخرے بھی کرتے ہو'
سرکار نے فرمایا' وہ سیّد بچہ روتا ہوا تمہارے گھر سے نکلا۔ تم مانگنے والوں کو لسی نہیں دے سکتی اور مجھ سے لڑکے کی دعا کراتی ہو۔ وہ بھی تمہارے گھر بھوکا ہی مرے گا۔ جا بے بے! نہ ابھی نہ کبھی تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ خواہ تو کہیں بھی چلی جائے'

اس واقعہ کو بیس سال بیت گئے ہیں۔ ابھی تک وہ عورت اولاد سے محروم ہے۔

آیئے حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا ایک واقعہ سنیئے۔ یہ واقعہ اس عاجز نے کئی اولیاء اللہ سے سنا۔ ایک مائی حضرت موسیٰؑ کے پاس آئی اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے باطنی کشف سے جائزہ لیا تو دیکھا کہ مائی کی قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ آپؑ نے مائی سے فرمایا کہ مائی میں بے بس ہوں۔ صورت حال ہی ایسی ہے کہ تمہاری قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ مائی غم سے نڈھال روتی ہوئی واپس جا رہی تھی کہ راستے میں ایک مرد قلندر سے ملاقات ہو گئی۔ مائی نے اپنی روئداد غم بیان کی۔ اللہ کے مجذوب فقیر نے فرمایا۔ مائی تمہارے گھر بیٹا ہوگا۔ بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا وقت تھا۔ اللہ نے مائی کے گھر کو بیٹے سے روشنی بخشی۔

گاہے یہ خبر حضرت موسیٰؑ تک پہنچ گئی۔ موسیٰؑ، اللہ کے وجیہہ پیغمبر اور کلیم اللہ تھے۔ انہوں نے اللہ سے استفسار کیا۔ تو اللہ نے اپنے دوست کی شان آپؑ پر واضح کی۔ فرمایا۔ آپ میرے لیے کسی انسان کا گوشت لے کر آئیں۔ موسیٰؑ نے وحدہ لاشریک کی اس خواہش کا ممکن حد تک لوگوں سے اظہار کیا لیکن کوئی اللہ کی اس خواہش کو پورا کرنے پر تیار نہ ہوا۔ اسی تگ و دو میں موسیٰؑ اسی فقیر کے پاس پہنچ گئے۔ اظہار مدعا کیا۔ تو اللہ کے عاشق نے محبت الٰہی میں اپنے جسم کا گوشت کاٹ کر اللہ کے پیغمبر کے حوالے کر دیا۔ اور آپؑ پہ ساری بات واضح ہو گئی۔

ابراہیم صاحب جو دربار انتظامیہ میں فنانس سیکرٹری تھے۔ سرکار کے ایک منفرد راز کے امین تھے۔ کہا کرتے تھے۔ ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ عرض کی سرکار میرے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ میں اپنے ہی خاندان کے ایک بزرگ کے پاس گیا تھا اس نے بیٹی کی نوید دی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بیٹا پیدا ہوگا۔ اتفاق سے بچہ کی پیدائش کے وقت وہ بزرگ اور آپ سرکار اس صاحب کے گھر موجود تھے۔ بچے کی پیدائش ہوئی۔ تھوڑی تاخیر سے ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔ آپ

واپس تشریف لائے۔ لوگوں نے پوچھا۔ سرکار بچے کی پیدائش میں تاخیر کیوں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ 'وہ بزرگ سچ کہتا تھا۔ اس کے لئے بیٹی ہی تھی لیکن ہم نے بھی اللہ سے ضد کر لی تھی'۔

بخاری شریف کتاب الصلح کی حدیث سے الفاظ ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا 'اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ اسے سچا کر دیتا ہے'۔

آیئے ایک اور مثال سنیئے۔ راوی کہتا ہے۔

ایک دفعہ میں ہوٹل پہ کھانا کھانے گیا۔ میرے پاس سائیکل تھی جو میں نے باہر کھڑی کر دی۔ کھانے سے فارغ ہوا۔ باہر آ کر دیکھا تو میری سائیکل وہاں نہیں تھی۔ ہوٹل کے مالک سے بات کی۔ اس نے کہا کوئی غلطی سے لے گیا ہوگا۔ تم یہ جو دوسری سائیکل کھڑی ہے۔ یہ لے جاؤ۔ اگر وہ واپس آیا۔ تو اسے تمہاری طرف بھیج دوں گا۔ راوی کہتا ہے۔ میں وہ سائیکل لے آیا۔ آ کر سرکار سے عرض کی۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلا۔ وہ سائیکل لے کر کل آئے گا۔ دوسرے دن وہ شخص سائیکل لے کر آ گیا۔ اس شخص نے کہا۔ کل میں کئی دفعہ تمہاری سائیکل واپس کرنے کے لئے آیا۔ لیکن تم نظر ہی نہیں آئے۔

آپ نے غور کیا۔ کیوں کہ آپ کی زبان مبارک سے کل کا لفظ ادا ہو گیا تھا۔ اس لئے ایسا ممکن نہ رہا کہ وہ شخص اپنی خواہش کے باوجود اسی روز اپنی سائیکل واپس کر سکتا۔ انسان کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہوتا وہی ہے۔ جو اللہ کی چاہت ہوتی ہے۔ اور اللہ کی چاہت وہی ہوتی ہے جو اس کے پیارے چاہتے ہیں۔

قرآن کا مفہوم ہے۔ 'اے نبی آپ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ پس ہم وہی قبلہ مقرر فرمادیں گے جو آپ کی چاہت ہے۔ پس اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو'۔ آپ نے قرآن شریف پڑھتے ہوئے کبھی غور کیا۔ اللہ نے اپنے اس حکم کو کہ اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ قرآن کے ابتدائی سیپاروں میں بار بار دہرایا۔ کیونکہ یہ اپنے محبوب کی چاہت تھی۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کن فیکون تاں کل دی گل اے اساں اگے پریت لگائی
میں توں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی سی میم گواہی
اجے وی سانوں اوہ پئے دسدے ، بیلے بوٹے کاہی
مہر علی شاہ رَل تاہیوں بیٹھے جداں سِک دوہاں نوں آہی

Marfat.com

راوی کہتا ہے۔ایک مائی آئی۔اس نے عرض کی کہ میرا شوہر لاپتہ ہے۔سرکار نے فرمایا۔ اتنے پیسے لے آؤ تو میں تمہارے شوہر کے لئے کوشش کروں گا۔مائی پیسے لے آئی۔سرکار نے وہ پیسے ٹرین کی پٹڑی پر پھینک دیئے۔فرمایا۔مائی تمہارا بندہ واپس آجائے گا۔مائی دوسرے روز آئی کہ سرکار بندہ واپس نہیں آیا۔سرکار نے فرمایا آجائے گا۔تیسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔چوتھے روز جب مائی آئی تو سرکار نے فرمایا۔مائی واپس جاؤ۔تمہارا خاوند آ گیا ہے۔وہ دروازے کے سامنے چارپائی پر بیٹھا ہوا ہے۔جو اس نے ہمسائیوں سے لی ہے۔سرکار نے مائی کو اس کا لاپتہ خاوند ملا دیا۔

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔جب جانے لگے تو فرمایا یہ وہ ٹھکانہ ہے جہاں کھوئی ہوئی چیز مل جاتی ہے۔حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ سرکار کا ٹھکانہ بھی وہ ٹھکانہ ہے جہاں کھوئی ہوئی چیز مل جاتی ہے۔

سرکار کا تصرف دوسرے ملکوں تک ہے۔میجر صاحب کہتے ہیں ایک صاحب سرکار کے چاہنے والوں سے تھا

اس کا بیٹا برطانیہ شفٹ ہوگیا اور وہاں اس نے جنرل سٹور کھول لیا۔دل میں بے ایمانی آئی اور اس نے ٹیکس چوری شروع کردی۔اپنی سیل کو کم دکھاتا اور ٹیکس بچالیتا۔محکمے کے اہل کاروں کو شک ہوگیا۔انہوں نے سیل سروے کے لئے اپنے آدمی دکان پر کھڑے کردیئے۔شک صحیح ثابت ہوا اور اس کو گرفتار کرلیا گیا۔

لڑکے کے والد نے آکر سرکار کے پاس دہائی دی۔سرکار سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ بے ایمانی کرتے ہو اور پھر میری سفارش پکڑتے ہو۔لڑکے کے والد نے منت کی انتہا کردی تو آپ نے فرمایا۔بیٹے سے کہو کہ وہ مقدمہ عدالت میں بھیجنے کی اپیل کرے۔

مقدمہ شروع کرنے کی اپیل کردی گئی۔کاغذات پولیس سٹیشن سے روانہ ہوئے لیکن عدالت تک نہ پہنچ سکے۔سرکار نے اپنے روحانی تصرف سے مقدمہ کی بنیاد ہی ختم کردی۔ایک دو پیشیوں کے بعد کیس عدالت سے خارج کردیا گیا اور ملزم کو باعزت بری کردیا گیا۔

راوی کہتا ہے۔سرکار نے فرمایا 'ہمارا فیض دوسرے ملکوں تک پہنچتا ہے۔'

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں ہم لوگ اکثر رات گئے تک سرکار کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔کئی دفعہ رات کو میں نے آپ کے چہرے پہ ایسے رنگ دیکھے کہ جیسے نور چھلک رہا ہو۔ایک رات بڑی اہم تھی۔رات کے ایک یا دو بجے کا وقت تھا۔میں اور رمضان سرکار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

Marfat.com

رمضان، سرکار سے قدرے بے تکلف تھا اور سوال پوچھ لیا کرتا تھا۔ رمضان نے پوچھا۔ سرکار اگر وقت کا قطب اتفاق سے کبھی سامنے آ جائے تو اسے کیسے پہچانا جا سکتا ہے۔ سرکار خاموش رہے اور کاپی پر کچھ لکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا تم نے پوچھا تھا کہ وقت کے قطب کی پہچان کیا ہے۔ سرکار اٹھے۔ بیس یا تیس قدم چلے اور پھر واپس آ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا جس کی چال ایسی ہو وہی وقت کا قطب ہوتا ہے۔

اور آئیں میرے پیر و مرشد کی شان مدثر شاہ سے سنیں۔

مدثر شاہ نے کہا۔ سرکار! اگر آپ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اختلافات کے متعلق مطمئن کر دیں تو میں آپ کا مرید ہو جاؤں گا۔ فرمایا آنکھیں بند کرو مدثر شاہ نے آنکھیں بند کیں۔ فرمایا۔ وہ دیکھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور ان کے پیچھے فلاں نمبر پر نسبتاً کم قد والی شخصیت حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ مدثر شاہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا اور سرکار کے قدموں پر لوٹنے لگا۔ تقریباً دو ماہ کے عرصہ میں وہ اپنے دِل کو اتنا سنبھال سکا کہ دربار شریف سے اٹھ کر گھر تک جا سکے۔

Marfat.com

# زندہ کرامت

قرآن فرماتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔
'میں کوڑھیوں اور برص والوں کو شفاء دیتا ہوں۔'
آیئے دیکھئے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کا صدقہ امت محمدی کو کتنا نوازا۔
اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:۔ 'میری امت کے علماء کا درجہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسا ہے۔'
حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

عیسیٰؑ خاک اوہناں دے دردی گھن تیمم کردا
تاہیوں دست مبارک اس دا شافی ہر ضردا

راوی کہتا ہے۔ میں بخار میں مبتلا ہو گیا تو سرکار نے ایک شیشی سے دوائی نکالی اور مجھے دی فرمایا اب بخار نہیں ہوگا پھر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے متوالے حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ عالم جذب میں آگئے، فرمایا۔
'وڈے ڈاکٹر وی اسی آں تے وڈے افسر وی اسی آں ساڈے کول دو جہان دے سب خزانے نیں۔ لیکن ساڈی مرضی اے جس نوں عطا کریئے۔'
لوگ کہتے ہیں جب موسم بدلتا ہے تو انسان کا جسم متاثر ہوتا ہے اور زیادہ دباؤ کی صورتِ حال میں بخار ہو جاتا ہے۔ سرکار کو پردہ فرمائے تقریباً بائیس سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ نہ جانے کتنی بار موسم بدلا ہوگا۔ لیکن کوئی بھی تبدیلی محمد جہانگیر (سرکار کے پہلوان جی) کو بخار میں مبتلا نہیں کر سکی۔ آج بھی آپ دربار شریف پہ محمد جہانگیر کو مل سکتے ہیں۔ یہ سرکار کی زندہ کرامت ہے۔

# معیتِ نور

اللہ فرماتا ہے۔ 'ان کو نور عطا کیا جاتا ہے جس کی معیت میں وہ چلتے ہیں'۔

مشرکین مکہ نے یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کے لیے دس ہزار کا لشکر تیار کیا۔ مشرکین کی تیاریوں کی خبر رسول اللہ ﷺ نے سنی تو صحابہ کرام کو مسجد میں بلایا۔ اور مشورہ طلب فرمایا۔ نقشبندی سلسلہ کے منارہ نور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اطراف میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ خندق کھودتے کھودتے ایک ایسی چٹان راستے میں حائل ہوگئی، جس پر کسی کی ضرب کام نہیں کر رہی تھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تین دن کا فاقہ تھا اور شکم مبارک پہ پتھر بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے کدال ہاتھ میں لیا اور اس زور سے ضرب لگائی کہ چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی آپ ﷺ نے اس وقت شام، ایران اور یمن کی فتح کی بشارت دی۔

جس طرف کو اٹھ گئیں عالم منور ہو گئے
میں تری آنکھوں کے صدقے ان میں کتنا نور ہے

راوی کہتا ہے۔

مظہر ذات محمد ﷺ حضرت پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے پانی میں کدال سے ضرب لگائی۔ فرمایا یہاں کمرے بنیں گے، آپ نے جس جس جگہ جس جس چیز کی بشارت دی وہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد اسی طرح مکمل ہوئی۔ آپ نے پردہ فرمانے کے باوجود تعمیر کے کام کی مکمل نگرانی فرمائی۔ جب آپ کے گنبد کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ محمد اقبال صاحب کی والدہ کو خواب میں ملے اور فرمایا کہ گنبد کا ماڈل اس ڈیزائن پر بناؤ جو مرے صندوق میں ہے آپ کے صندوق سے آٹھ ضلعوں کا ماڈل ملا۔ جس کے مطابق آپ کے گنبد کی تعمیر کی گئی۔

آپ کی قبر مبارک کے دروازے کے سامنے مسجد کی دیوار کھڑی کر دی گئی اور اس میں کھڑکی نہیں تھی آپ نے خواب میں آ کر فرمایا کہ دروازے کے سامنے مسجد کی دیوار میں کھڑکی رکھو دیوار میں کھڑکی کا اضافہ کیا گیا۔

ایک دفعہ یہ عاجز مزار مبارک پر بیٹھا تھا تو دیکھا کہ اور عقیدت مند بھی وہاں تنہا بیٹھا ہوا ہے اس نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ میاں میر سے ہے اور سرکار کی زندگی میں بھی آ کر آپ کے پاس

Marfat.com

بیٹھا کرتا تھا۔ دوسرے خاص الخاص مریدوں کی طرح مجھے بھی سرکار نے بتایا تھا کہ میری وفات ایک ایکسیڈنٹ سے ہوگی۔

کہنے لگا کہ میری بیوی کو ایک دن کوئی تکلیف ہوگئی تو میں نے سوچا کہ سرکار سے تعویذ لے آؤں۔ راستے میں سوچا کہ بازار سے کاپی اور پنسل لیتا جاؤں شائد آپ کے پاس نہ ہوں جب آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ اسی طرح کی کاپی اور پنسل لے کر تعویذ لکھ رہے تھے دیکھتے ہی فرمایا تم نے سمجھا کہ ہمارے پاس کاپی اور پنسل نہیں ہے۔

یہ زبان آپ کی شان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ آپ نے دل کی کتاب پڑھ لی۔ علام الغیوب نے آپ کو دلوں کے بھید جان لینے کی طاقت عطا فرمائی۔ حدیث کا مفہوم ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا۔ 'بے شک اللہ نے میرے لئے دنیا کو پیش کیا پس میں اس کو اور اس میں قیامت تک جو ہونے والا ہے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند دیکھ رہا ہوں۔' حضرت پیران پیر سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ جو قصیدہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے۔ میں فرماتے ہیں۔ 'یہ دنیا میرے ہاتھ پہ ایک رائی کے دانے کی طرح ہے۔' سرکار نے فرمایا 'یہ دنیا فقیر کے لئے ایک نقطے کی مانند ہے'

راوی کہتا ہے۔ ایک صاحب آئے انہوں نے شکائت کی۔ کہ اس کا اور اس کے بھائیوں کا کراچی میں کاروبار ہے۔ اس کے بھائی اسے کاروبار میں حصہ نہیں دیتے۔ اور نہ ہی سرمایہ واپس کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کراچی چلے جاؤ اور اپنے بھائیوں سے کوئی بات نہ کرنا۔ وہ خود ہی تمہیں حصہ دیں گے۔ وہ صاحب کراچی گئے۔ اللہ کی نظر کرم ہوئی۔ بھائیوں نے دیکھتے ہی کہا کہ ہم نے تمہارا حساب کر رکھا ہے۔ برائے مہربانی اپنے پیسے لے جاؤ۔ انہوں نے اپنے پیسے لئے۔ اور سرکار کو فون کیا۔ کہ ان پیسوں کا کیا کروں۔ سرکار نے فرمایا۔ سریا لیتے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ خود جب ٹرین پہ بیٹھ کر روانہ ہوا تو دو ڈبے مٹھائی کے خرید لئے۔ کہ سرکار کی خدمت میں پیش کروں گا۔ لاہور پہنچ کر ارادہ بدل گیا۔ ایک ڈبہ گھر لے گیا اور ایک لے کر سرکار کے پاس پہنچا۔ سرکار نے فرمایا۔ لے کر تو دو چلے تھے۔ لیکن لائے ایک ہی ہو۔ یہ سرکار کی نورانی آنکھیں ہیں۔ ان آنکھوں نے ان آنکھوں سے فیض حاصل کیا۔ جن کے متعلق اللہ نے فرمایا۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○

وہ نظریں جو اللہ کے نور سے منور ہوں ان سے قیامت تک کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

Marfat.com

بخاری شریف کی حدیث ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دِن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتداء سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں، تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظریں جنتیوں کے مقامات کی کیفیات کو بھی ملاحظہ فرماتی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جبہ بطورِ ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے اس لئے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

یمشی علی الماءِ بالنور

سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک لڑائی پر بھیجا۔ راستے میں ایک بڑے دریا کا حصہ حائل تھا۔ سب پانی پر چلنے لگے اور سب پار ہو گئے۔ اور کسی کا پاؤں تر نہ ہوا بخاری شریف کی حدیث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے دو اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے۔ جن میں سے ایک حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے۔ رات اندھیری تھی اور ان کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ علیحدہ شمع تھی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچ گئے۔

ایک صاحب کہتے ہیں کہ رات کا وقت تھا۔ سرکار نے مجھے فرمایا کہ گھر سے میرے لئے کھانا لے آؤ۔ میں خوشی سے دوڑتا ہوا گھر گیا اور کھانا لے کر واپس ہوا۔ میں نے دیکھا تو سرکار پانی کے ذخیرہ کے دوسری طرف ریلوے لائن پر کھڑے ہیں۔ میں حیران رہ گیا کہ سرکار اتنی جلدی پانی کے ذخیرے کے دوسری طرف کیسے پہنچ گئے۔ سرکار جب واپس ہوئے تو میں چھپ کر دیکھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار جب پانی کے ذخیرے پر پہنچے تو آپ نے پانی پر ہلکا سا پاؤں مارا اور پانی پر چلنا شروع کر دیا۔ آپ کے آگے آگے روشنی تھی۔ جب آپ نے پانی کا ذخیرہ پار کر لیا تو آپ نے پھر پانی پر ہلکا سا پاؤں مارا۔

Marfat.com

# حُسنِ دوستی

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں گہرے دوستوں کی طرح رہتے تھے۔آپ اصحاب رضی اللہ عنہم میں اس طرح گھل مل جاتے تھے۔کہ کسی اجنبی کے لئے پہچان مشکل ہو جاتی تھی۔اصحاب رضی اللہ عنہم سے ایسی دوستی تھی حدیث میں آتا ہے۔آپ ﷺ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وحی کی کتابت کروا رہے تھے اور آپ کا زانوئے مبارک حضرت زید کے زانو پر تھا۔ایسی محبت تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔تیر اندازی کر۔میرے ماں باپ تم پہ قربان ہوں۔پیارے نبی ﷺ اپنی ظاہری حیات میں بھی اپنے غلاموں کی دادرسی فرماتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔انہوں نے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑیں،اور ان کے اوپر کچھ قرض تھا۔جب کھجوریں توڑنے کے دن آئے تو میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا،یارسول اللہ ﷺ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کافی قرضہ پیچھے چھوڑا ہے۔میری خواہش ہے کہ آپ کھجوروں کے پاس تشریف لے چلیں،تاکہ قرضخواہ آپ کو دیکھ کر کچھ تخفیف کر دیں،فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کی علیحدہ ڈھیری لگا دو،میں نے ارشاد کی تعمیل کر کے آپ کو بلایا،قرض خواہ آپ ﷺ کو دیکھ کر اور بھی سختی سے تقاضا کرنے لگے،آپ نے جب ان کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے،اور اس کے اوپر بیٹھ گئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے قرضخواہوں کو بلاؤ آپ خود پیمانہ بھر بھر کر انہیں دیتے رہے،یہاں تک کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرضہ ادا کر دیا،جب کہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرضہ ادا ہو جائے چاہے میں اپنی بہنوں کے پاس کچھ بھی نہ لے جاسکوں۔پس خدا کی قسم تمام ڈھیریاں اسی طرح بچ رہیں،حتیٰ کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے،یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

اور آپ ﷺ اب بھی دادرسی فرماتے ہیں۔امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فالج کے مرض میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے پیارے نبی ﷺ کی شان میں قصیدہ لکھا۔آپ ﷺ خواب میں

تشریف لائے۔ قصیدہ سنا اور اپنی چادر عطا فرمائی۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے شفا مل گئی۔

سرکار بھی اپنے چاہنے والوں میں یک جان، دو دل دوستوں کی طرح رہتے تھے۔ اپنے دادا مرشد پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح مخاطب فرماتے تھے تو 'یار' کا لفظ استعمال کرتے تھے سفینۃ الاولیاء میں دارا شکوہ لکھتے ہیں، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے مریدوں کے لئے دوست کا لفظ ادا فرماتے تھے۔ سیّد علی الہجویریؒ فرماتے ہیں۔ 'شیخ طریقت ہر حال میں اپنے مرید سے باخبر ہوتا ہے' سرکار اپنے مرید کو پریشان دیکھتے تو اسی وقت اس تک پہنچ جاتے۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں، میں دربار شریف کے پاس ورکشاپ میں کام کیا کرتا تھا، ایک دن میں ڈیوٹی کے دوران بیمار ہو گیا اور سخت پریشان ہوا۔ ڈیوٹی سے فراغت کے بعد سرکار کے ڈیرے کی طرف آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے تھے اور ٹہل رہے تھے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں میں دوا کی پڑیا تھامی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا، کھا لو، آپ نے گلاس میں پانی خود لا کر دیا۔ دوائی کھانے سے ایک گھنٹے میں مجھے شفا مل گئی۔

سرکار نے فرمایا 'اوہ پیر نہیں ہوندا جیہڑا اپیڑ نہ کڈھے'

سرکار نے فرمایا 'ہمارے ایک لاکھ چوبیس ہزار دفتر ہیں ہمارے پاس جو درخواست آتی ہے ہم وہ کہیں نہ کہیں جمع کرا دیتے ہیں جو اللہ تک پہنچ جاتی ہے۔'

سرکار آج بھی پہنچتے ہیں، 2003ء کے شروع میں میرا ایک عزیز بیمار ہو گیا، ذہنی پریشانی سے دماغ پھٹنے لگا، آپ نے اس عاجز کو دربار شریف بلایا، حوصلہ دیا اور سیّد علی الہجویری کے پاس بھیجا۔ آپ کی توجہ سے ذہنی ٹینشن مکمل طور پر تحلیل ہو گئی۔ جتنی دیر سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھا رہا، آپ مسلسل یہی پڑھتے رہے،

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ج

(تیرا رب غنی ہے اس کی رحمتِ ذی شان بہت وسیع ہے)

اس عاجز نے تو یہ دیکھا ہے کہ مرید کو پریشانی میں دیکھ کر پیر محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ بنفسِ نفیس دادرسی کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

نعرہ صادقیہ۔ یا پیر محمد صادق

Marfat.com

# اہل بیت سے محبت

قرآن فرماتا ہے۔
’آپ ﷺ فرما دیجئے۔ میں تم سے اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میری اہلِ بیت سے محبت کرو‘
پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ’میری اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا‘
اہل بیت نے دین کے لئے قربانیوں کی انتہاء کر دی۔ کسی نبی نے دین کے لئے اتنی قربانیاں نہیں دیں جتنی آپ ﷺ نے دیں۔ کسی نبی کی آل نے دین کے لئے اتنی قربانیاں نہیں دیں جتنی آپ ﷺ کی آل نے دیں۔ عرب و عجم میں دینِ اسلام اہل بیت کی قربانیوں سے روشن ہوا۔ میں ان کے قدموں پہ قربان جاؤں سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے آنے سے پاک و ہند اسلام کی روشنی سے منور ہوا۔ یہی تو اہلِ بیت ہیں جو کشتی نوح کی طرح ہیں۔
جس نے اہل بیت سے محبت کر لی جس کو اہل بیت کی محبت مل گئی وہ دونوں جہان میں سرفراز ہو گیا۔
رسول کے خاندان، ہاشمی خاندان نے آپ ﷺ کے لئے سب جفائیں برداشت کیں۔ آپ ﷺ کی آل کے لئے بھی ہاشمی خاندان نے جانوں کے نذرانے پیش کیے۔
کربلا کی زمین پر ہاشمی شہزادے بھی آلِ رسول ﷺ کے ساتھ خاک وخون میں رُل گئے۔
آج بھی ابنِ ہاشم اور آلِ رسول ﷺ دل و جان کی طرح ہیں۔
اس محبت کی روشنی جو اس عاجز نے دیکھی دل چاہتا ہے آپ کو بھی اس میں شریک کروں۔
2004ء کے شروع میں جب میں بیمار ہوا تو سرکار نے اس عاجز کو حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اور سیّدہ بی بی پاک دامن سلام اللہ علیہا کے پاس بھیجا۔ پہلے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا، آپ نے شفقت فرمائی، پھر سیّدہ رقیہ بی بی کی خدمت میں حاضر ہوا تو بی بی پاک نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا، بیٹا فکر نہ کرنا تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ شفقت کے بول ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔ 2004ء کے آخر میں 27 رمضان المبارک کو اس عاجز نے جب اس کتاب میں عقیدت سے لکھا کہ ’اہل

بیت کی تمام بیبیاں اس امت کی مائیں ہیں' تو اگلے دِن ہی حضرت بی بی پاک دامن نے بلایا شفقت سے بات کی۔ اور جب میرے پیرومرشد کے متعلق بات ہوئی تو حضرت بی بی پاک دامن (سیّدہ رقیہ بی بی سلام اللہ علیہا) نے فرمایا۔ 'وہ تو اللہ کے شیر ہیں'۔

عید الفطر کے دوسرے روز 15 نومبر یہ عاجز سلام کرنے بی بی پاک دامن گیا۔ بیگم بھی ساتھ تھی۔ ہم نے کچھ پھول خریدے اور حضرت بی بی پاکدامن سیّدہ رقیہ بی بی سلام اللہ علیہا کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ پیچھے ہٹ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا کہ ایک صاحب نے پھولوں کا ہار میرے ہاتھوں میں ڈال دیا۔ دل کو خوشی ہوئی بیگم نے پھول پلاسٹک بیگ میں ڈال لئے۔ مغل پورہ جا کر ہم نے وہ پھول اپنے پیرومرشد حضرت پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

میری حاضری قبول ہوگئی بی بی پاک دامن سے ملا ہوا تحفہ اس عاجز نے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں پیش کر دیا۔

چار روز بعد اس عاجز نے دوبارہ حاضری کا پروگرام بنایا۔ جمعہ کا دن تھا۔ پہلے اپنے پیرو مرشد کے دربار پر گیا۔ سرکار نے میرے پہنچنے پر صرف ایک ہی بات کی 'بی بی پاک دامن کے لئے پھول لیتے جانا۔' اور یہ عاجز مزار شریف سے کچھ پھول سمیٹ کر بی بی پاک دامناں کی بارگاہ میں لے گیا۔ سیّدہ رقیہ بی بی سلام اللہ علیہا نے وہ پھول قبول فرمائے۔

بی بی پاک دامناں اہل بیت کی بیٹیاں ہیں، اہل بیت کی شان ہیں، اہل بیت کی عزت ہیں۔ اس عاجز نے اپنے گنہ گار کانوں سے سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا: بی بی پاک دامناں تو ہماری عزت ہیں۔

کتابوں میں تذکرہ ملتا ہے کہ سیّدہ بی بی پاک دامناں کے ساتھ ایک کنیز بھی تھیں۔ جب سال 1425ھ رمضان المبارک میں اس عاجز پر سیّدہ بی بی پاک دامناں کی نظر عنایت ہوئی تو چند ہی حاضریوں کے بعد اپنے پیرومرشد کے جوڑوں کا صدقہ یہ روحانی ادراک بھی مل گیا کہ آپ کے ساتھ ایک کنیز بھی ہے۔ آپ کی کنیز بھی بہت شفقت اور محبت کرنے والی ہیں۔ آپ کی کنیز کی قبر مبارک کا روحانی ادراک 1426ھ رمضان المبارک میں عطا ہوا۔ سیّدہ بی بی پاک دامناں کے داہنی طرف جو محراب نما دروازہ ہے اور اس میں تین قبریں ہیں ان میں درمیان والی قبر سیّدہ بی بی پاک دامناں کی کنیز کی ہے۔

Marfat.com

# حکومتِ اولیاء اللہ

اللہ کے پیارے نام سے جو بڑا مہرباں نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بارگاہِ رسالت کے سفیر جناب عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ ایران کے پایہ تخت مدائن پہنچے تو خسرو پرویز بڑے جاہ و جلال اور شان و شوکت کے ساتھ دربار کر رہا تھا انہوں نے نامہ مبارک شہنشاہ کے سامنے تخت پر رکھ دیا۔ فرمانِ رسالت میں لکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؀

محمد رسول اللہ کی طرف سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسریٰ شاہِ فارس کے نام

جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آئے اس پر سلام ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا جو وحدہٗ لاشریک ہے کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہے۔

خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ہر زندہ انسان کو خدا کا خوف دلاؤں۔ اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جائے۔ اگر آپ نے انکار کیا تو تمام زرتشی (مجوسی) قوم کا گناہ بھی آپ کے ذمہ ہوگا۔

اللہ

رسول

محمد

ایران کا دستور یہ تھا کہ بادشاہوں کو جو خطوط لکھے جاتے تھے۔ ان میں سب سے پہلے بادشاہ کا نام ہوتا تھا۔ فرمانِ رسالت کو اللہ کے نام سے شروع کیا جاتا تھا۔ پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ گرامی تھا۔ نامہ مبارک کو جب پڑھا گیا تو خسرو پرویز سخت غضب ناک ہوا اور طیش میں آ کر مکتوبِ گرامی کو پرزے پرزے کر دیا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ 'اسی طرح اس کی حکومت کے پرزے ہو جائیں گے' چنانچہ چند ہی سال بعد ہزاروں برس کی یہ عظیم الشان سلطنت پرزے پرزے ہو گئی۔

Marfat.com

خسرو پرویز نے یمن کے گورنر بازان کو حکم بھیجا 'عرب کے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے ہمارے دربار میں حاضر کیا جائے'۔

بازان نے دو نمائندوں کو مدینہ منورہ روانہ کیا۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر عرض کیا۔ شہنشاہِ عالم نے آپ ﷺ کو بلایا ہے۔ اگر تعمیلِ حکم نہ کریں گے تو آپ کو اور آپ کے ملک کو تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ قضا و قدر نے تمہارے بادشاہ کی قسمت کا پانسہ پلٹ دیا ہے۔ اور خسرو کو خود اس کے بیٹے شرویہ نے قتل کر دیا ہے۔

بے ادب کو اس کی بے ادبی پر فوری طور پر موت کے احکامات جاری ہو گئے۔

اس کائنات پر باطنی حکومت پیارے نبی ﷺ کی ہے اہل بیت کی ہے اور ان اولیاء اللہ کی ہے جو اہل بیت کے جان نثار ہیں جس طرح اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کے سسٹم میں جو کارمختار ہیں وہ پاک و صاف ہوں۔ قرآن نے فرمایا۔ 'اللہ چاہتا ہے کہ اہلِ بیت کو (محمد ﷺ کے گھرانے کو) تمام شیطانی وساوس سے دور رکھے اور مکمل پاکی عطا فرمادے' اور اہل بیت کی نسبت سے ہی اولیاء اللہ کو پاکیزگی عطا ہوتی ہے۔

ولی اللہ انتہائی بلند مقام پہ فائز ہوتے ہیں۔ کیوں کہ ولائت کے لئے اخفاء شرط ہے اس لئے وہ اپنے مقام کو عام لوگوں کی نظروں سے چھپاتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ انوار الٰہی میں اتنا مدہوش ہوتے ہیں کہ ان کے اقوال و افعال اللہ کی طرف سے سرزد ہو رہے ہیں۔ ان کی زبان سے اللہ خود کلام فرما رہا ہوتا ہے۔ عزیز الرحمٰن چاند کہتا ہے۔ ایک دن میں اور سرکار نہر کے پل پہ کھڑے تھے۔ سرکار نے فرمایا۔ 'یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ ہمارے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا'۔ وہ کیا پس منظر ہوتا ہے جب اولیاء اللہ کی زبان سے اپنے لئے ستائشی الفاظ ادا ہوتے ہیں۔ اس کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ فرض کریں کہ ایک زمیں دار ہے۔ وہ اپنی زمینوں پر کارمختار مقرر کر دیتا ہے۔ اب فرض کریں کہ کہ زمیں دار کو کارمختار سے اتنی محبت ہے کہ وہ اس سے زمیں کا حساب کتاب نہیں پوچھتا۔ کیا آمدنی ہوئی۔ کس کو ملازم رکھا کس کو نکالا۔ اور ہفتے یا مہینے بعد اسے صرف یہ پیغام پہنچاتا ہے۔ کہ تو میرا دوست ہے تیرا آرڈر میرا آرڈر ہے تو لامحالہ وہ کارمختار یہ کہنے میں حق بجانب ہو گا کہ ان زمینوں پر سب کچھ میں ہی ہوں۔

Marfat.com

قرآن فرماتا ہے' ان کے لئے دنیوی زندگی میں بشارتیں ہیں۔' فرشتے انہیں یہ بشارتیں دیتے ہیں کہ وہ جو کہیں گے اللہ پوری کرے گا وہ جس سے دوستی رکھیں گے اللہ اسے دوست رکھے گا وہ جس سے ناراض ہوں گے اللہ کا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔ نبی ﷺ اس کی توثیق کرتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی توثیق کرتے ہیں۔

اب ایک انسان جس کے دل میں اللہ کا نور ہے۔ جس کے گلے میں کلمے کی مالا ہے۔ جس کے ماتھے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ڈائمنڈ کی طرح جھلملا رہا ہے۔ کائنات کے مالک و مختار اس کی توثیق کر رہے ہوں فرشتے اسے یہ بشارتیں دے رہے ہوں کہ اللہ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ اس کا آرڈر اللہ کا آرڈر ہے۔ اور خدا کا پیغام بڑا پُر زور ہوتا ہے ایسی کیفیت میں اگر وہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہوں تو کہہ اٹھتے ہیں' میری کیا شان ہے' اگر پیر محمد صادق ہاشمی ہوں تو کہہ اٹھتے ہیں' میرے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا'

جس خوش نصیب کو اللہ کے محبوب ﷺ کے قدموں تک رسائی نصیب ہو۔ اللہ کے محبوب ﷺ اس کے پاس تشریف لائیں اس کے پاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ضرور تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔' جس کا میں دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔'

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک مرتبہ خواب میں حضور ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی امت کا ایک فرد ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے اپنے نزدیک بلا کر اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈال دیا۔ اور فرمایا کہ جا اللہ تجھے برکت عطا کرے۔ پھر اسی شب، خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انگلی میں سے اپنی انگشتری نکال کر میری انگلی میں ڈال دی۔

سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔' ایک شیخِ طریقت نے بیان کیا ہے۔ کہ ایک رات اسے پیغمبر ﷺ خواب میں نظر آئے۔ شیخ نے کہا۔' حضور ﷺ، آپ کی حدیث ہے۔ کہ زمین پر مختلف درجات کے نیک لوگ ہیں۔ اوتاد، اولیاء، ابرار، حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری حدیث صحیح روایت ہوئی ہے۔ شیخ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ، میں کسی ایک کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔' محمد بن ادریس (شافعی) کو دیکھو'

اولیاء اللہ پر خوف اور غم کیوں نہیں ہوتا کیوں کہ انہیں نگاہیں مل چکی ہوتی ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ زمانے کے وہ حالات جن سے لوگ خوفزدہ رہتے ہیں ان کے فیصلے تو اللہ کے دربار میں

Marfat.com

ہو رہے ہیں اللہ کے دربار میں صاحب اختیار کون لوگ ہیں نبی ہیں صدیق ہیں شہید ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ قرآن فرماتا ہے۔ 'یہ بڑے اچھے دوست ہیں'۔

قران فرماتا ہے۔ 'اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں ان کی اطاعت کرو'۔ بعض لوگ یہاں صاحب امر سے مراد دنیاوی حاکم کو لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر دنیاوی حاکم انصاف پر مبنی حکم دے تو اس کی اطاعت کرو دوسری صورت میں مت کرو۔ بعض لوگ اولیاء اللہ مراد لیتے ہیں۔ کیونکہ اولیاء اللہ بھی صاحب امر ہوتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے۔ 'پیدائش بھی اسی کی ہے اور امر بھی اسی کا ہے'۔ پھر فرمایا صاحب امر لوگوں کی اطاعت کرو۔ تو یہ اولیاء اللہ ہی ہیں جن کے اختیار کو اللہ اپنا اختیار قرار دے رہا ہے۔

اولیاء اللہ کے اختیار کو دنیاوی حاکموں کے اختیار پر کیا فضیلت ہے۔ آیئے وضاحت کے لئے چند مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

علامہ محمد بن یحیٰی تاذفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قلائد الجواہر میں لکھتے ہیں، عباسی خلیفہ مستنجد باللہ اشرفیوں سے بھری ہوئی دس تھیلیاں لے کر سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ خلیفہ نے بہت اصرار کیا کہ ان کو قبول فرمالیں آپ نے ان سے دو تھیلیاں لے کر ہاتھوں میں نچوڑا تو ان سے خون ٹپکنے لگا فرمایا تم خدائے تعالےٰ سے نہیں شرماتے لوگوں کا خون کر کے تم اس مال کو میرے پاس لائے ہو۔ خلیفہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا۔

خلیفہ دنیاوی حاکم تھا۔ لیکن سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب امر تھے۔

ایک صاحب کہتے ہیں۔ سرکار گنبد میں تنہا رہتے تھے۔ ایک دن ایک فوجی جیپ آئی اور انہوں نے آپ کو جیپ میں بٹھا لیا کہ آپ جاسوس ہیں۔ وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں پاس سے گذر رہا تھا۔ کہ آپ نے مجھے آواز دی۔ میں حیران رہ گیا کہ آپ کو میرا نام کس نے بتایا۔ میں نے فوجیوں سے کہا کہ اللہ والے ہیں انہیں کچھ مت کہو۔ لیکن وہ نہ مانے۔ چند میٹرز ہی جیپ چلی تھی۔ کہ چاروں ٹائر ایک دم پھٹ گئے۔ پھر فوجیوں نے آپ کو فوراً چھوڑ دیا۔ فوجی دنیاوی حاکم تھے لیکن سرکار صاحب امر تھے۔

آیئے ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے۔ راوی کہتا ہے۔ ایک مہر نامی شخص نے آپ سے کچھ روپے ادھار لئے۔ آپ نے جب استفسار کیا تو اس نے نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ اپنی دھونس جمانے

Marfat.com

کے لئے علاقے کے بدمعاش مکھن گجر کو اپنے ساتھ لے آیا۔ مکھن گجر نے کہا۔ آپ اس سے پیسے کیوں مانگتے ہیں اس نے کوئی پیسہ ادھار نہیں لیا۔ سرکار نے فرمایا۔ ہم پردیسی آدمی ہیں تمہیں ہماری طرف داری کرنی چاہیے نہ کہ اس کی۔ یہ بات سن کر بجائے نرم ہونے کے وہ بدتمیزی پہ اتر آیا۔ سرکار نے فرمایا۔ آج تم گھر واپس نہیں پہنچو گے۔ راوی کہتا ہے۔ ابھی وہ مغل پورہ پل پر ہی پہنچا تھا کہ پولیس نے اپنی گاڑی میں بٹھالیا۔ پولیس نے کہا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ تمہارے بھتیجے نے جو قتل کیا ہے وہ اس نے نہیں کیا بلکہ تم نے کیا ہے۔ مکھن گجر قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہو گیا۔ مقدمہ چلا اور سیشن جج کی عدالت میں پہنچ گیا۔ اس وقت اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ بیڑیوں سمیت رشتہ داروں کے ہمراہ سرکار کے پاس آیا اور قدموں پر گر پڑا۔ سرکار نے فرمایا۔ جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ فیصلے کا دن آیا۔ تو رشتہ دار پھر آپ کے پاس آئے۔ کہ آپ ہماری تسلی کے لئے ہمارے ساتھ عدالت میں چلیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے مکھن گجر کو بری کر دیا ہے۔ جج نے مختصر فیصلہ دیا۔ 'مکھن گجر بری ہے۔' سرکار جب کسی بات کا اشارہ اپنی طرف کرتے ہیں تو اس وقت آپ نہیں بول رہے ہوتے۔ آپ کی زبان سے خدا بول رہا ہوتا ہے۔ قرآن کا مفہوم ہے۔ 'آپ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے۔ بلکہ یہ تو آپ کی طرف بھیجی گئی وحی ہوتی ہے۔' پھر آپ اس بات پہ بھی تو غور کریں کہ خدا اپنے دوست کے ساتھ بدتمیزی کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

سرکار نے فرمایا، یہ غوث پاک کا دربار ہے، اور میں غوث پاک کا سیشن جج ہوں۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ دنیاوی حکومت تو چند روزہ اور زوال پذیر ہوتی ہے۔ لیکن قرآن کے فرمائے گئے صاحب امر کی حکومت تو لازوال ہوتی ہے۔ سرکار صاحب امر تھے۔ صاحب امر ہیں تا قیامت صاحب امر رہیں گے۔ اور قیامت کو سب لوگ اپنے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ ہوں گے۔ قرآن فرماتا ہے۔ 'جس دن سب کو اپنے اپنے اماموں (یعنی پیر و مرشد) کے ساتھ بلایا جائے گا'

تیسرا فرق یہ ہے کہ دنیاوی حاکم تو ایک دوسرے سے بغض بھی رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ فرماتا ہے۔ 'وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' اور یہ صاحب امر لوگ ایک دوسرے کی بات محبت سے مانتے ہیں۔ اور اللہ کے نظام میں ایک دوسرے کے سامنے سفارش بھی کر لیتے ہیں۔ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ 'افسر' افسر نوں کہہ لیندا اے۔' صاحب امر لوگوں کا حکم صرف اور صرف انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے اختیار کو مخلوق

Marfat.com

خدا کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے ہیں ان کے فیصلے سچے ہوتے ہیں جنہیں اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ سرکار نے فرمایا۔ 'پہلے خدا لکھتا ہے پھر ہم بولتے ہیں۔'

محمد صدیق صاحب جنہیں سرکار پیار سے اپنے نام پہ صادق کہا کرتے تھے۔ کہتے ہیں سرکار فرمایا کرتے۔ 'میری بات غور سے سنا کرو میں جو کہہ دوں خدا قبول کر لیتا ہے۔'

سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا 'یہ گروہِ اولیاء دنیا اور آخرت کے بادشاہ ہیں۔'

سرکار نے فرمایا، اوپر سے کاغذات پہلے داتا صاحب آتے ہیں پھر میاں میر آتے ہیں پھر میرے پاس آتے ہیں۔

اللہ کے نظام کے آفیسر کو اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت عطا ہوتی ہے۔ کہ اللہ کی مرضی سے کسی بھی انسان کے ذہن کو کنٹرول کر کے اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔

ایک صاحب کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا میں نے فلاں تھانیدار سے پیپر سائن کروانا ہے۔ لیکن وہ بات نہیں سنتا۔ فرمایا' جاؤ اسے کہو مجھے ایس پی نے بھیجا ہے۔' وہ شخص گیا۔ ایسے ہی کہا اور تھانیدار نے بلا حیل و حجت سائن کر دیئے۔

اولیاء اللہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں کیا فیصلے ہو رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب بھٹو کا مقدمہ چل رہا تھا تو سرکار نے اپنے کچے حجرے کی دیوار پر کوئلے سے لکھ دیا تھا۔ 'بھٹو پھانسی'

اسی لئے سیّد علی الہجویری فرماتے ہیں۔ 'تمام تعریف اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے اولیاء کے لئے عالم ملکوت کے دروازے کھول دیئے۔'

Marfat.com

## اللہ کا داہنا ہاتھ

زمین و آسمان کی باگ ڈور اللہ کے داہنے میں ہے اور اللہ کا داہنا ہاتھ اولیاء اللہ ہیں۔

کلیات اقبال فارسی میں حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔

ابدال دوراں حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دیوانہ مرید درِ قلندر کی مستی اور سرخوشی کی زد میں دنیا و مافیہا سے بے خبر جا رہا تھا۔ سامنے شہر کے گورنر کی سواری پورے جاہ و جلال اور طمطراق سے آ رہی تھی۔ نوکر، چاکر، سوار، پیدل، سنہری اور روپہلی وردیوں میں ملبوس مروجہ اسلحہ سے لیس، حفاظتی دستے ساتھ تھے۔ چوبدار آگے آگے با آواز بلند صدا دے رہے تھے کہ با ادب، باملاحظہ ہوشیار، والئی شہر کی سوار آ رہی ہے۔ مستی و بے خودی میں سرشار وہ مرید ہر آداب و صدا سے بے نیاز جا رہا تھا۔ اسے کیا خبر کون آتا ہے۔ کون جاتا ہے۔ اس کی ذات کا محور اس وقت قلندر کی ذات تھی۔ چوبدار کی آواز اس نے سنی ان سنی کر دی۔ چوبدار نے دھکے دے کر نہ صرف سامنے سے ہٹایا بلکہ لاٹھی مار کر اس کا سر پھاڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر ایک گورنر کے ایک ادنیٰ محافظ کی اس متکبرانہ حرکت نے اس مرید کی جذب و مستی کے سب تانے بانے توڑ دیئے۔ اب مرید آبدیدہ اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر تھا اور گورنر کے چوبدار کی زیادتی کا حال بیان ہو رہا تھا۔

مرد قلندر نے گورنر کو نہیں، سلطان جلال الدین خلجی کو لکھا۔

'تو سلطنت سنبھال سکتا ہے یا میں کسی اور کو دے دوں'

حضرت بو علی قلندر کی ذات بابرکات کی چٹھی پڑھ کر سلطان لرزہ براندام ہو گیا۔ اسی وقت والئی شہر کو پابہ زنجیر کر کے ذات قلندر کے سامنے پیش کیا گیا اور گڑگڑا کر کہا۔ اے بادشاہ سلطنت روحانیت، وارث تخت و تاج ولایت کاملین، تقصیر معاف کی جائے۔

یہاں مجرم کو ملتی ہیں پناہیں بھی، جزائیں بھی۔ مدینے میں جو لگتی ہے عدالت ہو تو ایسی ہو

میرے پیارے پیر و مرشد! نظامِ الٰہی کے آفیسر ہیں۔ اللہ کے نظام کے جو آفیسر ہوتے ہیں ان پر اللہ کا مزاج غالب ہوتا ہے اور انہیں صاحبِ تکوین بھی کہتے ہیں۔

میجر صاحب لکھتے ہیں. یہ 1979ء کا واقعہ ہے۔ ایک دِن سرکار اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ حجرے کے سامنے سے ایک شخص گذرا۔ (وہ شخص کسی کا مرید تھا اور خلافت یافتہ تھا۔) اس

نے دل میں کہا' کہ یہ بھی کوئی فراڈی ہے'اور نہر کی طرف سے مغل پورہ اسٹیشن کی طرف گذر گیا۔ بمشکل وہاں تک گیا ہوگا جہاں پر پانی کے ذخیرے کے ساتھ کمرے بنے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اچانک واپس پلٹا۔ نہر پر آ کر ایک درخت پر چڑھا۔ اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ پھر اس کے گھر والے ہر ڈاکٹر کے پاس گئے۔ پھر اس کے گھر والے ہر ڈاکٹر کے پاس گئے وہ درست نہ ہوا۔ ڈیڑھ دو سال کے بعد وہ اسے پیر صاحب کے پاس لائے۔ اور اپنی بپتا بیان کی۔ پیر صاحب نے فرمایا میں اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ اس نے مجھے گالی دی۔ اس کے لواحقین نے معافی مانگی۔ سرکار نے اپنے منہ سے نسوار نما کوئی چیز نکالی اور اس کے منہ میں ڈال دی۔ وہ بھلا چنگا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ہمارے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ واقعی اس نے گستاخی کی تھی۔

میجر صاحب جو اپنی راتیں سرکار کے قدموں کیطرف سو کر گذارا کرتے تھے لکھتے ہیں۔' ایک دفعہ رات کے تقریباً ایک بجے آپ جاگے میں بھی جاگ گیا۔ آپ فرمانے لگے'۔۔۔ یہ جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے اس کی۔۔۔۔ پر کک لگائی تو یہ نیچے جا گرا پھر میں نے اسے دوبارہ تخت پر یہ سوچ کر بٹھا دیا کہ وہ نماز تو پڑھتا ہے۔' صبح اخبار دیکھا تو معلوم ہوا کہ جنرل ضیاء الحق کا تختہ الٹا جانا تھا مگر سازش ناکام ہوگئی اور سازشی جرنیل گرفتار ہو گیا۔ اگر پیر صاحب اسے دوبارہ تخت پر نہ بٹھاتے تو اس کی حکومت اس رات ختم ہو جاتی'۔

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی خوشی، اللہ کی خوشی ہے اور اولیاء اللہ کی ناراضگی، اللہ کی ناراضگی ہے۔ تو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے ناراض ہونا، اولیاء اللہ کا ناراض ہونا ہے۔

جب عراق اور امریکہ کی جنگ زوروں پر تھی تو اس عاجز نے آفس جاتے ہوئے راستے میں اخبار میں پڑھا کہ امریکی اور برطانوی طیاروں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک مزارات کے قریب بمباری کی ہے۔ شدت غم سے ذہن سنسنانے لگا۔ دماغ کی نسیں پھٹنے لگیں۔ دل میں ارادہ کیا کہ جب شام کو آفس سے چھٹی ملے گی تو اپنے پیر و مرشد کے پاس جاؤں گا تا کہ ان کی باتوں سے دل کا بوجھ ہلکا ہو سکے۔

ذہن میں خیال تھا کہ میں ان سے بات کروں گا تو وہ کہیں گے کہ جو اللہ کا حکم، اس کی رضا کے سامنے کیا ہو سکتا ہے۔ میں یہ بھول ہی گیا کہ جب خدا ناراض ہوتا ہے تو عالمِ امر میں فرشتوں کی معیت میں اللہ کے کاموں کو سر انجام دینے والے اولیاء اللہ بھی ناراض ہوتے ہیں۔

سرکار کی ظاہری زندگی میں یہ عادت مبارک بھی تھی کہ جب کوئی ایسی بات کرنے کے لئے

Marfat.com

دربار شریف پر حاضر ہوتا تھا جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو آپ اس کی بات سننے کی بجائے دربار شریف سے باہر چلے جایا کرتے تھے۔

شام کو جب آفس سے چھٹی ہوئی تو میں سیدھا دربار شریف گیا۔ اور میں یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ سرکار تو دربار شریف پہ ہیں ہی نہیں۔

بہر حال میں آپ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر الحمد شریف اور فاتحہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد سرکار تشریف لے آئے اور مجھ سے دور ہی کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: 'جو اللہ کا حکم اور (اللہ کے حکم کے تحت) میرا حکم'۔

اللہ کا ولی جو اللہ کی محبت میں سرشار ہوتا ہے اس کی زبان سے وہی الفاظ ادا ہو رہے ہوتے ہیں جو اللہ چاہ رہا ہوتا ہے جب کچھ انسان دوسرے انسانوں کا جینا محال کر دیتے ہیں تو اللہ اُن کی حکومت بدل دیتا ہے۔ حکومتوں کے قیام اور زوال کے فیصلے اللہ اور اولیاء اللہ کی خوشی اور ناراضگی کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ حکومتوں کے فیصلے امریکہ میں نہیں ہوتے اولیاء اللہ کے درباروں پر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

# فیض اولیاء اللہ

وہ انسان بڑی شان والے ہیں جن کی جناب میں لوگوں کے کام ہوتے ہیں، جس طرح دنیاوی عہدوں کے لئے امتحان دینے پڑتے ہیں اسی طرح اللہ کے نبیوں اور ولیوں کو بھی امتحانات سے گذرنا پڑتا ہے۔ پھر وہ صاحبِ شان بنتے ہیں، اللہ فرماتا ہے ہم نے ابراہیم کو چند کلمات سے آزمایا وہ اس پہ پورا اترے تو فرمایا ہم، آپ کو تمام انسانوں کا امام بناتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ ہم نے ابراہیم کو ملکِ عظیم عطا فرمایا۔

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ جب اس امتحان میں اترے تو سب انبیاء پیچھے رہ گئے۔

وہ نبی ﷺ جن کی پیاری بیوی اور مکہ کی مالدار تاجر خاتون، شعبِ ابی طالب میں تین سال فاقوں کا شکار رہیں اور اسی حالت میں اللہ کو پیاری ہوئیں تو کفن کے لئے مکمل چادر بھی نہ مل سکی۔ وہ چچا جس نے پیارے نبی ﷺ کا فاقوں کے زمانے میں بھی ہاتھ نہ چھوڑا انہی شعبِ ابی طالب کی سختیوں میں بیمار ہو کر چل بسے۔ آپ ہجرت فرما گئے تو کافروں نے پھر بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ ہجرت کے دوران آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر کافر نے نیزے سے وار کیا تو آپ سواری سے گر پڑیں۔ بیمار ہو گئیں اور اسی بیماری میں اللہ سے جا ملیں۔

اُحد کی لڑائی میں آپ کے سر مبارک پہ خُود ٹوٹ گیا اور آپ کا دانت مبارک شہید ہو گیا۔ اور پھر آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت! اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کو دین کے لئے وہ تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں جو کسی اور نبی کے حصے میں نہ آئیں تو پھر اللہ کی عطا بھی اسی کے شایانِ شان ہوئی۔ بخاری شریف کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ایک روز جب کہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دیں گئیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو حوالوں سے نقل کیا۔

یاد رکھیں سورہ انعام کی یہ آیت کہ 'آپ فرما دیں کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کے خزانے ہیں' کافروں اور منافقوں سے خطاب ہے۔ ایمان والوں سے نہیں۔

اللہ نے آپ ﷺ کو کثرت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا 'تحقیق ہم نے آپ کو کثرت عطا فرمائی ہے۔' جس کی تصریح اوپر بیان کی گئی حدیث میں ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو خزانوں کی

Marfat.com

چابیاں عطا فرمائیں۔ پھر آپ ﷺ کو قاسم بنایا۔

بخاری شریف کی حدیث کا مفہوم ہے۔ 'حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ انصاری اس لڑکے کو گود میں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت ابوالقاسم نہ رکھنا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لئے قاسم بنایا ہے۔' پیارے نبی ﷺ سے یہ فیض اولیاء اللہ تک پہنچا۔ وہ فیض حضرت سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا تو آپ گنج بخش مشہور ہو گئے۔ داتا صاحب مشہور ہو گئے۔ سرکار نے فرمایا 'میں داتا صاحب کا خزانچی ہوں۔'

اولیاء اللہ دنیا کے لئے فیض ہی فیض اور شفاء ہی شفاء ہوتے ہیں۔

اللہ کے پیارے جن راہوں پہ چلتے ہیں ان راہوں کی مٹی میں شفا ہوتی ہے جس جگہ ٹھہرتے ہیں اس جگہ شفا ہوتی ہے جن چیزوں کو وہ استعمال کرتے ہیں ان چیزوں میں شفا کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی جوتیوں میں شفا ہوتی ہے ان کے لباس میں شفا ہوتی ہے

قرآن فرماتا ہے حضرت یوسفؑ نے قافلہ والوں سے فرمایا 'میری قمیض لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پہ ڈال دو ان کی بینائی واپس آ جائے گی۔'

حضرت یوسفؑ کی قمیض نے اللہ کے حکم سے حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں کو روشنی دی۔ یہاں ظاہری بصیرت کی بات ہو رہی ہے باطنی بصیرت کی نہیں۔ باطنی طور پر حضرت یعقوبؑ اس تمام واقعے کی تفصیلات سے پہلے ہی آگاہ تھے۔

سرکار نے اپنے ملفوظات میں لکھا۔ 'حصار تین قسم کے ہیں۔ ۱۔ اسباق ۲۔ تصور ۳۔ مراقبہ

حصار نمبر ۱ کا درجہ ۱۲ سال تک ہے۔ اسے پڑھ کر مرید کے دل پر معرفت کا آفتاب چمک اٹھتا ہے۔ اور اس کی روشنی سے مرید کا دین و دنیا اچھا ہو جاتا ہے۔ مولا پاک کے خزانے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔' آپ بھی کسی کامل مرشد کی راہنمائی میں سچے مرید کی طرح چلیں۔ آپ پر معرفت کے دروازے کھلیں گے۔

پیارے نبی ﷺ کی تو بات ہی کیا ہے۔

کونین کی جبین پہ لولاک کا ہیں جھومر
ذرے انہیں سے تاباں تاروں میں بھی ضیاء ہے

Marfat.com

سب میں چھپی ہوئی ہے تنویر مصطفائی
ہر ایک شاہ دیں کی دہلیز کا گدا ہے

اللہ نے فرمایا شاھد (گواہ یعنی حاضر ناظر)۔ مبشر (بشارت دینے والا یعنی جنت کی مہریں لگانے والا)

جب آپ پر کامل مرشد کے فیض نظر سے معرفت کے دروازے کھلیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کامل مرشد بھی اپنے مرید کے متعلق غیب جانتا ہے۔ اس کے ساتھ حاضر ناظر ہوتا ہے اور جنت کی بشارت دیتا ہے۔ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ تو ساری انسانیت کے مرشد ہیں۔ ’آپ فرما دیجئے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔‘ القرآن۔ اگر آپ کو میرے یہ فقرے ذہن پہ بوجھل محسوس ہوں تو میری دعا ہے۔ کہ اللہ آپ کو عشق رسول ﷺ کی آگ لگادے۔

آئیں میرے شہنشاہ کے دربار پہ آئیں۔ عقیدت کے ساتھ۔ آزمائش ذہن میں لے کر نہیں۔ جو آزمائش کا سوچ کے آتا ہے۔ اسے کچھ نہیں ملتا۔

تو بات یعقوبؑ کی ہو رہی تھی اللہ کے پیارے نبی کو باطنی بصیرت تو بدرجہ اتم حاصل تھی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ظاہری بصیرت کی لئے انہیں حضرت یوسفؑ کی قمیض کا رہین منت کیوں ٹھہرایا گیا۔ اس لئے کہ اللہ پاک دنیا والوں پہ یہ واضح فرمانا چاہتا ہے کہ میرے دوستوں کے لباس صرف ریشوں کا مجموعہ نہیں ہوتے۔ فیض ربانی سے معمور ہوتے ہیں لباس تو کیا ان کا ماحول بھی فیض ربانی سے معمور ہوتا ہے ان کے مزاروں کے غلاف بھی فیض ربانی سے معمور ہوتے ہیں۔

ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں سرکار کے پاس آیا تو کوٹ پہنا ہوا تھا سرکار نے فرمایا مجھ سے کوٹ بدل لو میں نے اپنا کوٹ سرکار کو دے دیا اور سرکار کا کوٹ پہن لیا جب بھی مجھے ضرورت پڑتی کوٹ کی کسی جیب میں ہاتھ ڈالتا تو پیسے نکل آتے یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک میں نے یہ راز افشا نہیں کر دیا۔

قرآن کے دوسرے سیپارے میں چلتے ہیں بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر نے بنی اسرائیل کو فرمایا۔ کہ اللہ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کر رکھا ہے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ وہ بادشاہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس تو پیسہ نہیں ہے۔ تو اللہ کے نبی نے فرمایا۔ اس کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جس میں تسکین ہوگی اور آل موسیٰ اور آل ہارون کی

Marfat.com

باقیات ہوں گی اور فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہوں گے قرآن کے مطابق اللہ کے پیاروں کی باقیات سے تسکین ہوتی ہے اور ان کی حفاظت پر فرشتے مامور ہوتے ہیں۔ دوسرے سیپارے کی اسی آیت کی تفسیر میں مفسر فرماتے ہیں۔ کہ طالوتؑ کو اسی صندوق کی برکت سے جنگوں میں فتح نصیب ہوئی۔ روایت ہے۔ کہ سلطان محمود غزنوی نے سومنات کے قلعہ کو فتح کرنے کے لئے ۱۶ بار حملہ کیا لیکن ناکام رہا۔ سترہویں بار جب اس نے میرے پیرو مرشد کے پیرومرشد جناب ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کی۔ تو اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

اللہ کے پیاروں کے اگائے ہوئے درخت بھی فیض ربانی سے معمور ہوتے ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا سرکار میرے بھائی کے گھر بیٹا نہیں ہے۔ فرمایا۔ ان درختوں سے چند پتے توڑ لو اور شام کو ہانڈی میں ڈال دینا اللہ بیٹا عطا فرمائے گا جب انہوں نے درخت کے پتے شام کو ہانڈی میں ڈال لئے تو اللہ نے جسم کے خون میں ایسی تاثیر پیدا کر دی کہ ان کے گھر بیٹے کا جنم ہوا۔

میاں میر کے صاحب جن کا قبل ازیں میں نے ذکر کیا ہے انہوں نے ہی بتایا کہ میری ٹانگ پہ پھنسی تھی جس کے علاج سے عاجز آ گیا تھا۔ عرض کیا سرکار بہت دوائیاں کی ہیں لیکن یہ پھنسی ٹھیک نہیں ہو رہی۔ فرمایا۔ جاؤ وہاں سے تھوڑی سی مٹی اس پھنسی پہ لگاؤ وہ صاحب کہتے ہیں میں نے تھوڑی سی مٹی اپنی پھنسی پر لگالی وہ زخم جو ہر طرح کے علاج کے باوجود شفایاب نہ ہوا تھا۔ مٹی کی تاثیر سے شفایاب ہو گیا اور آپ کے صحن کی مٹی شفاء بن گئی۔

اولیاء اللہ درگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضوری ہوتے ہیں۔ اور باپردہ ہستیوں میں سے جس سے چاہیں ملاقات کروا سکتے ہیں۔ ہمارے رشتہ داروں میں ایک بزرگ غلام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضوری تھے۔ انہوں نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں حلیہ شریف لکھا جس کا ایک شعر ہے

احمد دا غلام سدا واں۔ دردر دے کیوں دھکے کھاواں۔ رو رو طرف مدینے جاواں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

انہوں نے انتقال فرمایا تو ان کے بیٹے حمید الدین ان کی قبر پر مسلسل روتے رہتے۔ ایک دن ایک مرد قلندر آیا اس نے پوچھا کیوں روتے ہو۔ وجہ بتائی۔ اس نے فرمایا باپ سے ملنا چاہتے ہو کہا ہاں۔ گلے سے لگایا اور باپ سے ملاقات کروا دی۔ غلام احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو بتایا۔ جس مرد قلندر نے تمہاری مجھ سے ملاقات کروائی وہ وقت کا ابدال ہے۔

سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی افضل صاحب کی امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کروائی۔ حاجی

Marfat.com

صاحب کہتے ہیں ہم لوگ سرکار کے ساتھ جس مزار پہ بھی حاضری دینے گئے۔صاحب مزار نے سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔

بشیر صاحب کہتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی کے پاگل ہو جانے کی وجہ سے میں شدید ذہنی صدمے سے دوچار تھا۔شدید دکھ اور مجبوری کی وجہ سے میں نے باباجی کے سامنے ہاتھ باندھ دیئے۔رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے اسی طرح ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوں۔حضور نے فرمایا۔ٹھیک ہو جائے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے ٹھیک پندرہ دن بعد تک میرا بھائی بالکل نارمل ہو گیا۔

وہ ذات کتنی لائق صد سلام ہے۔ جسے چاہے اولیاء اللہ سے ملا دے۔جسے چاہے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا دے۔

سوہنا مالک رب دیاں رازاں دا
سوہنا سنگ تے ساتھ شہبازاں دا
پیارا اپنی جان توں پیارا اے
سوہنا مقصد کل نمازاں دا
پڑھو لا الٰہ الا اللہ
محمد سرور صلّ علیٰ

Marfat.com

# بیعت کی ضرورت

یہ زندگی ایک راستہ ہے۔ جو آزمائشوں سے پر ہے۔ شیطان ہر لمحہ انسان پر مسلط ہے اور اسے سیدھے راستے سے ہٹا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ ایسے میں ایک روشن ضمیر راہ نما کی ضرورت ہے جو ہر لمحے صراطِ مستقیم کی راہ نمائی کرے۔ پہلے سیرت النبی ﷺ سے پڑھتے ہیں بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم ہے۔

آپ فرماتے ہیں جب میں جوان تھا تو مسجدِ نبوی میں سو جایا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فرد آئے اور وہ مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے۔ انھیں ایک فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا کہ نہ ڈرو اور انھیں کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جب خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا 'عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔' پس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔

یہاں پر اس حدیث مبارکہ سے دو باتوں کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔

۱۔ پیارے نبی ﷺ کا نصیحت کرنے کا انداز کتنا پیارا ہے۔ پہلے آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کی۔ آپ یہ بھی فرما دیتے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چاہیے کہ نماز پڑھا کرے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دل و جان سے قبول کر لیتے۔ لیکن آپ ﷺ نے نصیحت فرمانے سے پہلے فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے تا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذہن کہیں خوف زدہ نہ ہو جائے کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے جس کی وجہ سے مجھے رات کو نماز پڑھنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ذہن کو خوشی دینے کے بعد بھی آپ نے براہ راست نصیحت نہیں کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چاہیے کہ نماز پڑھا کرے بلکہ خواہش ظاہر کی: کاش وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ حکم دینے کی بجائے خواہش کے اظہار میں بھی اظہار محبت ہے آپ کے ارشاد میں دو جملے ہیں دونوں میں ہی اظہار محبت ہے۔ اسی لئے تو اللہ نے آپ ﷺ کو صاحب خلق عظیم کہا۔

۲۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تہجد کی نماز تجویز فرمائی۔ ماہتاب رسالت ﷺ نے ستاروں رضی اللہ عنہم کے لئے وہی تجویز کیا جو ان کی بلندی

درجات کے لئے ضروری تھا۔

آئیں اب ہزار ہا روایات سے چند روایات دیکھتے ہیں کہ حضرت پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ ، اللہ کی رضا سے اپنے مریدین کی کس راہ نمائی فرمائی اور انہیں منزل مقصود تک پہنچایا۔

1۔ اقبال احمد شاہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست کے پاس جانا چاہتا تھا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ آپ دروازے پر کھڑے ہیں۔ آدھی رات کے بعد پھر کوشش کی مگر اس دفعہ بھی آپ سد راہ بنے چنانچہ میں اس امر سے باز رہا اور آئندہ ایسا قصد نہ کیا۔

اقبال احمد شاہ کو جب سرکار اپنے راستے پر کھڑے ہوئے نظر آئے تو عظمتِ الٰہی اس کے دل پر بیٹھ گئی اور اس کے دل سے گناہ کی خواہش ختم ہوگئی۔

سرکار نے فرمایا 'سانوں سارے وَل آوندے نیں'

اس موقع پر آپ کو سورۃ یوسف ضرور یاد آئے گی جہاں قرآن فرماتا ہے 'اس عورت نے قصد کیا اور وہ (یوسفؑ) بھی قصد کر لیتے اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتے'

میرے پیر و مرشد، اقبال احمد شاہ کے لئے اللہ کی برہان بن گئے۔ اور یہ شرف ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا جو سارے عالم کے لئے برہان ہیں۔

2۔ کامل پیر نذیر ہونے کے ساتھ ساتھ مبشر بھی ہوتے ہیں۔

حامد نصیر علامہ اقبال ٹاؤن والے کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں میں دبئی میں تھا۔ تو آپ خواب میں آئے اور مجھے بازو سے پکڑ کر کشتی میں بٹھا دیا۔ کشتی پر لکھا تھا 'یا غوث الاعظم دستگیر'

3۔ کامل مرشد کی ہر وقت اپنے مرید پر نظر ہوتی ہے اور مشکل میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

سرکار کا ایک مرید جس کا نام ارشد ہے اسے ایک حادثہ پیش آیا اور وہ سعودی عرب کی جدہ پورٹ پر نہاتے ہوئے سمندر کی لہروں کے زیر عتاب آ گیا۔ مصیبت میں جو پیارے ہوتے ہیں یاد آتے ہیں۔ والدین، پیر و مرشد، اللہ۔

عزیز الرحمٰن کہتا ہے۔ سرکار چارپائی پر کمبل اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے۔ اور میں سرکار کے لئے چائے لے کر آیا تھا اور پاس بیٹھا تھا۔ سرکار ایک دم چارپائی سے اٹھے۔ اور کپڑوں سمیت جا کر نہر میں چھلانگ لگا دی۔ عزیز الرحمٰن کہتا ہے مجھے ایسا لگا جیسے آپ نے کوئی چیز نہر سے باہر پھینکی ہو۔ اس کے بعد آپ آئے۔ گیلے کپڑوں سمیت لیٹ گئے اور مجھے فرمایا کہ چائے پلاؤ۔ میں نے چائے پلا دی لیکن اس واقعہ کے بارے میں ذہنی تجسس میں مبتلا رہا۔

کوئی چار یا پانچ روز بعد ارشد کی والدہ مٹھائی کا ڈبہ اور کپڑے لے کر آ گئی۔ اس نے بتایا کہ اسے بیٹے نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ سمندر میں ڈوبنے سے بچ گیا ہے۔ ارشد کہتا ہے جب میں نے سرکار کو یاد کیا تو ایسے لگا جیسے سر پر کسی نے ڈنڈا مارا ہو اور ساتھ ہی بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آئی تو ساحلِ سمندر پر پڑا تھا۔

عزیز الرحمٰن کہتا ہے میں نے ذہن میں یاد کیا۔ ارشد کی والدہ نے وہی وقت بتایا تھا جس وقت سرکار نہر کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے استفہامیہ انداز میں سرکار کی طرف دیکھا۔ سرکار نے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ 'مرید روز روز نہیں ملدے۔'

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں۔ میں اسٹیشن پر بے خیالی میں جا رہا تھا کہ ایک دم تیز رفتار رکشے کے سامنے آ گیا۔ ایسے لگا جیسے رکشے کو کسی نادیدہ طاقت نے جام کر دیا ہو۔ آس پاس کھڑے لوگوں نے کہا۔ گھر جا کر کچھ تقسیم کرنا تمہیں اللہ نے بچا لیا ہے۔ سرکار کی مجلس میں آیا اور چپ کر کے بیٹھ گیا۔ سرکار نے کچھ دیر بعد مجھے مخاطب کیا اور فرمایا جاؤ دکان سے کچھ شکر لے آؤ۔ کہتے ہیں۔ میں ریلوے لائن سے پار گیا اور دکان سے کچھ شکر لے آیا۔ فرمایا حاضرین میں تھوڑی تھوڑی تقسیم کر دو۔ کہتے ہیں میں نے شکر تقسیم کر دی لیکن سرکار سے نہیں پوچھا کہ کس لئے تقسیم کروائی۔ تقریباً آدھے یا پونے گھنٹے بعد سرکار نے فرمایا۔ مریدوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ انہیں ایکسیڈنٹ سے بچانا پڑتا ہے۔

4۔ مرشد پاک دنیا اور آخرت میں اپنے مرید کا اللہ کے سامنے سفارشی ہوتا ہے۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں آیا تو سرکار کیاریوں میں گوڈی کر رہے تھے۔ سرکار نے سبزی وغیرہ اگانے کے لئے کیاریاں بنائی ہوئی تھیں اور اکثر ان میں گوڈی کرتے رہتے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا اور آپ پسینے سے شرابور تھے۔ میں نے عرض کیا سرکار آپ سخت دھوپ میں گوڈی کر رہے ہیں یہ آپ کسی اور وقت کر لیتے۔ فرمایا یہ تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ کچھ دیر بعد آپ نے فرمایا۔ سنا ہے تمہارا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ عرض کی جی سرکار۔ فرمایا پہلے بتاتے۔ شاید ہم (اللہ کے سامنے اس کی سفارش کر کے) اسے بچا لیتے۔

بشیر احمد مغل اسلام پورہ لاہور کہتے ہیں میری بچی شدید بیمار تھی۔ بظاہر اس کے تندرست ہونے کا امکان نظر نہیں آتا تھا۔ آپ ساری رات اس کی چارپائی کے پاس بیٹھے رہے۔ صبح چار بجے فرمایا کہ تمہاری بچی بچ گئی۔

Marfat.com

اللہ کے ولی اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔ اللہ کے دوست اللہ کی اجازت سے اللہ کے سامنے سفارش کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے سرکار نے عالم جذب میں فرمایا۔ 'اساں وی اللہ دے سرنال، سر جوڑیا ہویا اے'

5۔ پیر و مرشد کی نسبت سے ایک لنک بنتا ہے ایک رشتہ بنتا ہے۔ پیارے و مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ ایسے ہی ہوتا ہے جیسے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ سے بیعت کی ہو۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی بارگاہ تک رسائی نصیب ہوتی ہے۔ بارگاہِ رسول ﷺ تک رسائی بغیر کامل مرشد کے ممکن نہیں ہے۔ اس عاجز نے ایسے حضرات میں سے جو پیر و مرشد کی بیعت کو غیر ضروری سمجھتے ہیں کوئی ایسا نہیں دیکھا جو بارگاہ رسول ﷺ کا حضوری ہو یا رسول ﷺ سے روحانی رابطہ ہو یا اسے رسول ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہو۔ یا اسے صرف ایک بار رسول ﷺ کی آمد کا اشارہ ہی ہوا ہو۔

باہجوں کامل مرشد حضرت باہو جیہی نیتی جیہی ناں نیتی ہو۔

6۔ کہتے ہیں انسان کو زندہ رہنے کے لئے روٹی، کپڑے اور مکان کی ضرورت ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کے ساتھ انسان کو نارمل زندگی گذارنے کے لئے جس چیز کی شدید ضرورت ہوتی ہے وہ محبت ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ 'جو احسان کرے دِل اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔'

آپ ﷺ، اس کائنات کے محسنِ اعظم ہیں اور ہر مسلمان دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ سے فیض یافتہ اولیاء اللہ بھی سراپا احسان ہوتے ہیں۔ مل مالک جان محمد کبھی سائیکل پر گنڈیریاں بیچا کرتا تھا۔ سرکار کے پاس سے گذرا تو محبت سے چند گنڈیریاں پیش کیں۔ سرکار نے فرمایا 'جا تیریاں ملاّں نیں'

سرکار نے کتنا بڑا احسان کیا۔ آج جان محمد مل مالک ہے۔ احسان نے دل پر محبت کی چوٹ لگائی ہے۔ جب وہ کبھی ختم شریف پر محبت اور درد سے صوفیانہ کلام پڑھتے ہیں تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔

آ میرے ڈھولن ۔ کراں انتظاری
میں مکدی مکانی آں، تسیں جت گئے میں ہاری

7۔ ایک مرید کو اپنے پیر و مرشد سے محبت ہر لمحہ نصیب رہتی ہے۔ یہ عاجز جب بھی پریشان

Marfat.com

ذہن کے ساتھ دربار شریف حاضر ہوا۔ سرکار نے اتنی محبت سے تسلی دی کہ واپسی پر ذہن خوشی کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ دو دفعہ شدید ذہنی دباؤ ہونے کی وجہ سے سرکار نے اور ذی شان ہستیوں سے تسلی کی سفارش کی۔

جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے۔ پہلی دفعہ ایک عزیز کی بیماری پر 2003ء کے شروع میں سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔

دوسری دفعہ 2004ء کے شروع میں خود بیمار ہوا تو میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اور حضرت بی بی پاک دامن سلام اللہ علیھا کے پاس بھیجا۔ حضرت شیخ محمد (میاں میر) رحمۃ اللہ علیہ نے جی دار الفاظ سے تسلی دی۔ سیّدہ بی بی پاک دامن (سیّدہ بی بی رقیہ سلا م اللہ علیھا) نے فرمایا' بیٹا فکر نہ کرنا ٹھیک ہو جاؤ گے۔' میں آپ کے لفظ 'بیٹا' پر قربان جاؤں۔ پیارے نبی ﷺ کی اہل بیت کی تمام بیبیاں اس امت کی مائیں ہیں۔

8۔ قرآن فرماتا ہے۔ 'جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں پکاریں تو استجابت کرو تاکہ تمہیں زندگی عطا ہو' پیارے نبی ﷺ کی توجہ ہی سے زندگی نصیب ہوتی ہے اسی لئے تو عاشقِ رسول شیخ عبدالحق محدث دہلوی فریاد کناں ہیں۔ 'خرابم در غم ہجرِ جمالت یا رسول اللہ'

اولیاء اللہ جو شمع عشقِ رسول ﷺ ہوتے ہیں ان کی توجہ سے بھی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ ایسے ہی جیسے بہار کی آمد سے پھول کھل اٹھتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی نسبت سے ایمان والوں کے دل کھل اٹھتے ہیں۔

9۔ پیارے نبی ﷺ ایمان والوں پر اللہ کا احسان ہیں۔ آپ ﷺ کی توجہ کا نصیب ہونا اس کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

اس عاجز کو اس بیعت اور نسبت کی وجہ سے نبی ﷺ کی توجہ نصیب ہوئی۔ اپنے گھر میں نبی ﷺ کی جب توجہ نصیب ہوئی تو وہ عید الفطر کی رات تھی۔ آپ ﷺ نے جب توجہ فرمائی تو دِل زور، زور سے اللہ کا ذکر کرنے لگا اور جسم میں خوشی سے ناچنے کی سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ جو گھنٹوں تک رہی۔ یہ توجہ کیسے نصیب ہوئی۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا وہ عید الفطر کی رات تھی۔ چاندرات کی خوشی تھی۔ چاندرات کی خوشی میں، دفتر سے واپسی پر میں داتا صاحب کے دربار پہ سلام کرنے چلا گیا۔ چاندرات کی خوشی میں داتا صاحب سرکار نے توجہ فرمائی۔ خوشی خوشی گھر آیا۔ تو لافانی خوشی نصیب ہوئی۔ مجھے پتہ ہے۔ سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی ﷺ سے بات کی اور پھر آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی۔ حضرت سیّد علی الہجویری کی توجہ کیسے نصیب ہوئی۔
پیر محمد صادق ہاشمیؒ گیارہ سال تک مجھ جیسے گندگی کے کیڑے کو انگلی سے پکڑ کر چلاتے رہے۔ پتہ نہیں کتنی بار میرے گندے وجود کی بدبو نے آپ کو پریشان کیا ہوگا۔ لیکن آپ نے میری انگلی نہ چھوڑی۔ اور پھر وہ وقت آگیا کہ سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم ہوگئی۔
میں تمام مسلمان بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ حاصل کرنے کے لئے، پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ اور سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرلیں۔ ایسے ہی جیسے ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی تھی۔ اور جسے اویسی نسبت کہتے ہیں۔

# ہدایات برائے مریدین

(پیر و مرشد کے قلم مبارک سے)

۱۔تم زیارتوں پر جایا کرو اور ان کے لئے دعائیں مانگو۔منع نہیں
۲۔تم اپنے اوراد کا ذکر کسی سے نہیں کرنا ۳۔تم اپنا شجرہ کسی کو نہیں دکھانا
۴۔تم اپنے شجرے کا کسی سے ذکر نہیں کرنا ۵۔اور تم کسی کو اپنے تصور میں نہیں لینا
۶۔اور ذکر تک نہیں کرنا کہ کیا وظائف میرا ہے یا کہ نہیں مرشد پاک منع فرما گئے ہیں
۷۔تم نے کسی کو تصور کا طریقہ نہیں سکھانا۔

اگر تم مندرجہ بالا ہدایات کے خلاف چلے تو مرشد پاک بہت سخت ناراض ہوں گے اور قبلہ بابا مبارک تم کو نقصان دے دے گا۔

(سرکار نے یہ ارشادات اس لئے فرمائے کہ ایک کامل مرشد ہی اپنے ہر مرید کو اس کے ظرف کے مطابق وظائف بتا سکتا ہے، اور سرکار اب بھی بنفس نفیس ہر کام میں راہ نمائی فرماتے ہیں)

ان باتوں کا ضروری خیال رکھا کرو اور پرہیز گاری کرتے رہنا۔

اگر تم نے اپنے سینے کے حالات کسی کو بتائے تو قبلہ بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ خفا ہو کر تم سے سب کچھ سلب کر لیں گے اور پھر اس در سے کچھ نہیں ملے گا۔

سینے کے حالات ایسے چھپاؤ جیسا کہ عورت اپنے جسمی معاملات اپنے خاوند سے چھپاتی ہے۔ایسی ویسی بیماریاں ہوتی ہیں اور خاوند کو کہتی ہے کہ مجھے بیماری ہے۔

تم اپنی خواب کا ذکر کسی سے بیان نہیں کرنا اور اگر بیان خواب کا کیا تو پھر کبھی خواب نہیں آئے گا۔اور خواب پھر آئندہ نہیں دیکھو گے۔

تم نے مذہبی پارٹی (بازی) میں حصہ نہیں لینا۔

تم سیاسی پارٹیوں میں اٹھنا بیٹھنا نہیں اور حصہ بھی نہیں لینا۔

اگر مندرجہ بالا میں حصہ لیا تو کرامت کا حقدار نہ ہوگا۔پرہیز گار بنو اور پرہیز گاری ضروری ہے۔

(سرکار کے ان ارشادات کی تشریح اس کتاب کے باب 'فرقہ بندی اور اسلام' میں پڑھیے)

Marfat.com

جو صفت تم میں ہو یا نہ ہو اس کا دعویٰ نہ کرو۔

غرور۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ بے حیائی۔ غیبت۔ شہوت پرستی۔ حسن پرستی۔ لالچ۔ طمع۔ حرص سے بچتے رہو۔ ضروری ہے۔

کھانا کم کھانا۔ کم خواب۔ باتیں کم کرنا۔ یکسوئی میں رہنا۔ یعنی خلوت میں رہنا۔ کمالیت کی نشانی ہے۔ وقت بے وقت عام لوگوں کے ساتھ بیٹھنا عبادت اور فقیری نقصان ہے۔

مسجد میں بچہ مکتب (میں) اور قیدی جیل میں ہوتا ہے۔ مستی کرنا۔ فضول باتیں کرنا۔ بے گناہ گالی نکالنا۔ غیر عورتوں کے ساتھ تعلقات رکھنا۔ منافق کا کام ہے۔ آزاد رہنا۔ لوگوں کے ساتھ مل کر سوالات کا جواب دینا (فضول بحث کرنا) فقیری میں خلل ہوتا ہے۔ بلکہ عبادت سلب ہو جاتی ہے۔

اپنے آپ کو تمام دنیا سے ذلیل جاننا چاہیے۔

اپنے سینہ کے سلسلہ کو تمام دنیا سے وسیع اور افضل سمجھو۔

فرمان اپنے مرشد کا پکڑو۔ اپنے مرشد کے سوا دوسرے مرشد کو نہ جانیں۔ چاہے وہ غوث ہو۔ اپنا پیر ہی پیر ہوتا ہے۔ اپنے رہبر کے سوا دوسرے رہبر سے بات تک نہ کریں اپنے پیشوا کا بتایا ہوا دوسرے پیشوا کو نہ بتائیں۔ اور جو شکائت کرنی ہو اپنے مرشد کو بتائیں۔ خواب آئے تو کسی کے آگے اس کا ذکر نہ کریں۔ اپنے مرشد کے سوا دوسرے پیر کے پاس نہ جائیں۔ اگر جائیں تو کسی کے عرس وغیرہ پر یا کسی کا رتبہ سن کر۔ اور التحیات کی طرح یعنی دو زانو ہو کر بیٹھا کرو۔ اور ادب سے بیٹھو۔ اور اگر وہ پیر حکم کرے کسی کام کے لئے تو انکار نہ کریں۔

اے مرید و تمہاری بزرگی چھنی جائے گی۔ اپنے پیر و پیشوا کا حکم مانا کرو۔ اللہ پاک اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانا کرو۔ کسی دوسرے کی نہ سنیں۔

جس کام کو کرو پہلے ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ پڑھ لیا کرو برکت ہوگی۔

پس جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر یقین نہ کرے وہ خدا کی طرف سے کافر ہوا اور اسی طرح جو مرید ہو کر پیر صاحب کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی فرمانبرداری نہ کرے غلط راستہ اختیار کرے وہ منکر ہے کبھی بھی کامیاب نہ ہوگا

جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر نہ چلے وہ گنہ گار ہے اے میرے قیامت کے بھائیو بتاؤ اب کہاں جاؤ گے۔ اسی طرح بھنگ۔ چرس۔ مدھک چنڈو اور تمام تمباکو کی اشیاء اور شراب۔ برے کاموں کا

Marfat.com

خیال۔ یہ سب نشے برباد اور خراب اور ذلیل کرتے ہیں عزت والوں کو۔
'قبلہ کے بتائے ہوئے حرفوں کو دل میں جگہ دے اسی لئے پیشوا راہنما ہوتا ہے۔ غلط خیال چلے جائیں اور اچھے اچھے خیال دل میں جم جائیں۔' اور اپنے قبلہ وکعبہ کا تصور ایسے کرے جیسے کہ پاس ہی بیٹھے ہیں۔ وہی وقت یاد رکھے۔ کہ ہاتھ میں ہاتھ لیا تھا یا دیا تھا۔ اور اپنے پیر صاحب کی بتائی ہوئی باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔ پانچ وقت کی نماز ادا کریں اور تمبا کو کا نشہ نہ کریں۔

تصوف ایک کٹھن راستہ ہے۔ صوفی کی جان و مال وقف ہوتی ہے۔ وہ سارے جہان کا دکھ تو سہہ سکتا ہے مگر کسی سے اپنا دکھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ لوگوں کے غم میں تو شریک ہوتا ہے۔ مگر اپنے غم کا بوجھ خود تنہا ہی اٹھاتا ہے۔ وہ لوگوں کے سوال تو بارگاہ خداوندی میں پیش کر سکتا ہے۔ مگر اپنا سوال کسی بشر کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔

تم کسی کو اپنے سے برا نہ کہو۔ شاید وہ اپنی جگہ سچا ہو اور تم جھوٹے ہو۔
بھنگ وغیرہ نشہ پینے والوں کے لیے جہنم کی آگ میں جلنے کی وعید ہے۔
دین کا مغز یہ ہے۔ کہ مصیبت میں بھی نماز ادا کی جائے۔
تمہارا جمع کیا ہوا مال ہمیشہ نہ رہے گا۔
عیب ڈھونڈھنے والے اور طعنہ دینے والے کے لئے بربادی ہے۔
حلال رزق کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔
جو لوگ صحیح قول کی نسبت نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اس میں ان کی ناقص رائے کا قصور ہے۔
اگر تو شعلہ زن آگ کے خوف سے آیات قرآنی کی تلاوت کرے۔ تو ان کے ورد سے شعلہ زن آگ کو بجھا دے۔

حب درویشان کلید در جنت است۔ دشمنی ایشاں سزائے لعنت است
حیاتی مماتی ہمہ وقت ما۔ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

Marfat.com

# قصیدہ صادقیہ

(پیر و مرشد کے قلم مبارک سے)

محبت ہی کے باعث مجھے وصال الٰہی حاصل ہوا۔ کیونکہ محبت کا نتیجہ وصال ہے۔ جب وصال ہوا تو میں اس قابل ہو گیا کہ شراب (فیض الٰہی) کو طلب کروں۔ بعد از وصال میں ایسے نشے کا متحمل ہو گیا (جو میرا مقدر تھا) اور میرا حق تھا کہ میں اپنی شراب مقدر کو طلب کروں۔ وصال کے بعد ایک خاص استعداد حاصل ہوتی ہے۔ جو قبل از وصال نہیں ہوتی۔ جب مجھے وصال ہو گیا۔ تو میرا کاسہ دل' شراب فیض کا ظرف بن گیا۔ جس طرح (پانی) نشیب کی طرف جلدی جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شراب میرے طبعی مشن سے سیالکوٹ کی طرف دوڑتی ہے۔ اور اس لئے دوڑتی ہوئی آئی اور اس کو پی کر مست ہو گیا۔ اور میری مستی مخفی نہ تھی۔ اس کا مشاہدہ میرے احباب نے کیا۔ شراب پینے کے بعد جب مجھے بصیرت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ دیگر اقطاب اس نشہ عرفان سے نا آشنا ہیں۔ اس لئے میں نے خورہماں یا کہ بیاراں خوری کے سبیل سے تمام اقطاب کو دعوت دی کہ آپ ہی میرے رفیق طریقت ہیں۔ میری اتباع وتقلید کرو تا کہ آپ بھی میرے رنگ میں رنگے جاؤ۔ متقدمین کے آفتاب کمال غروب ہو گئے۔ مگر ہمارا آفتاب جلال' عزت وحشمت کے آسمان پر ہمیشہ درخشاں رہے گا۔

# ارشادات وعبادات
## (پیرو مرشد کے قلم مبارک سے)

ذکر و فکر

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی مردود شیطان سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں خود گمراہ ہو جاؤں یا میں گمراہ کیا جاؤں یا میں سیدھے راستے سے خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں۔ یا میں کسی پر ظلم کروں یا کہ مجھ پر ظلم کیا جاوے۔ یا میں کسی کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جاوے۔ خبردار اس ظالم شخص کو کہہ دو جو دلیر بنا ہوا ہے مجھ کو کمزور سمجھ کر اور اپنے حقیقی نگہبان سے نہیں ڈرتا۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعائیں مانگا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ تکبر میں میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل وخوار ہو کر۔

اے عظمت وجلال اور احسان واکرام کے مالک۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بانگ اللہ کی نگاہ کرم تری طرف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس کی مدد کے بغیر میسر نہیں ہے۔

بہت بہت شکر ہے اس اللہ کا جس کی عزت اور عظمت کی بدولت اچھے اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کی عظمت وجلال کے وسیلہ سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں ان کلمات کے ساتھ اللہ کا شکر ضرور ادا کرنا چاہیے۔ اس کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں اور وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

صبح وشام میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اسکی مخلوق کے ہر شر سے۔ میں سب کچھ سننے اور جاننے والے خدا کی پناہ لیتا ہوں مردود شیطان کے وسوسوں سے۔

وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا اور بڑا

Marfat.com

مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ہے۔ وہی تمام جہان کا بادشاہ ہے۔ بہت پاک ذات ہے۔ بے عیب ہے امن دینے والا سب کا نگہبان ہے۔ سب پر غالب ہے زبردست ہے۔ بڑائی کا مالک ہے۔ مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔ وہی اللہ سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا موجد ہے۔ ہر چیز کو صورت دینے والا ہے۔ اس کے لیے سارے اچھے نام ہیں۔ آسمانوں میں جو چیزیں ہیں وہ اس کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ پس تم اس کی پاکی بیان کیا کرو۔ جب تم صبح کرتے ہو اور جب تم شام کرتے ہو۔ اور اسی کے لیے حمد وثنا ہے آسمانوں اور زمین میں۔ اس کی پاکی بیان کرو۔ سہ پہر کو اور ظہر کو۔ اور وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ اسی طرح تم بھی مرنے کے بعد زمین سے نکالے جاؤ گے۔

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی بھی لائق پرستش نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے اور زندگی بخشنے والا ہے۔ زمین و آسمان، تمام کائنات کا قائم رکھنے والا، اور اس کا نظام چلانے والا ہے۔ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کر سکے۔ وہ سب کچھ جاننے والا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہونے والا ہے اور لوگ اس کے علم میں کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنا وہ خود چاہے۔

اللہ کے بہترین نام ہیں تم اس کو انہی ناموں سے پکارا کرو۔ اور ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ دو جو اسمائے خداوندی کے منکر ہیں۔ عنقریب ان لوگوں کو ان کے عمل کی سزا دی جائے گی۔

سر نیاز خم کرتا ہے تو گویا ہوتا ہے زبان سے

اس ذات کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے۔ تمہارا جس نام کے ذریعے جی چاہے پکارو۔ کیوں کہ اس کے لاتعداد بہترین نام ہیں۔ اللہ وہ ذات ہے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جب موذن اذان دے۔ تو جو کلمہ موذن کہے۔ ہر سننے والا وہی کلمہ دہراتا رہے۔ ایسا کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کی اذان کا جواب ساتھ ساتھ دیا کرتے تھے۔ یہ ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ جو کام نبیوں نے کیا ہے وہی طریقہ تم اختیار کرو۔

Marfat.com

اے میرے مریدو! جب تم کسی سفر میں ہو یا کسی گروہ میں بیٹھے ہو۔ تو بسم اللہ سے السلام علیکم ورحمتہ اللہ تک نماز دہرالیا کریں۔ بیٹھے بیٹھے فضول باتیں چھوڑ کر قیامت کا سامان تلاش کریں۔ قیامت نام ہے سخت دردناک دن کا۔ ڈرو پھر ڈرو اسی دن سے جس کی ایک رات ستر ہزار سال کی ہوگی۔

فرمایا اللہ تعالے نے قرآن پاک میں وَاَطِیْعُو اللّٰہ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْل ج

یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تا کہ تم بخشے جاؤ۔

روز اول سے کلمہ ہے جب کوئی بلند آواز سے کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وہی مسلمان ہوا۔ سننے والے کہیں گے کہ یہ مسلمان ہیں۔ شہادتوں سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جو کلمہ طیبہ کا ورد نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی سب سے پہلی بنیاد کلمہ طیبہ ہے۔ جب سے شریعت قائم دائم ہوئی سب سے پہلے کلمہ سکھایا گیا۔ کلمہ کے بغیر شک ہے کفر اور اسلام میں۔ ہر وقت پکارا کرو لا الہ الا اللہ

فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹ میں کوئی تکلیف ہو تو روزہ رکھ لیا کرو۔

جمعہ کا روزہ رکھنا نہایت ضروری ہے یہ چورن ہاضمہ کا کام دیتا ہے۔

## حقوق العباد

مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے پردہ کرے۔ ایک دوسرے کو ننگا دیکھنا کفر کے نزدیک ہے۔ کافروں کا مذہب بے حیائی کی اجازت دیتا ہے۔ اور اسلام میں کافر کو بے غیرت گنا جاتا ہے۔ مسلمان بچہ ہو یا بالغ، غیرت اور حیا اس کا لباس اول ہے۔

رہنما چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ا۔ والدین ۲۔ مسجد یا سکول کا استاد یا کسی اور کام کا استاد ۳۔ سسر ۴۔ پیر و مرشد جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیوے اور اللھم لبیک کہہ دے۔

بے ادبی ہرگز نہ کرو ان چاروں کی۔ یعنی والدین۔ استاد۔ ساس سسر اور پیشوا کی۔

جو جو (بھی) ان کا فرمان ہو۔ بجالاؤ۔ سر آنکھوں پر اور اسی کو فرمان رسول کہتے ہیں۔ انہی سے نیکی اور بدی کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم راضی ہے اچھائی میں۔ اور راضی نہیں ہے برائی میں اور بے حیائی میں۔

مکن غفلت، مکن غفلت، پیر فقیر کی خدمت، یتیم مسکین کی خدمت، والدین کی خدمت کرتے رہیں۔ ان کے سوال سے انکار نہ کریں۔ ان کا کہا مانیں۔ پہلے تم چھوٹے تھے اب

ہوشیار اور چالاک ہوئے۔ اور تمہارے دماغ آفیسر بن گئے۔ اور اب والدین کی باتیں تمہیں اچھی معلوم نہیں ہوتی ہیں۔ والدین نے جو احسانات تم پر کیے ان کا بدلہ ادا کرو۔ اور رشتہ دار کی بھی خدمت کرو۔ یہ تم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کر دی ہے۔ وَ مَا تَوْ فِیْقِی اِلَّا بِا للّٰہِ کے مصداق۔ جہاں تک ممکن ہو، ان کو ناراض نہ کریں۔ جب ماں باپ ناراض ہوئے۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ناراض ہوگئے۔ جب یہ سب ناراض ہوئے تو تم جہاں سے رد کر دیئے گئے۔ اور پھر نہ یہ جہاں رہا نہ وہ جہاں۔ تو بتاؤ پھر کدھر جاؤ گے۔ آگ ہی آگ ہے نارِ جہنم۔ پس تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً النَّصُوْحًا ط ہر وقت اللہ کے غضب سے ڈرتے رہا کریں۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہزاروں شہر اور پہاڑ تباہ و برباد ہو گئے طوفان اور زلزلے سے۔ اسی طرح ہم کو بھی تباہ و برباد ہونے کا خوف رکھنا چاہیے۔

جب کوئی کسی کا قرض دار ہو جائے تو وہ مجبوراً چھپتا پھرتا ہے اور ڈر ہوتا ہے اتنا روپیہ کہاں سے لاؤں اور کیسے ادا کروں ایسا نہ ہو کہ مجھے گولی ماری جائے یا ڈنڈوں سے مارا جاؤں۔ تو وہ اس خوف سے بھاگتا پھرتا ہے اسی طرح اللہ پاک کے غصے سے ڈرتے رہا کرو۔ سب کچھ اسی کا بنایا ہوا ہے۔ مثلاً فصل، بوٹے، پہاڑ وغیرہ جن پر زندگی کا انحصار ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ پاک غصے میں آ کر ہر ایک کو برباد کر دیں۔ اور ہم بھی بیچ میں اپنا نام و نشان مٹا بیٹھیں۔

پہلے کوئی بہت سا سامان تیار کرتا ہے خوشی خوشی سے۔ پھر بیوی یا کسی رشتہ دار کی باتوں پر غصہ کھا کر سب سامان کو جمع کر کے تیل ڈال کر آگ لگا دیتا ہے۔ اسی طرح سب کچھ تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ خدا کا کچھ نہیں بگڑتا فقط انسان کی ہر چیز تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ جس پر خدا قہر دان ہو جائے اسے مانگنے سے بھی کوئی چیز نہیں ملتی اور کئی ایک لوگ گالیاں بھی دیتے ہیں۔

ڈرو پھر ڈرو بار بار ڈرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہر جگہ ہے اور اس کا رسول ﷺ تمہاری داہنی طرف ہے۔ اس لئے داہنی طرف تھوکنا منع ہے۔ اور یہ پرلے درجے کی بے ادبی ہے۔ علماء کا قول ہے۔ کہ انسان کے دائیں طرف جنت ہے اور بائیں طرف دوزخ ہے۔ ڈرو پھر ڈرو خدا سے۔ ہر وقت استغفار پڑھا کرو۔ انسان اکثر خطا وار ہے اپنی خطاؤں کو یاد کر کے زندگی میں گذران رہے۔ اکثر اللہ تعالے بخشنے والا اور جاننے والا اور سننے والا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط

یہ دنیا فانی ہے۔ جو یہاں آیا اس نے بہر حال جانا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے

ساتھ نیک اعمال کی پونجی لے گئے۔ اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے پیچھے نیک اولاد یا صدقہ جاریہ کے نیک کام چھوڑ گئے۔

یاالٰہی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل ہم عاجز گنہ گاروں پر ایسی برکت و رحمت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر و خوف و خطر، اور آفتوں سے نجات مل جائے۔ اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں۔ اور جس کی بدولت ہمارے تمام گناہ معاف ہو جائیں۔

اے مساکین پر رحم فرمانے والے ہم پر بھی رحم فرمایئے۔

اے علی (کرم اللہ وجہ) میری مدد کیجئے۔ اور اے خدا میں جو علی (کرم اللہ وجہ) سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تری رحمت، تیرا احسان، تیرے جود و سخا کے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔

اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

## نشہ حرام ہے

سگریٹ۔ حقہ۔ افیون۔ چرس۔ چنڈو۔ گانجہ۔ مدھک۔ بھنگ۔ شراب۔ اور ہیروئن۔ یہ سب نشے والی چیزیں زنا کاری میں شامل ہیں۔ ایسے کام کرنے والوں کو قیامت کے دن دیدار محمد ﷺ نہ ہوگا۔ چاروں اماموں حضرت امام اعظم۔ حضرت امام شافعی۔ حضرت امام مالک۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔ کہ نشہ کرنے والے۔ جوا کھیلنے والے۔ سود لینے والے۔ چغلی اور بخیلی کرنے والے۔ بغض کرنے والے۔ یہ سب شریعت کے دائرہ کے باہر ہیں۔ یہ لوگ غیر شرع ہیں۔ یہی لوگ کفر کے نزدیک ہیں۔

برے کاموں کے نام برے ہوتے ہیں۔ غصہ۔ کینہ۔ قرض۔ چغلی۔ بخیلی۔ کسی کی چھپ کر باتیں سننا۔ وعدہ کر کے پورا نہ کرنا۔ برے خیال سے دوستی رکھنا۔ ایسی سب بری باتوں سے خدا اور رسول ﷺ۔ بزرگانِ دین۔ پیر و پیشوا تنگ ہوتے ہیں۔ ایسے برے کام نہ کریں۔

مکن توبہ۔ مکن توبہ۔ توبہ کر توبہ کر

افسوس مجھے یہ ہے۔ کہ یہ لوگ کفار کی سی عادتیں پوری کرتے ہیں پھر اپنی زبان سے یہ اقرار کرتے ہیں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؁ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

## بت پرستی

جو لوگ پتھروں کا بت بنا کر خدا مانتے ہیں وہ بت پرست ہیں

Marfat.com

بالکل ہمارے مسلمانوں میں بھی بت پرستی ہے۔

جیسے کہ 'چرس' جیسے کہ 'افیون' جیسے کہ 'سگریٹ' جیسے کہ 'مدھک' جیسے کہ 'ہیروئن' جیسے کہ 'رنڈی بازی' جیسے کہ 'تاش' جیسے کہ 'چوری۔ ڈاکہ' جیسے کہ 'دھوکا بازی' جیسے کہ 'وعدہ پورا نہ کرنا' جیسے کہ 'کم تولنا' جیسے کہ 'جھوٹ بولنا' جیسے کہ 'لعنت بھیجنا' جیسے کہ 'قتل و غارت' وغیرہ وغیرہ

یہ سب عیوب بت پرستی میں شامل ہیں

رشتہ پیر طریقت

وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِی اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط امابعد فَا اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ ا لشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ ط

خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنے والے سب بھائی بھائی ہیں۔ شریعت کا پکا رشتہ ہے۔ رہا یہ ان میں بھی دو قسم کے رشتے ہیں۔ پہلا رشتہ یہ ہے جس کو عام دنیا محبت اور پیار بھی کہتے ہیں۔

حضرت قبلہ پیران پیر کے حسن علم اور رحم اور مہربانی سے راستہ سیدھا دیکھنا اچھے آدمی کا کام ہے۔ شیخ صبر شکر لے کر ایک مقام پر بیٹھے رہتے ہیں۔ اور طلبگار تلاش میں رہتا ہے۔ تم مسلمانوں سے جو چہرہ قابلیت پر عاشق ہوتا ہے۔ (اسے) اگر سینے سے لگا لیا تو سبحان اللہ۔

جب پیر و مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا تو پھر گلہ کیا۔ ملے یا نہ ملے اپنے قول و قرار پر قائم رہے۔ کیونکہ وہ خود رہنما کو پسند کیا۔ آتا جاتا رہے اور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ط کا قائل ہو جائے۔

اور حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظوں کو سونے کی تار میں پرو لیا ہوگا اس لحاظ سے ضرور قبلہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم گنہ گاروں کی بخشش کی سفارش کی ہوگی حضرت قبلہ حیات رحمۃ اللہ علیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقطہ چینی کرتے ہیں پاکی ناپاکی کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ندا دیں گے

'تم سب بھائی بھائی ہو۔ ہمارا تمہارا رشتہ دنیاداروں سے علیحدہ ہو چکا ہے جبکہ دل نے تسلیم کیا یعنی پسند کیا مرشد قبلہ حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق بنیں اور ہاتھ میں ہاتھ لیا۔ اسی طرح قبلہ کے

Marfat.com

قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں ہم سب بھائی انہی کے عشق میں مریں گے اور جو جو فرمان پہلے سے ہوا (اس کو ادا کریں گے) اسی کا نام فرماں برداری ہے۔

اس سلسلہ نقشبندیہ پر چلنے والوں کو نگاہِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتی ہے۔ نورِ خدا نگاہ ملی حضرت آدمؑ کو۔ نگاہِ نور ملا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ اور درود شریف پڑھنے سے نگاہیں ملتی ہیں امت کو۔ پھر کیوں نہ پڑھیں۔ الصلوة و السلام عليك يا سيّدى يا رسول الله

مصیبت پڑے جب تو درود پڑھو
یہ اک دوا ہے لاکھوں بیماریوں کی

درود و سلام نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول و آخر روز میثاق حشر نشر سنتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک نورمن نور اللہ کا ورد زبان پر ہے۔ ذکر فکر یادِ الٰہی ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دل میں رہے۔

جو دم غافل سو دم کافر
(پیرومرشد محمد صادق بقلم خود)

Marfat.com

# نمازِ پنج گانہ

(پیرو مرشد کے قلم مبارک سے)

نماز کسی حالت میں بھی قضا نہ کیا کرو۔ چاروں امام صاحبان کا قول ہے۔ تم میں سے کوئی بیمار ہے تو اشاروں سے نماز ادا کرے۔ اگر مسکین غریب ہے تو اس کے پاس کپڑے نہیں تو برہنہ اور بالکل ننگا ہی نماز ادا کرے۔ یہ وجود خدا کا ہے اس کا اپنا نہیں تمام اعضاء اللہ پاک نے بنائے ہیں۔ مگر ننگا ہو اس کو صرف اللہ دیکھ سکتا ہے۔ اور کوئی نہ دیکھے یعنی ایسا شخص کسی بند کمرے میں نماز ادا کرے۔

یہ نماز جو وہاں بنے گی میوؤں کا باغ۔ ادا کرو نماز ادا کرو نماز ادا کرو نماز

اگر وضو ہے تو دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد ادا کرے۔ اگر وضو نہیں ہے تو وضو کر کے یہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ کہے میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد حاضر اس وقت کے منہ طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر پڑھ کر نماز شروع کرے اور ختم کر کے سلام پھیرے۔

نماز پنج گانہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ ط اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ ط اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ لا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ لا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ع آمین ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ ج لَمْ يَلِدْ ۝ لا وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ لا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ع (یا کوئی اور سورت پڑھے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہہ کر رکوع میں جائے۔ اور تین دفعہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور پڑھے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط رَبَّنَا لَكَ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ ط پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر سجدے میں جائے اور تین بار پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر سجدہ سے سر اٹھائے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر دوسرا سجدہ بھی اسی طرح ادا کرے اور پھر دوسری رکعت۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَ کَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَا دِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ○اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ○

اگر نماز دو رکعت ہو تو درود شریف پڑھ کر نماز پوری کرے اور اگر نماز تین یا چار رکعت کی ہو تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر کھڑا ہو جائے اور باقی نماز پوری کرے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَ اھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط○

دعاء

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِیَّتِیْ ق صلے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَالِوَ الِدَیَّ وَ لِلْمُؤْ مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ ○

دعاء بعد از نماز

ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کے یہ دعا مانگے۔ یا اللہ میرے والدین اور جد پشت کو بخش دے۔ اور تمام گناہ برکت اس نماز کی بخش دے۔ تندرستی بخش دے اور ہر مصیبت سے بچا۔ اور قید و ظلم سے میری جان آزاد کر۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارِ ○اور پڑھے۔
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِیَّتِیْ ق صلے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَالِوَ الِدَیَّ وَ لِلْمُؤْ مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ○ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ بِرَحْمَتِكَ یَآ

Marfat.com

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥اور منہ پر رحمت کا ہاتھ پھیر لے۔اس کے بعد پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

## نماز تہجد

نماز عشاء کے بعد نماز تہجد ادا کرنی ضروری ہے۔

نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں اس نماز کی دو رکعت نماز تہجد حاضر اس وقت کے منہ طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہہ کر نماز نیت لے اور اس طرح پڑھے۔پہلی رکعت میں ایک دفعہ قل شریف۔دوسری رکعت میں دو دفعہ قل شریف پڑھ کر سلام پھیرے۔پھر دو رکعت نیت کرے۔تیسری رکعت میں تین دفعہ قل شریف دہرائے۔اور چوتھی میں چار بار دہرائے قل شریف۔اسی طرح ایک ایک بار زیادہ کرتا جائے قل شریف کو۔منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

ہر انسان کو کھانا کھا کر الحمدللہ کہنا ضروری ہے۔اللہ ہی پالنے والا ہے۔ہر ایک انسان اس کا شکر ادا کرے۔

اے لوگو جو کھانا پینا بخشتا ہے۔اس کا شکر ادا کریں۔اسی طرح پانی پینے پر بھی۔شکر ہے اے خدا تیرا پانی پیا شراباً طھورا۔

اسی طرح صبح ۳ بجے وضو غسل کر کے تہجد ادا کر کے درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر تصور کرے۔اور پھر ۲ رکعت سنتیں ادا کریں اور ۲ فرض نماز فجر کے وقت با جماعت ادا کریں اور ۳ دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پڑھ کر دعا مانگیں۔اور پھر چلتے پھرتے تصور کر کے اَللّٰہ اَللّٰہ دل سے پکارا کریں۔اسی طریقے سے نماز ظہر۔نماز عصر۔نماز مغرب اور نماز عشاء ادا کرنے کے بعد ہر نماز میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں۔اور تصور بھی لیں۔دعا مانگ کر ۳ بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پڑھ کر اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے مسجد کے باہر نکلیں۔پھر جہاں جانا ہو چلے جائیں۔

## نماز تہجد کا ایک اور طریقہ

صبح ۳ بجے اٹھ کر پہلے وضو کریں۔بعد میں غسل کریں پھر کپڑے پاک صاف پہنیں۔پہلا وضو غسل کا ہوا اور دوسرا غسل نماز اور وظائف کا ہوا۔پہلے تہجد شروع کریں۔دو،دو،رکعت کی نیت باندھیں اور ہر رکعت میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں۔اسی طرح بارہ رکعت پوری کر کے پھر درود شریف ہزارہ ۱۱ بار تسبیح پر ورد کریں۔۱۱ بار ورد کر کے تصور کرنا چاہیے۔قبلہ عالم کے بتائے

Marfat.com

ہوئے کام پر پورا پورا عمل کرنا چاہیے۔ان کی نصیحت کو نہ پکڑا تو فرشتے نامہ اعمال میں گناہ درج کر دیں گے دونوں جہان دین و دنیا کے کام تباہ و برباد ہو جاوینگے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط بعد نماز عشاء ۳۳،۳۳ بار ورد کریں۔

## نماز جنازہ

(پیرو مرشد کے قلم مبارک سے)

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان پر ہر مسلمان کے چھ حق ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے۔کہ ہر مسلمان اپنے مرحوم مسلمان بھائی کے جنازہ میں شریک ہو۔ نمازہ جنازہ کی ترکیب ہے۔

نیت کی میں نے نماز جنازہ کی ساتھ چار تکبیرات کے۔ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے۔دعا واسطے اس میت کے۔اور درود واسطے رسول اللہ ﷺ کے۔پیچھے اس امام کے۔منہ طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط۔اور سر کو ذرا سا اوپر اٹھا کر اشارہ کریں۔پھر پڑھیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰے جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُ كَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

اسکے بعد سر کو ذرا سا اوپر اٹھائیں اور کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط یہ دوسری تکبیر ہے۔اس کے بعد یہ درود پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰے آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰے اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰے آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اس کے بعد سر کو اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہیں۔یہ تیسری تکبیر ہے۔پھر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط پھر سر سے اشارہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہے۔پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ط کہہ کر منہ پھیر لے اور داہنا ہاتھ چھوڑ دے۔پھر بائیں طرف منہ پھیر لے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ط کہہ کر بایاں ہاتھ چھوڑ دے۔

پھر کھڑے ہو کر وہیں میت کے لئے دعا مانگیں۔ایک دفعہ الحمد شریف اور تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر بخشیں۔بعد میت کو اٹھا کر لحد میں اتاریں۔اور دفنا دیں۔مٹی کے ڈھیلوں

پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر میت کے سر کی طرف رکھیں تا کہ گناہ معاف ہو جاویں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر ایک دفعہ الحمد شریف اور تین دفعہ سورہ اخلاص اور جو کچھ کسی کو یاد ہو پڑھ کر میت کو بخش دیں۔ اور چالیس قدم چل کر قبرستان کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ سورہ فاتحہ اور گیارہ دفعہ سورہ اخلاص پڑھ کر بخش دیں۔ تا کہ فرشتوں کے سوال جواب میں آسانی ہو۔ اس کے بعد مرحوم کے وارثوں سے اجازت لے کر جدھر جدھر کسی نے جانا ہو جا سکتا ہے۔ اور السلام علیکم کہہ کر رخصت ہو جائیں۔

Marfat.com

# وظائف
## (پیر و مرشد کے قلم مبارک سے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط کا ورد ہر وقت جاری رکھیں۔اس کے پڑھنے سے دونوں جہاں اچھے ہو جاتے ہیں۔یہ ذکر فکر ہر ایک ذکر سے افضل ہے۔پاک ہے وہ ذات اور اسی کے لئے صفت ثناء ہے۔عشاء کی نماز کے بعد ایک تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ o کی کرلیا کرو اگر بیکار ہو تو کام ملے۔اگر کام یا کاروبار نہیں چلتا تو اس کی برکت سے چلنے لگے گا۔

قلب کی صفائی کے لئے ظہر کی نماز کے بعد یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ گیارہ بار پڑھ لیا کریں

جب کبھی خدانخواستہ کوئی مشکل یا پریشانی بڑھ جائے تو یہ پڑھ لیا کریں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۳ بار صبح اور ۳ بار شام حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o پڑھ لیا کرو۔

جب بندہ سات مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o پڑھتا ہے تو خداوند تعالے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ بے شک بندے کی کفائت کروں گا چاہے اس نے یقین سے پڑھایا بے اعتباری سے۔

اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اپنے فضل و کرم سے اس کو امیر بنا دے۔تو اس کو چاہئے کہ دن رات میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o چار سو پچاس بار پڑھا کرے امیر ہوگا۔

اگر چاہے دنیا تسخیر سب میری ہو جائے اور خلائق عالم رجوع ہو جائے تو یہ آیت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ o ۴۵ دفعہ ہر نماز کے بعد پڑھے عجیب حال مشاہدہ کرے گا۔درود ہزارہ کی تین تسبیح تہجد کے بعد کرلیا کریں ۳ دفعہ پڑھ کر زہر باد کو دم کیا کریں اور مریض کو بتائیں کہ کالی زیری رگڑ کر زہر باد پر باندھیں اور تیل سے مالش کریں انشاءاللہ مرض تین دن میں جاتا رہے گا۔

اگر کسی کے گلے میں ہنجیر ہو تو یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا اَللّٰہُ سات دفعہ پڑھ کر دم کرے بفضل رب العالمین سات دن میں مرض دفع ہوگا۔

برائے حب اس کا ورد کریں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ لا اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا لا وَّ اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ o

برائے امداد غیبی۔ سورہ مزمل چالیس روز پڑھے۔ گیارہ دفعہ روزانہ۔ جو کوئی اس کا عمل کرے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی غیب سے طرح طرح مدد کرے گا۔

دوکانداری کے لئے کسی کپڑے پر لکھ کر دکان پر لگائے بکری ہوگی

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ o یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ط

برائے بینائی آنکھ:

لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ ز وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ج وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ o

برائے زیادتی ذہن: ان آیات کو لکھ کر قرآن کے سبق میں رکھیں یا کہ کتاب میں رکھیں جہاں اس کا سبق ہے۔ تو جلد یاد ہوگا۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o

سورہ بنی اسرائیل کو لکھ کر دھو کر پلا دے زبان کھل جائے گی۔

ترقی علم کے لئے یہ دعا پڑھیں رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o لا وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ o لا وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ o لا یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ o صلے

شیر یا کتا یا کسی اور درندہ سے ڈرے تو یہ آیات پڑھے

وَکَلْبُھُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ ط

الحمد شریف ہر بیماری کے لئے شفاء ہے

قل شریف، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اور الحمد شریف سوتے وقت پڑھ کر سویا کریں۔ سوائے موت کے ہر آفات سے امن میں رہے۔

برائے مرگی: سورہ بقرہ کا ورد کیا کریں

برائے ادائیگی قرض: جو کوئی قرض دار ہو ۳۳ بار سورہ آل عمران پڑھا کرے قرضدار نہ ہوگا۔

جو کوئی فاحشہ عورت کو سورہ النساء ۷ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے تو وہ صحیح راستے پر آجائے۔

ہر قسم کے بخار کے لئے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o تین دفعہ چینی پر دم کر کے بخار

Marfat.com

والے کو کھلائیں جب کسی کا کوئی گم ہو گیا ہو۔ کوئی آدمی و لا الضالین تک الحمد شریف پڑھ کر اس کا نام لیں۔ تین رات ایسا کرنے سے وہ واپس لوٹ آئے گا۔

زہر باد اور چندری کے لئے: اگر کسی کو زہر باد ہو جائے مٹی کا گارا تیار کریں اور درود ہزارہ تین دفعہ پڑھ کر دم کرے اور گارہ اوپر لگادے۔ درود ہزارہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ ؀

ترکیب ختم خواجگانِ نقشبند رضی اللہ عنہم

پہلے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ برائے ارواح پاک حضرت خواجہ خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ سرہم پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ دعا مانگیں۔

خداوندا بحضرت جلال تو باز گشتیم توبہ کردیم از ہر گناہ و بدی سہو و بیکاری خطا و غفلت کہ از ما گذشتہ است از زمان مکلف تا ایں دم دانستہ یا نادانستہ از ہمہ باز گشتیم توبہ کردیم بصدقِ دل می خوانیم اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ازاں بعد الحمد شریف مکمل معہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات مرتبہ

درود شریف اللھم صل علیٰ محمد و آلہ وسلم ۱۰۰ مرتبہ

پھر سورہ الم نشرح مع بسم اللہ شریف ۷۹ مرتبہ۔ پھر سورہ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پھر الحمد شریف سات مرتبہ پھر درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔

آخر میں مندرجہ ذیل دعائیں گیارہ گیارہ مرتبہ یا بہ شرطِ فرصت ۱۰۰، ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں

۱. اللھم یا حل المشکلات
۲. اللھم یا کافی المھمات
۳. اللھم یا قاضی الحاجات
۴. اللھم یا دافع البلیات
۵. اللھم یا منزل البرکات
۶. اللھم یا مجیب الدعوات
۷. اللھم یا رافع الدرجات
۸. اللھم یا شافع الامراض
۹. اللھم یا مسبب الاسباب

Marfat.com

**۱۰. اللهم یا مفتح الابواب**

**۱۱. اللهم یا غیاث المستغیثین**

**۱۲. اللهم یا دلیل المتحیرین**

**۱۳. اللهم یا امن الخائفین**

**۱۴. اللهم یا ارحم الراحمین**

پھر یہ قطعہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند۔ المدد خواہم ز شاہ نقشبند

المدد یا خواجہ مشکل کشا ۔ ما ہمہ محتاج تو حاجت روا

پھر یہ رباعی تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو۔ شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ۔ آفریں بر دست و بر بازوئے تو

اس ختم خاجگانِ نقشبند کا ثواب بخدمتِ تاجدارِ مدینہ سرورِ دوعالم رحمۃ اللعالمیں خاتم النبین محمد مصطفٰے احمدِ مجتبٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کر کے جمیع حضرات خواجگانِ نقشبند واولیائے عظام جمیع سلاسل صوفیائے کرام وجمیع مومنین ومومنات بھیج کر حاجاتِ دینی ودنیاوی بہ خشوع وخضوع طلب کریں۔ ختم شریف باوضو پڑھیں

مجلس ختم شریف میں تا اختتام دوزانو ہو کر بیٹھیں دورانِ ختم شریف ہر قسم کی کلام سے پرہیز لازمی ہے حقہ سگریٹ پینے والے حضرات کو شریک نہ کیا جائے۔ سورۃ الم نشرح اور سورۃ اخلاص ایک ایک دانہ پر مع بسم اللہ پڑھیں۔

Marfat.com

# اخلاق عالیہ

(محمد دین کلیم قادری کے قلم سے)

حضرت پیر محمد صادق نقشبندی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا بیشتر حصہ مجذوبیت میں گذرا۔ اور مختلف حالات میں اللہ اللہ کرتے رہتے۔ صاحب جذب و استغراق بزرگ تھے۔ حالت جذب وسکر میں آپ ایسے الفاظ ادا کرتے تھے۔ جس کا مطلب حاضرین سمجھ نہ پاتے تھے۔ گرمیوں میں چودہ چودہ کوٹ زیب تن فرماتے اور سردیوں میں نہر میں کئی کئی گھنٹے گذار دیتے۔ پشتو۔ انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ اور عربی زبانیں جانتے تھے۔ آپ حنفی مسلک اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخمور رہتے تھے۔ سگریٹ حقہ ہر قسم کے نشہ سے نفرت کرتے تھے۔ کسی کی دل آزاری اور دل شکنی کی بات نہیں کرتے تھے۔

قد میانہ۔ بدن پتلا۔ رنگ سفید گندمی۔ تیکھی ناک۔ خوبصورت آنکھیں۔ اور انداز تکلم مشفقانہ تھا۔ مریدوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اور ان کے مصائب و تکالیف کا خیال رکھتے تھے۔ حقہ اور سگریٹ سے شدید نفرت کرتے تھے۔ اور اپنے نزدیک کسی بھنگی چرسی کو نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔

آپ کی شخصیت ایک ایسے ہیرے کی مانند تھی جس کے کئی پہلو تھے۔ اور ہر پہلو اپنی منفرد تاب رکھتا تھا۔ آپ ہر شخص کے سوال کا جواب ایسے رازدارانہ انداز میں دیتے کہ صرف سائل موصوف ہی سمجھتا تھا، باقی بیسیوں افراد جو وہاں موجود تو ہوتے تھے مگر یہ کلام ان کے فہم و ادراک سے بالاتر ہوتا تھا۔ آپ ہر شخص سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ کسی کی دل شکنی نہ فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر مرید یہ دعوی کرتا ہے۔ کہ قبلہ گاہی اس کے ساتھ جس کمال شفقت سے پیش آتے تھے وہ شاید ہی کسی اور کے حصے میں آئی ہو، یہی آپ کی شخصیت کا کمال تھا۔ انداز تکلم مشفقانہ اور لہجہ دھیما تھا۔ مگر جلالی کیفیت میں اس میں بجلی سی کڑک پیدا ہو جاتی تھی۔ انداز تکلم میں وہ بے نیازی تھی جو کسی فقیر کا خاصہ ہوتا ہے۔ آپ کسی کی امارت یا مرتبے سے خائف نہیں ہوتے تھے۔ آپ کے روئے مبارک میں وہ نور جھلکتا تھا جس سے تشنگان فیض کو طمانیت نصیب ہوتی تھی۔ چہرہ مبارک پہ وہ جلال تھا کہ شرارتی اور شر پسندوں کی قوت گویائی سلب ہو جاتی تھی اور وہ

Marfat.com

تمام تر قویٰ کے اجتماع کے باوجود لب کشائی پر قادر نہ ہو پاتے تھے۔ آپ ظاہری اور سستی شہرت کو ناپسند فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ دعویٰ پسند نہیں کرتا کہ میرے لاکھوں مرید ہوں۔ بلکہ میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میرے مریدوں سے کوئی بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو۔ اور حقیقتاً آپ کا یہ فرمان بالکل درست تھا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے کہا۔ کہ اگر اس کا فلاں کام ہو جائے تو وہ اتنے پیسے دے گا۔ آپ جلال میں آگئے اور فرمایا۔ مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر دولت میری خواہش ہوتی تو میں جس درخت کو ہاتھ لگاتا وہ سونا ہو جاتا۔

آپ بحث اور مناظرے سے پرہیز کرتے تھے۔ مگر سوال کا جواب دو تین جملوں میں دے دیتے تھے۔ اور سائل لاجواب ہو جاتا تھا۔ آپ کے جملہ کمالات کو سمجھنا ناممکن ہے۔ آپ کے کلام کا ہر لفظ پر مغز۔ ذومعنی اور معرفت کے اسرار سے لبریز ہوتا تھا۔ باوجود اس کے کہ آپ کسی دنیاوی سکول سے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ آپ ہر زبان جانتے تھے اور کئی علوم پر دسترس رکھتے تھے۔

آپ نہایت سخی اور فیاض تھے۔ سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کسی سائل کو خالی نہ لوٹاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میں خوش ہوتا ہوں ان ہاتھوں کو دیکھ کر جو سائل کا سوال پورا کرنے کے لئے ہلتے ہیں۔ دنیا میں جو ہم جمع کرتے ہیں وہ سب فانی ہے اور جو اللہ کے نام پر خرچ کرتے ہیں وہ باقی رہنے والا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے مجھے دو آیات اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط اور وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىO لا نے مالا مال کر دیا ہے۔ اور اب کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ میں نے اللہ کے بلند مقام سے ڈر کر نفس کو خواہش کرنے سے روک دیا ہے۔ پس جب خواہش ہی ختم ہو گئی تو ضرورت کس بات کی؟

آپ بڑے گوشت کو نہایت چاہت سے کھاتے تھے بسا اوقات اپنے ہاتھ سے خود کھانا تیار کر لیتے تھے۔ لاہور میں آپ کی گشت مغل پورہ سے صدر بازار تک تھی جو رات دن کی تھی۔ اکثر فارسی کلام بھی پڑھا کرتے تھے۔

# رازدیاں گلاں

اللہ کے پیارے نام سے جو بڑا مہربان نہائت رحم فرمانے والا ہے

اللہ کی ذات تمام تعریفوں کے لائق ہے وہی ذات اس لائق ہے کہ ہر لمحہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اللہ کا شکر ادا کرنے کیلئے نماز پڑھے نماز بھی تو اللہ کی تعریف اور شکر ہی ہے۔ قیام، رکوع، سجود، التحیات، سب اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو پہلے اللہ کی تعریف کرتے ہیں پھر شکر ادا کرتے ہیں پھر دعا کرتے ہیں جب رکوع کرتے ہیں تو اللہ کی تعریف کرتے ہیں جب ہم رکوع سے اٹھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں 'اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی' اور ساتھ ہی ہم کہتے ہیں 'سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' تو کتنی پیاری ترتیب ہے نماز کی۔ سجدے میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں پھر جب التحیات شروع ہوتا ہے۔ ہم کہتے ہیں 'سب آداب، سب نمازیں، سب نیکیاں اللہ ہی کے لئے ہیں' پھر ہم پیارے نبی ﷺ کا تصور باندھتے ہیں کہ وہ سامنے ہیں اور پڑھتے ہیں

**السلام علیك ایها النبی ورحمت اللہ و بر کاته'**

جس کا ترجمہ ہے

**یا نبی سلام علیك . صلو ات اللہ علیك**

پھر ہم اپنی سلامتی کی اور عباد الصالحین یعنی اولیاء اللہ کی سلامتی کی دعا مانگتے ہیں پھر دوسرا کلمہ پڑھتے ہیں اللہ کے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیج کر اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے والدین کے لئے دعا مانگتے ہیں اور کراماً کاتبین پر سلام بھیج کر نماز سے فارغ ہوتے ہیں

انسان پر واجب ہے کہ اپنے خالق و مالک کا ہر لمحہ مشکور رہے۔ اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام کے نذرانے بھیجتا رہے یعنی ہر لمحہ نماز میں رہے۔

اولیاء اللہ کی باتوں سے عظمت رسول ﷺ اور شان خداوندی کا اظہار ہوتا ہے۔ عظمت رسول ﷺ اور شان خداوندی کے سامنے انسانی عقل متحیر ہو کر رہ جاتی ہے اور انسان بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بے اختیار پکار اٹھتا ہے

میں کنہوں کنہوں دساں ایہ راز دیاں گلاں

Marfat.com

اس عاجز نے سرکار سے متعلق ایسی ہی راز اور محبت کی باتیں نقل کرنیکی کوشش کی ہے۔آئیں آپ محبت کی باتوں کو محبت سے سنیں۔

کوئی ایسا صاحبِ دل ہو کہ فسانہ محبت
میں اسے سنا کے روؤں وہ مجھے سنا کے روئے

ولائت کی پہچان

شریعت کے مطابق شریعت کی پابندی ہی ولی اللہ کی پہچان ہے۔ساتھ ہی حدیث قدسی سے الفاظ ہیں۔اولیائی تحت قبائی.میرے دوست میری قبا کے نیچے ہیں

اللہ کے پیارے ظاہری نمود نمائش سے اس طرح بے نیاز ہوتے ہیں کہ دنیاداروں کی نظروں سے چھپ جاتے ہیں۔تو پھر ولی اللہ کی پہچان کیسے ہو۔آئیں دربار کے ایک خادم عبدالغفور صاحب سے سنتے ہیں۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں۔یہ کوئی پچیس سال پہلے کی بات ہے۔جب یہ علاقہ اتنا آباد نہیں تھا۔دربار کے پاس سے گذرنے والی سڑک کچی تھی اور مغل پورہ پل پر ایک چائے کا ہوٹل تھا جو سلمان کے ہوٹل کے نام سے مشہور تھا۔میں ریلوے میں ملازم تھا۔ایک صبح میں کسی دوست کو دیکھنے کے لئے ہوٹل کی طرف گیا۔تو سرکار کو دیکھا سرکار نے لمبا سا کوٹ پہنا ہوا تھا اور فوجی بوٹ پہنے ہوئے تھے۔اور آپ ہوٹل پر چائے پی رہے تھے۔آپ نے ایک نظر میری طرف دیکھا تو میرے دل کو ایک کشش سی محسوس ہوئی۔ڈیوٹی پر دل نہ لگا آدھی چھٹی کے بعد میں آپ کی تلاش میں نہر کی دوسری طرف کیکر کے چھوٹے چھوٹے درختوں کی طرف گیا تو آپ ان میں بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا آ گئے ہو! تو میں نے کہا جی سرکار۔

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں۔کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصرِ روم کے لئے مکتوب گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا۔تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا وہ لوگ ایسے خط کو پڑھتے بھی نہیں جس پر مہر نہ ہو۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگشتری بنوائی۔گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں اب بھی جگمگا رہی ہے۔اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے۔محمد رسول اللہ۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں۔سرکار کی پہلی نظر کا حسن آج بھی میرے سامنے ہے۔جو مجھے نہیں بھول سکتا۔

نظروں کی یہ دوستی بہت عرصہ چلتی رہی۔اور ساتھ ہی آپ کے رتبہ کے متعلق میں تجسس میں مبتلا رہا۔ایک دن میں نے اپنے دفتر کے ایک بزرگ دوست سے پوچھا ولی اللہ کی پہچان کیا ہے۔

Marfat.com

انہوں نے کہا ولی اللہ کی پہچان یہ ہے کہ جب اس کے پاس درود شریف پڑھا جائے تو اسے پتہ چل جاتا ہے۔عبدالغفور صاحب کہتے ہیں۔ میں چھٹی کے بعد آیا تو سرکار کچی سڑک کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔سرکار نے کمبل اوڑھا ہوا تھا۔اس لباس کا پس منظر کیا ہے آئیں اسلام کی تاریخ میں چلتے ہیں سن ۹ ہجری میں غزوہ تبوک پیش آیا۔شام میں قوم غسان کے لوگ رومیوں کے بادشاہ ہرقل کو مسلمانوں پر حملے کے لئے اکسا رہے تھے۔کیوں کہ شام اس وقت ترکی کے زیر سایہ تھا۔اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا۔سفر لمبا تھا۔گرمیوں کے دن تھے۔ منافق مسلمانوں کو بددل کرنے کے لئے سرگرم تھے۔قرآن فرماتا ہے۔'یہ (منافق) کہتے ہیں گرمی میں مت نکلو۔آپ فرما دیجئے جہنم کی آگ اس سے سخت گرم ہے۔' زادِ راہ کی کمی تھی۔غریب مسلمان سواریاں نہ ہونے کی وجہ سے غمزدہ تھے۔قرآن فرماتا ہے۔'ان (اصحابہ رضی اللہ عنہم) کی آنکھوں سے غم کی وجہ سے آنسو بہتے ہیں۔' اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے جہاد کی ترغیب دی اور مسلمانوں سے مال واسباب فراہم کرنے کو کہا۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار سرخ نو سو اونٹ بمعہ اسباب اور سو گھوڑے دیئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان بارگاہ نبوت میں پیش کیا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اسلام کے لئے نچھاور کر دیا۔سیّد علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لائے تو آپ نے کمبل اوڑھا ہوا تھا۔سرکار نے بھی نقشبندیوں کے سرتاج حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبت میں کمبل اوڑھا ہوا تھا۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں کہ میں آکر سرکار کے پیچھے بیٹھ گیا اور درود شریف پڑھنے لگا۔ ابھی میں نے دو دفعہ ہی درود شریف پڑھا تھا کہ سرکار نے پیچھے مڑ کر دیکھا فرمایا پیچھے بیٹھ کر پڑھنے سے بے ادبی ہوتی ہے سامنے بیٹھ کر پڑھو۔

عبدالغفور صاحب کہتے ہیں۔میری عادت ہوگئی تھی کہ صبح گھر میں جلدی ناشتہ بنوا لیتا ڈیوٹی سے قبل جو ٹائم ملتا وہ بھی سرکار کی خدمت میں گذارتا۔عین جس وقت ورکشاپ کا گھنٹہ بجتا۔سرکار مجھے اشارہ کرتے میں اٹھ کر ڈیوٹی پر چلا جاتا۔سرکار فرمایا کرتے ،نوکری کریں تو ڈیوٹی پر وقت پر جانا چاہیے۔

عبد الغفور صاحب کہتے ہیں۔جب میری یہ حالت ہوگئی کہ جب میں ڈیوٹی پر جانے سے قبل بھی سرکار کی خدمت میں بیٹھا رہتا ڈیوٹی سے آکر بھی سرکار کی خدمت میں ہوتا تو میں نے اپنے دل میں سوچا کیوں نہ میں ڈیوٹی چھوڑ کر مستقل آپ کے پاس ہی بیٹھا رہا کروں۔

سرکار نے میرے دل کی بات جان لی فرمایا اپنی نوکری پوری کرنی ہے۔

# الف ثانی وجہ تسمیہ

سرکار نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ الف ثانی کیوں لکھا اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔اس کا حوالہ ہمیں میجر (ریٹائرڈ) محمد یونس خاں سے ملتا ہے۔میجر صاحب سے اس عاجز کی عرس شریف کے موقع پر ملاقات ہوئی۔تو میں نے محسوس کیا کہ انہوں نے نہ صرف قانون میں ایل ایل بی کیا ہے بلکہ سرکار سے انہیں بے انتہا فیض ملا ہے۔کتنا خوش نصیب گھرانہ ہے کہ ان کی بیوی بھی سرکار کی شیدائی ہے۔میجر صاحب جب سرکار سے بیعت ہوئے تو رجانہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں رہائش تھی لیکن اب ملتان میں رہتے ہیں۔میجر صاحب کی جب سرکار کے قدموں تک رسائی ہوئی تو اس وقت فوج میں صوبیدار تھے۔کہتے ہیں میں کسی کام لاہور،دل محمد روڈ پر اپنے ایک رشتہ دار کے پاس آیا جس کا نام اللہ داد ہے۔میں نے اپنے عزیز سے ذکر کیا کہ مجھے کسی ایسے مرشد کی تلاش ہے جسے دل کامل تسلیم کرلے۔اللہ داد نے ذکر کیا کہ یہاں نہر کے کنارے شیشم کے درخت تلے ایک بزرگ بیٹھتے ہیں میں بھی ان کے پاس آتا جاتا رہتا ہوں۔میں نے سوچا کہ مجھ میں اتنا علمی شعور ہے کہ میں کسی کو پرکھ سکتا ہوں تو مجھے وہاں پہ جانا چاہیے۔اسی زعم میں مبتلا اپنے عزیز کے ساتھ سرکار کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔

سرکار کچھ دیر باتوں میں مصروف رہے پھر اللہ داد کو مخاطب ہوئے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا تمہارا رشتہ دار لگتا ہے۔عرض کیا جی سرکار! سرکار پھر کچھ دیر دوسرے لوگوں کے ساتھ مصروف ہوگئے اور پھر اللہ داد کو فرمایا دور سے آیا لگتا ہے عرض کیا جی سرکار! پھر تھوڑے سے وقفے کے بعد اللہ داد سے فرمایا سرکاری آفسر لگتا ہے۔عرض کیا جی سرکار! سرکار نے وقفے وقفے سے سارے کوائف بیان کئے 'یہ فوج میں افسر ہے' 'یہ کوئٹہ سے آیا ہے' 'یہ تمہارا چچازاد بھائی ہے'۔

اس وقت اس عاجز کو بخاری شریف کی ایک حدیث یاد آرہی ہے۔اس حدیث مبارکہ کے شروع سے کچھ پڑھتے ہیں۔'حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔گویا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔پس کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لے کر اس کے ایک حصے میں وہ روٹیاں

Marfat.com

لپیٹ دیں ۔ انہیں میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور باقی دوپٹہ میرے اوپر ڈال کر مجھے رسول ﷺ کی طرف روانہ کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں میں انہیں لے کر گیا تو آپ ﷺ مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ارد گرد موجود ہیں ۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا تو رسول ﷺ نے فرمایا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے ۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا۔ کھانا دے کر۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا، ہاں ـــــــــــــ'

پیارے نبی ﷺ صحابہ کے اجتماع سے اپنی توجہ ہٹا کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ کی سرکار نے لوگوں کی طرف توجہ ہٹا کر صوبیدار صاحب کی طرف توجہ فرمائی ۔ پھر حضور ﷺ خود ہی بات کر رہے تھے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ، اثبات میں جواب دیتے جا رہے تھے۔ سرکار بات کر رہے تھے اور صوبیدار صاحب اثبات میں جواب دیتے جا رہے تھے۔ صوبیدار صاحب کہتے ہیں ۔ میں گم سم ہو گیا سرکار سے سوال کرنا تو کجا مجھ میں بولنے کی ہمت نہ رہی۔ سرکار نے کچھ دیر بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا آئے تو بہت آستینیں چڑھا کے تھے اب بولتے کیوں نہیں ۔ عرض کیا سرکار سوال کرنے کو کچھ نہیں رہ گیا۔ فرمایا سرکاری آفسر ظالم ہوتے ہیں نکل جاؤ یہاں سے ۔ عرض کیا اب نہیں جانا۔ سرکار نے چھڑی سے دھکا دیا فرمایا نکل جاؤ یہاں سے ۔ عرض کیا بالکل نہیں جانا۔ سرکار خاموش ہو گئے پھر سکون بھرے انداز سے ہاتھ ملایا اور فرمایا آج سے تم میرے مرید ہو۔

آپ نے دیکھا صاحب نظر کی نظر دل کے سمندر کی تہہ میں اتر جاتی ہے۔

میجر صاحب کہتے ہیں پھر میرا دل سرکار کا ہو گیا۔ فوج سے چھٹی لے آتا اور سرکار کے چھوٹے سے احاطے میں جھاڑو پھیر دیتا یا اور چھوٹے چھوٹے کام کر دیتا۔ میرے دل میں جو خیال کچھ دن گردش کرتا رہتا سرکار مختصر الفاظ میں اس کا جواب دے دیا کرتے ۔

میرے دل میں یہ خیال گردش کرنے لگا کہ سرکار نے مجھے پہلے دن ہی مرید کیوں کر لیا۔ سرکار نے فرمایا صوبیدار صاحب جس وقت تم دل محمد روڈ سے چلے تھے ہم نے اس وقت ہی تمھاری کھوپڑی کو اٹھا کر دیکھا تھا کہ اس میں علم ہے اور تمہیں مرید کرنے کا ارادہ کر لیا۔

میں صبح کے وقت آپ کی رضائی خشک کرنے کے لئے دھوپ میں ڈالتا اور اس میں سے خوشبو آ رہی ہوتی ۔ سوچتا یہ خوشبو کیسی ہے ۔ ایک دن شام کے وقت آپ کے پاس بیٹھا تھا۔

تو آپ نے فرمایا۔ صوبیدار صاحب کسی آیت کے پڑھنے کی خوشبو آتی ہو گی ۔

Marfat.com

صوبیدار صاحب لکھتے ہیں۔ میں آستانہ عالیہ پر حاضر تھا اور وہاں دیوار میں لگی تختی کو دیکھ رہا تھا۔ ’الف ثانی‘ کے لفظ پر غور کر رہا تھا۔ کہ۔ مجدد الف ثانی مغلیہ دور میں گذرے ہیں اور ابھی دو تین سو سال ہی ہوئے ہیں یہ سرکار کے نام کے ساتھ الف ثانی کیوں ہے۔ فرمایا صوبیدار صاحب! یہ طبعی عرصہ نہیں ہوتا بلکہ یہ روحانی عرصہ ہے مجھے اللہ نے دو ہزار سال قبل اور دو ہزار سال بعد کا علم عطا فرمایا ہے اس لئے میں الف ثانی کہلاتا ہوں۔

ایک صاحب کہتے ہیں، میرے بھائی کو سرکار نے 1970ء میں نقشہ بنا کر دکھایا کہ اس جگہ میرا مزار ہوگا۔ اس جگہ مسجد ہوگی اس جگہ کمرے ہوں گے۔ سب کچھ اسی طرح سرکار کے سالہا سال قبل بنے نقشے کے مطابق تعمیر ہوا۔ مسجد کی جنوب مشرق کی طرف جگہ، جہاں پانی کھڑا رہتا ہے، اس کے متعلق سرکار نے فرمایا کہ یہاں میرے پنگھوڑے لگا کریں گے، کبھی نہ کبھی، اللہ آپ کو زندگی دے، اللہ نے آپ کو توفیق دی تو آپ دیکھیں گے کہ جس جگہ کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا، وہاں پنگھوڑے ہی جھولتے ہوئے نظر آئیں گے۔

Marfat.com

## انوارِ صادقیہ

اللہ جس کو چاہتا ہے گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر عطا فرما دیتا ہے۔

سورۃ الانبیاء کا دوسرا رکوع ہے۔ اللہ کے رسولوں کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

'اور وہ کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے۔ وہ (اولاد سے) پاک ہے۔ بلکہ وہ (جنکو اولاد کہتے ہیں) اس کے عزت والے بندے ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے۔ اس کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے۔ اور جو پیچھے ہوگا اس سے واقف ہیں (جتنا اللہ چاہے) اور وہ سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو۔ اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔'

اللہ اپنے پیاروں کو آنے والے کل کا علم عطا فرماتا ہے۔

اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے خاص بندے اللہ کے فرشتوں سے افضل ہوتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا جب اللہ نے فرشتوں کے سامنے تخلیقِ آدم کا ذکر کیا تو انہوں نے بلا تامل اللہ کے سامنے انسان کی مستقبل کی کارگزاری کا نقشہ کھینچ دیا گویا انہیں آنے والے کل کی خبر تھی۔ فرشتوں کو کل کا علم ہے تو فرشتوں سے افضل انسانوں کی شان کیا ہوگی لیکن وہ اللہ کی ہیبت اور شان کے سامنے اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور یہ سنت ہے پیارے نبی ﷺ کی۔

اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا 'مومن کی فراست سے ڈرو یہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے'

آئیں قرانِ پاک کی سورہ آلِ عمران سے پڑھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا 'اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں تم کیا کھاتے ہو اور گھروں میں کیا جمع کرتے ہو' اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو یہ بصیرت عطا فرمائی۔ کہ وہ لوگوں کے احوال کو دیکھتے اور پھر انہیں مطلع فرمایا کرتے۔

اور اب سردار الانبیاء ﷺ کی شان دیکھئے۔ بخاری شریف باب الجمعہ کی حدیث ہے، 'حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے جو آپ نے تقسیم کرتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا، آپ کو یہ بات پہنچی کہ جنھیں نہ دیا وہ ناخوش ہیں، پس آپ نے اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا امابعد! خدا کی قسم میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا، وہ مجھے اس سے پیارا ہے جس کو مال

Marfat.com

دیا، میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھی، اور دوسرے لوگوں کو اس استغناء اور بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالٰے نے ان کے دلوں میں رکھی ہے، اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم اپنے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔' پیارے نبی ﷺ نے دلوں کی کیفیات کو ملاحظہ فرمایا۔

اور اب دیکھئے نبی ﷺ کے پیاروں کی شان!

میجر صاحب لکھتے ہیں، 'میں آستانہ پہ حاضر تھا کہ ایک شخص خربوزے لایا، اس وقت ایک تاج نامی شخص وہاں بیٹھا ہوا تھا، جس کے بارے میں، میں نے سن رکھا تھا کہ وہ سرکار کو کچھ عرصہ قبل تنگ کیا کرتا تھا، لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ جب یہ شخص چلا جائے گا تو پھر خربوزے کاٹ کر تقسیم کروں گا، کچھ دیر بعد پیر صاحب تشریف لائے، فرمایا صوبیدار صاحب! خربوزے کاٹو، میں نے کاٹ کر ایک پرات میں رکھ دیئے۔ فرمایا سارے بابا تاج کو دے دو۔ میں نے دے دیئے۔ جب وہ جی بھر کے کھا چکا تو فرمایا تقسیم کر دو۔ میں نے تقسیم کر دیئے۔ ملاحظہ فرمائیں آپ کی شانِ شفقت! میں نے جس سے نفرت کی آپ نے سارا لنگر اسے دے دیا اور میں جو مالک بنا بیٹھا تھا اسے ایک پھانک بھی نہ ملی' سرکار نے اپنے مرید کی دلی کیفیت کو پڑھا اور اس کی اصلاح کی،

میجر صاحب لکھتے ہیں۔ 1980ء کی بات ہے۔ میں فوج میں اور میرا بھائی پولیس میں ملازمت کے سلسلے میں فیصل آباد میں ایک ہی مکان میں رہائش پذیر تھے۔ میرے بھائی کی زوجہ محترمہ امید سے تھیں۔ وہ محکمانہ کورس کے سلسلے میں باہر تھے اور میں نے کسی بھی ہنگامی صورتِ حال سے نبٹنے کے لئے دو ماہ کی چھٹی لی کیوں کہ ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق کیس نارمل نہیں تھا۔ چھٹی کے تین چار روز ہی گذرے تھے کہ سرکار نے لاہور بلوایا۔ گھر والوں کی ناراضگی لے کر لاہور آ گیا۔ اکیس دن لاہور میں قیام کیا۔ بھائی اور بھابی کا بار بار خیال آتا کہ وہ کیا کہیں گے۔ میں نے ایک خط فیصل آباد لکھا کہ انشاءاللہ لڑکا پیدا ہوگا اور ہسپتال بھی نہ جانا پڑے گا۔ سرکار کی حاضری کی برکت سے اللہ نے گھر میں ہی بیٹا عطا فرمایا۔

ایک دن میں اپنے بھائی کے گھر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ کہ پیر و مرشد نے دِل کی بات پڑھ لی۔ چند ورق الٹے پھر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔ فرمایا پڑھو، لکھا تھا 'فقیر کے لئے ساری دنیا ایک نقطے کی مانند ہے۔' میں نے عرض کیا پڑھ لیا ہے مگر سمجھ نہیں آئی آپ نے فرمایا ہتھیلی آگے کرو میں نے ہتھیلی آگے بڑھا دی آپ نے بال پین کی مدد سے اس پر ایک نقطہ لگا دیا۔ اور فرمانے لگے' نظر

Marfat.com

آتا ہے۔' میں نے عرض کیا جی ہاں، پھر فرمایا' سارا نظر آتا ہے' میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ فرمانے لگے' اسی طرح فقیر کو ساری دنیا نظر آتی ہے۔ صوبیدار صاحب! دنیا کو دیکھنا ہے تو ایک جگہ بیٹھ کر دیکھو دنیا کے پیچھے بھاگو گے تو آگے والی نظر آئے گی مگر پیچھے والی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گی۔ آپ فکر نہ کیا کریں اللہ بہتر کرے گا۔'

دِل میں یہ خواہش مچلتی رہتی کہ پیر صاحب کو گاؤں لے چلوں۔ اکیسویں دِن میرے کزن جو لاہور میں ہی رہتے ہیں آئے۔ اس وقت میں یہی سوچ رہا تھا کہ پیر صاحب کو گاؤں لے چلوں۔ پیر صاحب نے میرے کزن کو مخاطب کر کے فرمایا خانصاحب آپ کے گاؤں نہ چلیں صوبیدار صاحب بھی کئی دِن سے یہی کہہ رہے ہیں۔ پیر صاحب نے میرے دِل کی بات جان لی حالانکہ میں نے ایک لفظ بھی زبان سے نہ کہا تھا۔ ہم شام کو ہی فیصل آباد گئے گھر پہنچ کر پیر صاحب سیدھے اس کمرے میں گئے جہاں بچہ پیدا ہوا تھا۔ اور بچے کو پیار کیا۔

میری والدہ نے پیر صاحب سے کہا۔' بابا جی میری بیٹی کا کوئی بیٹا نہیں دعا کریں اللہ اسے بیٹا دے۔' پیر صاحب نے کہا بے بے اندھیرا ہے اندر کا حال اللہ کو معلوم ہے۔ لڑکی ہو یا لڑکا۔ یہ اللہ کے کام ہیں میں کیا کر سکتا ہوں۔' والدہ صاحبہ دِل ہی دِل میں نہ جانے مجھے اور پیر صاحب کو کیا کہتی رہیں۔ اس دوران پیر صاحب کھانا تناول فرماتے رہے۔ کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے 'بے بے! کیا کہتی ہو صوبیدار صاحب کا پیر ٹھگ ہے۔' والدہ صاحبہ نے انکار کیا۔ والدہ صاحبہ نے انکار کیا۔ پھر فرمانے لگے مجھے تو ایسے ہی سنا ہے۔ میں ٹھگ ہی ہوں ساری دنیا ٹھگ ہے۔ ہر شخص کسی نہ کسی کو ٹھگ رہا ہے۔ میں کیا کروں لوگ مجھ سے اس چیز کا سوال کرتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہے۔ یعنی دنیا۔ میں کبھی داتا صاحب سے۔ کبھی چشتی صاحب سے۔ کبھی غوث الاعظم سے اور کبھی سرورِ کائنات ﷺ سے لوگوں کے لئے سوال کرتا رہتا ہوں۔ اللہ مجھے اور بڑا ٹھگ بنائے تا کہ میں لوگوں کے سوال پورے کر سکوں۔ تو صوبیدار صاحب کو طعنے دیتی رہے گی انشاء اللہ تیری بیٹی کے ہاں بیٹا ہو گا اس کا نام نجیب اللہ رکھنا کیوں کہ میرے دادا کا نام ہے۔ چند روز بعد اللہ نے کرم کیا بیٹا پیدا ہوا

اب آیئے کشف القبور کی طرف۔ بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے۔ فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور

Marfat.com

دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی۔ اور اس کے دو حصے کئے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گذار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔ جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

اور اب دیکھیں پیارے نبی ﷺ کے پیاروں کے کشف کی شان!

صوبیدار محمد یونس خاں لکھتے ہیں۔ سرکار میرے گاؤں قبرستان تشریف لے گئے۔ سرکار نے جمیع مسلمین کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر میری دادی کی قبر پر جا کر دعا فرمائی۔ تو فرمایا ’نیک عورت ہے قبر میں قرآن شریف پڑھ رہی ہے۔‘ دادی جان واقعی نیک خاتون تھیں۔ پھر سرکار نے میرے والد کی قبر پر دعا فرمائی۔ فرمایا ان کے لئے دعا کیا کرو یہ تنگی میں ہیں۔

والد صاحب تھانیدار تھے اور ان کا قبر میں تنگ ہونا بعید از قیاس نہیں تھا۔ پھر میرے دادا جان کی قبر پر گئے دعا فرمائی اور مزید کچھ نہ فرمایا۔ پھر فرمایا ’کیا اس قبرستان میں کوئی ولی دفن ہے۔‘ میں نے سامنے والی قبر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ اس کے بارے میں سنتے آرہے ہیں۔ کہ یہ کسی ولی کی قبر ہے۔ آپ اس قبر پر تشریف لے گئے۔ دعا فرمائی قبر کے گرد چکر لگایا اور فرمانے لگے ’قبر تو خالی ہے۔‘ بعد میں، میں نے اپنے تایا جان سے اس بارے میں تحقیق کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ قبر ایک نام نہاد چمٹی شاہ نے لوگوں سے نذرانے وصول کرنے کے لئے بنوائی تھی اور واقعی خالی ہے۔

اب آیئے عالم بیداری میں ملاقات کی طرف۔ فخر الرسل ﷺ نے عالمِ بیداری میں معراج کی رات متعدد انبیاءؑ سے ملاقاتیں کیں۔ صاحبِ خصائصِ کبریٰ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، میں نے عالمِ بیداری میں ستر سے زائد بار نبی ﷺ کی زیارت کی۔

ایک صاحب کہتے ہیں میں سرکار کے ساتھ داتا صاحب سلام کرنے گیا، سرکار اندر مزار کے پاس نہیں گئے بلکہ باہر ہوٹل پر چائے پی ایک بزرگ آئے آپ سے بات چیت کی اور آپ واپس ہو لئے۔ عرض کی سرکار، آپ سلام کے لئے اندر نہیں گئے، فرمایا وہ بزرگ جو میرے پاس بیٹھے تھے، وہی داتا صاحب تھے، یاد رکھیں وہ ہستیاں جو عالمِ بیداری میں اپنے دوستوں سے ملتی ہیں، وہ صرف ان مخصوص افراد کو نظر آتی ہیں، جن کے لئے اللہ کا حکم ہوتا ہے، عام انسان کو نظر نہیں آتیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ شوریٰ میں ارشاد فرمایا

’کسی بشر میں یہ طاقت نہیں کہ اللہ سے آمنے سامنے بات کرے۔ لیکن وحی کے ذریعے سے یا پردہ کی آڑ سے یا وہ اپنے (قاصد) فرشتہ کو بھیجے وہ اس کے حکم سے جو کچھ چاہے بشر کو پہنچا دے۔ یہ

Marfat.com

جو پردے سے آڑ والی بات اللہ نے ارشاد فرمائی تو پردے کی آڑ سے کسی مسلمان سے اللہ ڈائریکٹ بات بعد میں کرتا ہے پہلے پیر و مرشد ہی بات کرتے ہیں۔ایک مرید کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے پیر و مرشد سے اس بات چیت کو دوسرے لوگوں سے خفیہ رکھے۔

اسی لئے سرکار نے تاکید فرمائی کہ اپنے سینے کے حالات کو ایسے چھپاؤ جیسے عورت اپنے جسمی معاملات چھپاتی ہے۔

سینہ کا یہ سلسلہ اللہ کی بڑی عنائت ہے سرکار نے فرمایا' اپنے سینہ کے سلسلہ کو تمام دنیا سے وسیع اور افضل سمجھو۔'

ترمذی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے جس کا مفہوم ہے۔'اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ بندہ اپنی اطاعتوں سے میری قربت کو اس قدر ڈھونڈھتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔وہ کان بن جاتا ہو، جس سے وہ سنتا ہے۔وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔'

جس سماعت کو سماعت الٰہی کا فیض مل جائے جس بصارت کو بصارت الٰہی کا فیض مل جائے۔تو کیا شان ہو جاتی ہے۔میجر صاحب لکھتے ہیں۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فیصل آباد ڈیوٹی کے سلسلے میں تعینات تھا۔ایک روز گرمیوں کے موسم میں ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اپنی رہائش گاہ پر پہنچا وردی اتاری اور بیٹ مین سے کہا کوئی اچھی سی کیسٹ لگا دے۔وہ کوئی غزل گا رہا تھا میں نے کہا یہ کیا لگا دیا ہے۔ہم تو پہلے ہی بیزار ہیں اور یہ کیسٹ اور بیزار کر رہی ہے۔چنانچہ اس نے کیسٹ بدل دی۔نور جہاں نغمہ سرا تھی۔'سانوں نہر والے پل تے بلا کے۔۔۔' آواز کان میں آئی تو آستانہ عالیہ تصور میں گھوم گیا۔جو کہ بر لبِ نہر ہے۔مجھے اسی تصور میں نیند آ گئی۔

کچھ دنوں بعد آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔تو سرکار عالی مقام نے فرمایا۔'صوبیدار صاحب میرا ایک مرید باغبان پورہ میں رہتا ہے وہ بھی صوبیدار ہے۔اسکی بیوی کافی موٹی ہے۔وہ آج مجھے کہنے لگی۔'پیر صاحب کیا آپ گانا سنتے ہیں۔میں نے کہا ہاں!اس نے ایک کیسٹ لگا دی،وہ کوئی مرد غزل گا رہا تھا۔میں نے کہا کوئی زنانہ کیسٹ لگاؤ تا کہ دل پشاوری کرلوں۔اس نے ایک اور کیسٹ لگا دی وہ پتہ نہیں نور جہاں تھی یا لتا مینگیشتر۔آواز سریلی تھی مجھے نشہ سا آ گیا۔میں سو گیا میں نے نماز بھی نہیں پڑھی۔کیوں صوبیدار صاحب!ہوتا ہے نا نشہ عورت کی آواز میں؟'میں نے ذرا ماضی کے دریچے میں جھانکا۔چند دن ہی کی تو بات تھی پورا واقعہ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا

Marfat.com

دست بستہ معذرت کر لی پیر صاحب نے توفیقِ الٰہی سے میری تمام باتیں سن لی تھیں جب کہ سو میل دور جلوہ افروز تھے۔'

جب انسان کامل ہو جاتا ہے تو پھر اس کی نگاہوں کے سامنے سے پردے اٹھ جاتے ہیں۔اولیاء اللہ کے لئے زمان ومکان کا بعد کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ان سے دور، ان کا مرید کوئی بات سوچتا ہے،کوئی بات کرتا ہے تو اس کا انہیں کشف ہوتا ہے۔اتنا ہی کشف ہوتا ہے جتنا اللہ عطا فرماتا ہے اور اللہ کی عنائت کے کیا کہنے!

میجر صاحب لکھتے ہیں۔میں 1980ء میں کوئٹہ میں تھا۔یونٹ جب سالانہ مشقوں کے لئے چھاؤنی سے باہر گئی تو مجھے پسماندہ نفری کا انچارج بنا گئی۔میں نے لنگر کی مد میں تقریباً پندرہ سو روپے بچا کر جیب میں رکھ لئے۔یونٹ کے صوبیداروں نے آکر حساب مانگا تو اِدھر اُدھر کر کے پورا کر دیا۔جب پیر صاحب سے لاہور میں ملاقات ہوئی تو آپ فرمانے لگے۔'صوبیدار صاحب! میں پونا انڈیا میں فوج میں افسر تھا، میں لوگوں کا راشن بیچ کھاتا تھا، جب میرے افسر کو پتہ چلا تو اس نے مجھے کہا ہم نے تمہیں اس لئے افسر بنایا ہے کہ لوگوں کو ان کا حق دلاؤ نہ کہ خود کھا جاؤ۔' مجھے بات سمجھ آ گئی معذرت کر لی اور واپس جا کر ساری رقم یونٹ کے فنڈ میں جمع کروا دی۔

# شانِ وصال

بخاری شریف کتاب الجنائز کی ایک حدیث کے شروع میں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب غزوہ احد کا وقت آ گیا تو میرے والد ماجد نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا کہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے پیچھے کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اوپر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے۔

صوبیدار صاحب کہتے ہیں۔ ہم اکٹھے سرکار کے پیرومرشد قبلہ پیر حیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر گئے تو ایک مولانا صاحب نے تقریر کی جس سے دل کی تسلی نہ ہوئی۔ عرض کی سرکار اگلے سال عرس پہ اسکو بلائیں گے جو اولیاء اللہ کی کما حقہ شان بیان کر سکے۔ فرمایا
'اگلے سال نہ وہ ہوگا نہ میں ہوں گا' وہ کہتے ہیں۔ سرکار ہمارے گھر گئے۔ تو میری اماں سے فرمایا۔ بے بے مجھے ملنے لاہور آنا۔ عرض کیا۔ سرکار! رمضان شریف کے بعد آؤں گی۔ فرمایا۔ 'رمضان شریف کے بعد مجھے رونے کے لئے آؤ گی' اگلا سال نہ آسکا۔ رمضان شریف نہ گذر سکا کہ آپ سے محبت کرنے والوں کی چیخیں نکل گئیں
انسان تو رو ہی رہے تھے، سرکار کی پالی ہوئی بطخیں، اپنے منہ آسمان کی طرف اٹھا کر اپنے دکھ کا اظہار کر رہی تھیں۔ سرکار کی پالی ہوئی بلیاں قبر کی مٹی میں یوں لیٹ رہی تھیں، جیسے سرکار کے پہلو میں سو جانا چاہتی ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اپنے لخت جگر حضرت ابراہیم کے آخری وقت پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ آپ! فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک آنکھ بہتی ہے دل مغموم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔

سرکار ایک چھوٹے حجرے میں رہتے تھے جس کی اینٹیں کچی مٹی کی تھیں۔

ایک دنیاوی ذہن کی نظر میں کچی اینٹوں کے چھوٹے سے حجرے کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے۔ لیکن سرکار کا حجرہ پیارے نبی ﷺ کی سنت تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی وقف شدہ زمین پر ازواجِ مطہرات کے جو حجرے بنوائے تھے۔ وہ کچی مٹی کے تھے ان کی لمبائی دس دس ہاتھ اور چوڑائی چھ چھ یا سات سات ہاتھ تھی۔ دروازوں کے کواڑ نہیں تھے۔ ٹاٹ یا کمبل کے پردے لٹکے رہتے تھے۔ اور انہیں حجروں کے آداب پیارے رب نے مسلمانوں کو قرآن میں تعلیم فرمائے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے سفید کپڑا پسند فرمایا۔ فرمایا 'بہترین کپڑا جس میں تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں خدا سے ملو۔ سفید رنگ کا ہے۔'

ایک دوسری حدیث میں فرمایا۔ 'سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

راوی کہتا ہے۔ وصال سے کچھ دن پہلے آپ نے اپنی رہائش مبارک کے دروازہ پر فلیٹ کے سفید کپڑے کا پردہ لٹکایا، لوگ پوچھتے، سرکار آپ نے پردہ لٹکا لیا، تو فرماتے، ''یار جھاتیاں پیندیاں سی، اس لئی پردہ لٹکا لیا اے'' یہ تھی آپ کی سفر آخرت کی تیاری۔ اشارے آنے شروع ہو گئے۔ آپ نے متعدد چاہنے والوں کو بتایا تھا کہ وفات ایکسیڈنٹ میں ہوگی۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں صفائی کر رہا تھا اور سرکار کھڑے تھے اچانک ایک آدمی آیا اس نے سفید پاجامہ، سفید قمیض، کالی ٹوپی اور مکیشن ٹائپ جوتی پہنی ہوئی تھی۔ وہ چلتا چلتا سرکار کے قریب آ گیا۔ کہا 'مرنا حق دا راہ اے۔'

سرکار نے فرمایا: 'اسیں کئی دفعہ مرے آں تے کئی دفعہ زندہ ہوئے آں، اسیں مر کے وی زندہ آں'۔ آپ نے اپنی سائیکل لی اور چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے تو ساتھ اینٹوں کی ایک ٹرالی تھی ریت کی ٹرالی تھی اور دو بوریاں سیمنٹ کی تھیں۔ سرکار نے اپنی لحد مبارک کے سامان کا بندوبست خود فرمایا۔ آپ نے اپنی لحد مبارک کی نشاندہی پہلے ہی فرما دی تھی۔

تاریخ اسلام میں ہے۔ جنگِ بدر کے بعد جب شہداء کو دفن کیا جا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ قبروں کو ایک صف میں قرار دیں اور کوشش کریں کہ قبروں کی ظاہری حالت اچھی اور خوبصورت ہو۔

راوی کہتا ہے۔ سرکار اس کے بعد بڑا گوشت لائے۔ اور صاف کرنے کے لئے نلکے کی طرف لے گئے میں نے عرض کیا سرکار میں صاف کر دیتا ہوں فرمایا۔ 'پہلوان جی آپ نلکا چلائیں

Marfat.com

صفائی میں خود کرتا ہوں۔' صفائی کرنے کے بعد سرکار نے بڑا گوشت خود چولہے پر رکھا فرمایا پہلوان جی! ہانڈی کا خیال رکھنا ہم ابھی آتے ہیں۔ محمد جہانگیر کہتے ہیں سرکار نے جب کہیں جانا ہوتا تھا تو آپ کی سائیکل سڑک تک میں لایا کرتا تھا۔ اس دن سرکار آپ اپنی سائیکل سڑک تک خود لائے۔ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ موٹر سائیکل کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا۔ معمولی سی خراش آئی۔ اور لوگ آپ کو میو ہسپتال لے گئے۔ محمد جہانگیر کہتے ہیں۔ میں ہر جمعرات کی شام پھولوں کے پانچ ہار سرکار کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ اس جمعرات کو جب میں نے پھول پیش کیے تو سرکار میو ہسپتال بستر پر لیٹے ہوئے تھے آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ٹھیک ہو ناں! عرض کی ٹھیک ہوں۔ فرمایا بالکل ٹھیک ہو! عرض کی بالکل ٹھیک ہوں اگلی صبح مریدین آپ کو میو ہسپتال سے جنرل ہسپتال لے گئے۔ جہاں آپ نے جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

سرکار نے جب پردہ فرمایا تو' دن دسواں تے رات یارہویں سی'

سرکار آج بھی زندہ ہیں، اللہ فرماتا ہے: 'اللہ تعالیٰ کی راہ میں وفات پا جانے والوں کو مردہ تصور بھی مت کرو۔ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ نے جو انہیں عطا کیا ہے۔ اس پر خوش ہیں اور جو ان سے ابھی نہیں مل پائے ان کے لئے بشارتیں دیتے ہیں۔' اللہ کی راہ میں جان دینے والے ایک الگ ہی شان رکھتے ہیں۔ جس کا ایک دنیاوی ذہن رکھنے والے انسان کو تصور کرنا ہی محال ہے۔

اللہ تا قیامت آپ کی شان کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

## واہ واہ سندر چشماں یار دیاں
(پیر و مرشد کے قلم مبارک سے)

ایہہ سخیاں دا سردار سیو ہر ایک دا غم غوار سیو
ایہہ میرا ہے دلدار سیو میں واری سوہنے یار دی آں

سیو پیر کیسا سوہنا اے اے سوہنا دل دا موہنا اے
ایسا شافی کسے نہ ہونا اے سوہنیاں رمزاں اس دلدار دیاں

اک نظر پار اتار دیوے اک نظر کاج سنوار دیوے
اک نظر پل وچہ مار دیوے واہ واہ ریتاں اس دلدار دیاں

ایہہ سیالکوٹ وچ رہندا جے اے ولی پیر کامل جے
میں واری اسدیاں گلیاں گلزاردیاں واہ واہ سندر چشماں یار دیاں

سوہنا پیر طریقت والا جے نالے قاطع بدعت والا جے
اے راہ شریعت والا جے کی گلاں اس غم خوار دیاں

اوہدی نیویں نظرتوں موہیاں میں دل جان توں صدقے ہویاں میں
بن سائل آن کھلوئی آں میں سن عرضاں میں لاچار دیاں

اکناں نوں سد کول بہاوے اکناں نوں گل دیناں لگاوے
کیاں نوں نال محبت چا بلاوے میں صدقے اسدے پیار دیاں

اک طالب زر تے مال دیاں ملے جنت اس خیال دیاں
اک پیاں خلافت بھال دیاں پر مینوں لوڑاں ہین دلدار دیاں

عیباں بھری میں عیباں والی پیر مندیاں چنگیاں سب دا والی
تیرے در توں جاواں کی کر خالی جب باندی اس دربار دی آں

جھولی میری چا خیر جو پاویں در در مینوں ناں رلاویں
میرے عیباں تے چا پردہ پاویں بھاویں بھیڑی حد شمار دی آں

نہ پریت پیا تری پائی میں اینویں ضائع عمر گنوائی میں
سروں ہتھوں ہاں خالی میں رکھاں آساں تیں دلدار دیاں

سب ہتھ اٹھا کے منگو دعائیں پیر قائم دائم رکھے سائیں
اللہ یاری ساڈی توڑ نبھائیں ہوسن رکھاں رب غفار دیاں

—

محمد صادق اپنے نوں زاہد بنا دے تھوڑا درد' دل دا چا دے
طیبہ اکھیاں نال دکھا دے بس ہور بھکی دیدار دی ہاں

Marfat.com

# پیر سیّد حیات محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
## (سیالکوٹ شریف)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اباؤاجداد سرزمین کشمیر میں بیج وہاڑہ کے رہنے والے تھے ایک زمانہ میں آپ کے بزرگ وہاں سے سیالکوٹ نقل مکانی کر کے آئے اور یہیں مستقل طور پر اقامت گزیں ہو گئے۔آپ کے والد کا نام پیر بہار شاہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کشمیر سے سوہدرہ چلے آئے تھے اور وہیں آپ کی وفات ہوگئی۔اور وہاں کے مقبرہ مستان شاہ میں دفن ہوئے۔آپ کے والد بمعہ اہل وعیال سیالکوٹ تشریف لے آئے اور یہیں سکونت اختیار فرمالی۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ نے امیر ملت حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ علی پوری سے شرف بیعت حاصل کیا اور بعد ازاں خلافت حاصل کر کے ان کے خلفائے اعظم میں شامل ہو گئے۔حضرت امیر ملت آپ پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔سلسلہ کی تبلیغ کے لئے آپ پنجاب اور کشمیر کے بے شمار دیہات میں گئے اور وہاں اس کے فروغ کے لئے کام کیا۔

آپ نے سلسلہ کی ترویج واشاعت میں بہت کام کیا اور دیہات کے بہت سے لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔حضرت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے کشمیر کے تبلیغی دوروں میں اکثر ان کے ہمراہ رہتے تھے۔اور آپ کے واعظ حسنہ کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرتے تھے۔اکثر اکیلے ہی کشمیر کے تبلیغی دوروں پر جاتے اور سلوک وارشاد کی محافل بپا کیا کرتے تھے۔آپ کے وعظ ونصیحت سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے۔برصغیر پاک وہند میں آپ کے کثیر تعداد میں مرید ہیں۔

بڑے پرہیز گار، شب بیدار، صاحب کشف وکرامات بزرگ اور عابد وزاہد تھے۔باطنی علوم میں بحر ذخار تھے۔جس مجلس میں رونق افروز ہوتے وہ منور ہو جاتی۔صاحب اسرار ومکاشفات بزرگ تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۱ جمادی الثانی 1361ھ بمطابق 26 جون 1942ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب سیالکوٹ میں ہوا۔

آپ کے یارانِ طریقت ،علی پور شریف پہنچے اور حضرت امیر ملت کو آپ کی وفات سے

Marfat.com

مطلع فرمایا۔ حضرت امیر ملت فوراً تشریف لائے ۔ نماز جنازہ پڑھائی ، جنازہ کو اپنا کندھا دیتے ہوئے قبرستان پہنچے اور سفرِ آخرت کی طرف الوداع کیا۔ جنازہ دوسرے دن چار بجے بعد نماز محلّہ کچی مسجد سے اٹھایا گیا تھا۔

خلفاء میں حضرت پیر محمد خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ فرزند و سجادہ نشین ، پیر محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی محمد شفیع خطیب کامونکے شامل ہیں۔ آپ کی اولاد میں پیر محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ پیر جمیل احمد پیر بشیر احمد اور پیر محمد شریف ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد پیر محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشیں ہوئے۔ پیر محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1906ء میں ہوئی تھی ۔ وہ عالم و فاضل بزرگ تھے تبلیغ و ارشاد میں سرگرم و کوشاں تھے۔ ان کا وصال 1403ھ بمطابق 1983ء 15 اپریل بروز جمعۃ المبارک بعداز جمعہ ہوا۔

پیر محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے پیر اظہر حیات صاحب اور پیر نصر حیات صاحب محبت کی ریت نبھا رہے ہیں۔ اس سال میرے پیر و مرشد کے عرس مبارک پر نصر حیات صاحب تشریف لائے تو سٹیج پر بیٹھنے کی بجائے سامعین میں بیٹھے رہے یہ سادات کی انکساری کی انتہاء ہے۔

اس عاجز کو اب تک دو دفعہ سیّد حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آپ کی قبر مبارک آپ کی رہائش کے نزدیک ہی محلّہ ککے زئی کے قبرستان میں ہے، قبر کچی مٹی سے بنی ہوئی ہے، جس کو موسمی اثرات سے بچانے کے لئے سرکار نے سیمنٹ کا ایک شیڈ بنوایا۔

روحانی طور پر اس عاجز نے دیکھا ہے کہ آپ اس محبت اور بے تکلفی کے ساتھ ملتے ہیں جس کی انتہا نہیں سن 2005ء کے شروع میں یہ عاجز ہلال عید کے چوتھے ایڈیشن کی چند کاپیاں دینے سیالکوٹ حاضر ہوا گھر میں کاپیاں دے کر دربار امام علی الحق رحمۃ اللہ علیہ گیا وہاں سے ایک چادر اور کچھ پھول خریدے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ادنیٰ سے غلام کی اتنی عزت افزائی کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کو رخصت کرنے کے لئے نالہ ایک کے پل پر تشریف لائے۔ کتنی بڑی کرم نوازی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالاتِ زندگی جاننے کے لئے کتاب راحت القلوب پڑھئے۔

Marfat.com

## پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
## (علی پور شریف)

امیر ملت حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ 1257ھ بمطابق 1841ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ سیّد کریم شاہ شیرازی کے گھر تولد ہوئے۔ آپ کا خاندان سادات شیراز سے تعلق رکھتا تھا۔

آپ کے آباؤ اجداد میں سے ایک بزرگ سیّد محمد حنیف، عہد جلال الدین اکبر میں شیراز سے علی پور سیّداں میں اقامت گزیں ہوئے۔

آپ نے علی پور سیّداں میں حافظ شہاب الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ابتدائی کتب مولانا عبدالوہاب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالرشید علی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ حضرت مولانا غلام قادر بھیروی چشتی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔ کانپور جا کر مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ ناظم ندوۃ العلماء سے بھی استفادہ کیا۔ مولانا احمد حسن کان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضر رہے۔ قاضی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی سے بھی فیض یاب ہوئے۔ مولانا عبدالحق مہاجر مکی سے سند حدیث حاصل کی۔ اور حضرت مولانا گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سند حدیث حاصل کی۔ آپ نے فضل محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور سے بھی استفادہ کیا تھا۔ حضرت مولانا محمد مظہر سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (بانی مدرسہ مظہریہ) سے بھی علوم عقلیہ ونقلیہ پڑھے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ المشہور حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (چورہ شریف) سے 1891ء میں شرف بیعت وخلافت حاصل کی۔ سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، سیّد فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے، سیّد محمد عادل شاہ اپنی کتاب انوار تیراہی میں لکھتے ہیں، "نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اپنے مخلصوں میں سر بہ مراقبہ ہو کر توجہ باطنی سے درویشوں کو مستفید فرماتے تھے۔ جب آپ فراغت حاصل کر چکے تو فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو حافظ جماعت علی ہمارے خلفاؤں میں سب سے سبقت لے جائے گا۔ ان کی دعا کا اثر دنیا دیکھ رہی ہے اور دیکھے گی۔"

آپ نے اشاعت وتبلیغ اسلام کے لئے تمام ہندوستان کا دورہ کیا۔ پشاور سے راس کماری

اور کراچی سے رنگون تک تشریف لے گئے۔ غیر مقلدین کے علاوہ آپ نے عیسائی مشنریوں اور آریہ سماجیوں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کر کے انہیں ناکام بنایا۔ ہزار ہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ شدھی تحریک کے خلاف زبردست جدوجہد کی۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ باطل کی زبردست تردید کی۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف آگرہ میں تبلیغی مرکز قائم کیا۔ دینی مدارس کے ساتھ تعاون اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔

سلطان عبدالمجید ترکی کی اپیل پر حجاز ریلوے فنڈ میں چھ لاکھ روپے جمع کروائے۔ ایک دفعہ سرزمیں عرب میں قحط پڑ گیا تو آپ نے ایک لاکھ روپے کی رقم ارسال کی۔ شاردا ایکٹ کی منسوخی کے لئے آپ نے بہت کام کیا۔ مجبوراً حکومت کو اس قانون میں ترمیم کرنی پڑی۔ آپ نے فتنہ ارتداد کے قلع قمع کرنے کے لئے علمائے کرام کے بہت سے وفود مختلف مقامات پر بھیجے اور خود بھی ان کے ساتھ رہے۔ لکھا ہے کہ آپ نے تین ماہ میں 86 وفود بھیجے۔

آپ کی سیاسی خدمات بھی بے شمار ہیں۔ تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت سے مسلمانوں کو باخبر کیا۔ تحریک مسجد شہید گنج لاہور 1935ء میں اسلامیان ہند کی راہ نمائی کی۔ بادشاہی مسجد لاہور میں لاکھوں کے مجمع سے آپ نے تقریر کی اور 'امیر ملت' کا خطاب پایا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے قیام پر کئی لاکھ روپیہ چندہ جمع کرایا۔

تحریک پاکستان کے لئے بھی آپ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آل انڈیا سنّی کانفرنس (بنارس) 1946ء میں بحیثیت سرپرست شامل ہوئے۔ نیز تمام متحدہ ہندوستان کا تحریک پاکستان کی حمایت میں دورہ کیا۔ جلسے کئے اور قائداعظم محمد علی جناح کا پیغام گھر گھر پہنچایا۔ اس زمانہ میں اہل حدیث، دیوبندی اور دوسرے نیشنلسٹ علماء نے ہندوستان کے دور دراز مقامات کا دورہ کیا۔ قائداعظم پر کفر کا فتویٰ لگایا اور تحریک پاکستان کو ایک غلط اقدام قرار دیا گیا۔ مگر آپ کے مخلصانہ عزائم کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ گئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قائداعظم سے کئی دفعہ ملے اور ان کو اپنی اور اپنے مریدوں کی طرف سے مکمل یقین دہانی کرائی۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے ایک دفعہ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت فرما رہے تھے کہ علامہ اقبال آ کر آپ کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے۔ آپ نے فرمایا اقبال جس کے قدموں میں ہو اسے اور کیا چاہئے آپ کو حضرت علامہ اقبال سے بے حد محبت تھی۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ

Marfat.com

اکثر علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

تیری بندہ پروری سے میرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ ہے دوستوں سے ، نہ شکایت زمانہ

آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بے شمار ہیں۔تقریباً پچاس مرتبہ حج حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی۔سینکڑوں مسجدیں تعمیر کرائیں۔دینی مدارس کا ملک کے اکثر حصوں میں اجراء کیا۔1904ء میں انجمن خدام الصوفیہ لاہور کی بنیاد رکھی۔علی پور سیّداں میں آپ نے سنگِ مرمر کی ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرائی جو مسجدِ نور کے نام کے ساتھ مشہور ہے۔مسجد کی تعمیر پر چھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔اس مسجد کے دروازے صندل کی لکڑی کے اور ہاتھی دانت سے مرصّع ہیں مسجد کی چھت میں ویل مچھلی کا 21 فٹ لمبا کانٹا خوب صورتی کے لئے لگایا گیا ہے۔

آپ کے عقید تمندوں میں آغا خلیل کنجی بردار، دربار رسول ﷺ، نادر شاہ شہید والئی افغانستان، میر عثمان علی خاں، نظام حیدآباد دکن، قائد ملت چوہدری غلام عباس، نواب محمد اسماعیل خاں، نواب بہادر یار جنگ، سر آغا خان، نواب وقار الملک، علامہ اقبال، قائداعظم جیسی ہستیاں ہیں

تصنیفات میں ضرورت شیخ، اطاعت مرشد، مرید صادق۔یارانِ طریقت کے علاوہ کئی ایک قابل قدر مقالہ جات، فضیلت تہجد اور فضائل مدینہ یادگار ہیں۔

آپ کا وصال ذی قعد 1370 ہجری بمطابق 1951ء علی پور سیّداں میں ہوا۔اور وہاں ہی آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

اس سال اس عاجز کو علی پور سیّداں حاضری کی توفیق نصیب ہوئی۔بڑی شاندار سی مسجد کے احاطہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔مسجد کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وہ مدرسہ ہے جہاں لاکھوں تشنگان علم اپنی پیاس بجھایا کرتے تھے۔ہمارے گروپ نے آپ کے مزار مبارک پر چادر چڑھائی، اس عاجز نے روحانی طور پر دیکھا ہے کہ جس طرح میرے پیر و مرشد پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ مزار پر چادر چڑھانے والے کی پیشانی چوم لیتے ہیں اسی طرح پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی، یہ ان شہنشاہوں کی اپنے غلاموں پر شفقت کی انتہا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات زندگی جاننے کے لئے سیّد اشتیاق حسین کی کتاب آفتاب ولائت پڑھئے۔

Marfat.com

# حضرت خواجہ فقیر محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

## (چورہ شریف)

حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابا جی حضرت خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے فرزند رشید تھے۔ آپ کی ولادت آپ کے جد امجد حضرت خواجہ محمد فیض اللہ کی زندگی میں ہوئی یعنی بقید حیات تھے۔ انہوں نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں دیا اور فرمایا ’یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہوگا‘

آپ نے علوم ظاہری و باطنی اپنے والد سے حاصل کئے۔ بیس سال کی عمر میں اپنے والد مکرم سے خرقہ خلافت حاصل کیا اور پھر اپنے خواجہ دین محمد کے ہمراہ پنجاب تشریف لائے۔ جب باڈلی شریف ضلع جہلم پہنچے تو محمد خاں عالم کے فرزند غلام محی الدین اور دوسرے آپ کی توجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ پھر سیالکوٹ تشریف لے گئے وہاں بھی سینکڑوں آدمی حلقہ ارادت میں آئے۔ مدینۃ الاولیاء لاہور کئی دفعہ تشریف لائے۔

شریعت نبویہ کے از حد پابند تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کے قدم بقدم چلتے تھے۔ غرباء اور مساکین کی صحبت میں بے حد خوش رہتے تھے آپ اس قدر متبحر عالم تھے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ کے جدا جدا اسرار اور رموز بیان فرماتے جسے سن کر بڑے بڑے عالم فاضل انگشت بدنداں رہ جاتے۔ طبیعت جمالی تھی کسی پر غصہ نہ فرماتے تھے کسی دوست کی شکائت سننا گوارہ نہ فرماتے تھے۔ تحمل، بردباری اور انکساری میں بے مثال تھے۔ آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء و امراء بیٹھتے تھے مگر آپ کی ذی وقار اور بارعب شخصیت کے سامنے کسی کو لب کشائی کی جرات نہ ہوتی تھی۔

خوراک نہایت سادہ تھی جو خمیری روٹی اور کھچڑی پر مشتمل ہوتی تھی۔ اپنے مریدوں کو مرید کہہ کر نہ بلاتے بلکہ لفظ یار یا دوست استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اپنے خلفاء کی بہت عزت فرمایا کرتے تھے آپ کی بے شمار کرامات زبان زد عام ہیں۔ توجہ میں کیمیائی اثر رکھتے تھے۔

خلفائے کرام میں حضرت امیر ملت سیّد جماعت علی شاہ علی پوری، حضرت ثانی لاثانی پیر جماعت علی شاہ علی پوری، حضرت خواجہ غلام محی الدین باڈلی شریف، حضرت حافظ عبد الکریم راولپنڈی کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ خلفاء اور مریدین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

سیّد محمد عادل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے انوار تیراہی میں آپ کے خلفاء میں مولوی محمد حسین لاہوری، مولوی غلام محمد صاحب لاہوری، جناب محمد حسن گجرات، غلام نبی چک والہ اور مولوی غلام یوسف کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

سیّد دین محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے، آپ کے بھتیجے سیّد محمد عادل شاہ انوار تیراہی میں لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک درویش آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھ کو کشف قبور کا از حد شوق ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا قبرستان میں جا کر تین بار سورۃ ملک پڑھ کر مراقبہ کریں درویش نے کہا حضرت یہ تو پہلے بھی میں پڑھا کرتا ہوں فرمایا پہلے تو تم اپنی مرضی سے پڑھا کرتے ہو اب میری اجازت سے پڑھو، اس روز وہ حسب الارشاد قبرستان میں سورہ ملک پڑھ کر مراقبہ میں گیا ایسا صاحب کشف ہوا کہ اپنے وقت میں نظیر نہ رکھتا تھا۔

آپ کی وفات 29 محرم الحرام 1316ھ بمطابق 1898ء چورہ شریف میں ہوئی اور وہیں مزار پر انوار بنا۔ جو آپ کے والد ماجد خواجہ نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے چند سو قدم کے فاصلے پر ہے۔

Marfat.com

## حضرت خواجہ نور محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

### (چورہ شریف)

حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ، حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ پیدائش 1179ھ بمطابق 1766ء میں ہوئی۔ 36 واسطوں سے شجرہ نسب حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک منتہی ہوتا ہے۔ تحصیل علوم وفنون اور باطنی تعلیم اپنے والد مکرم حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی سے حاصل کی اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔آپ مادرزاد ولی اللہ تھے۔

آپ شریعت محمدیہ کے پابند، طریقت کے شہسوار اور معرفت کے مقامات بلند پر فائز تھے۔ والد ماجد کی وفات کے بعد افغانستان سے ہجرت فرما کر چورہ شریف ضلع کیمبل پور آ کر سکونت اختیار فرمائی، اور خلق خدا کی روحانی تربیت میں مشغول ہوئے۔ تیراہ سے چورہ شریف آ کر تقریباً ڈیڑھ سال بعد وفات پا گئے۔

آپ حضرت بابا جیو صاحب کے نام سے معروف ہوئے آپ کی بہت سی کرامات ہیں صاحبزادگان میں فرزند اول حضرت خواجہ احمد گل رحمۃ اللہ علیہ جو تیراہ میں رہے۔فرزند دوئم حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ،فرزند سوئم حضرت خواجہ دین محمد رحمۃ اللہ علیہ ،اور فرزند چہارم حضرت خواجہ شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

آپ کی وفات 13 شعبان المعظم 1286ھ بمطابق 1870ء بعمر 106 برس بروز جمعرات چورہ شریف میں ہوئی۔آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت باوا جی خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے آپ کے ستائیس نامور خلفاء ہوئے ہیں۔

اس عاجز کو پچھلے سال چورہ شریف جانے کی توفیق ہوئی، پنڈی سے کوہاٹ روڑ پر جنڈ ایک قصبہ ہے، جنڈ سے تقریباً پانچ کلومیٹر پہلے سڑک کے ساتھ چورہ شریف ہے، چورہ شریف جاتے ہوئے رستے میں جو دریائی نالہ عبور کرنا پڑتا تھا اب اس پر ایک پختہ پل تعمیر کر دی گئی ہے، چورہ شریف حاضری کی توفیق مکھڈ شریف سے واپس آتے ہوئے ہوئی، مکھڈ شریف سے تبرک کے طور پر اس عاجز نے ایک چادر خریدی۔ چورہ شریف سٹاپ سے چورہ شریف تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے

Marfat.com

پر ہے، چورہ شریف کا اپنا ایک رعب ہے، سٹاپ سے اتر کر جب چورہ شریف کی طرف چلا تو وہ چادر جو میں نے ملکھڈ شریف سے تبرک کے طور پر خریدی تھی اپنے سر پر رکھ لی۔ چورہ شریف داخل ہوتے ہی ایک خوب صورت سی مسجد ہے۔ اس سے تھوڑا سا آگے ایک احاطہ کے اندر چورہ شریف کے بزرگوں کی آخری آرام گاہیں ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں پر پیر سیّد ارشاد بادشاہ اور پیر سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ نصیب ہوئی، یہ پیارے لوگ اتنی محبت اور شفقت دیتے ہیں کہ دل کرتا ہے انسان ان کا ہی ہو کر رہ جائے۔ حاضری کے بعد واپسی میں دوبارہ مسجد میں گیا، سر سے چادر کھسک گئی تو پیر سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ فرمائی اور شفقت سے ارشاد فرمایا، 'حفظِ شریعت حفظِ طریقت'

چورہ شریف سے نکل کر سڑک پر سر سے چادر اتاری، سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر توجہ سے ارشاد فرمایا: جب ہماری جوہ (علاقہ) سے نکل جاؤ تو پھر اتار دینا۔

اس عاجز نے دل میں سوچا ابھی بس پر بیٹھوں گا راولپنڈی کا سفر شروع ہو گا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علاقہ بھی ختم ہو جائے گا۔ لاہور پہنچ گیا سفر ختم ہو گیا لیکن سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کا علاقہ ختم نہ ہوا۔ اب بھی جب کبھی آپ کی یاد آتی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس ہی موجود پاتا ہوں۔

چورہ شریف سے واپسی پر مغل پورہ، سرکار کے پاس حاضری کی توفیق ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: 'ہمیں خوشی ہوئی ہے تم بڑے سیّد صاحب سے مل کر آئے ہو۔'

سیّد نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی تفصیل سے پڑھنے کے لئے آپ کے پوتے، سیّد محمد عادل شاہ کی کتاب انوار تیراہی پڑھیے۔

Marfat.com

# بچشم خود

یوں تو میرے پیر و مرشد کی بارگاہ سے جو بھی وابستہ ہے اس کی محبت کی داستان قلم بند کی جائے تو ایک ایک کتاب بنتی ہے۔ اس باب میں اس عاجز نے آپ کے سامنے اپنے متعلق مختصراً لکھنے کی کوشش کی ہے کہ اللہ کی رحمت، برسنے کے کس طرح بہانے ڈھونڈھتی ہے۔ اس عاجز کو مغل پورہ حضرت پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف کیسے حاصل ہوا۔؟

میرے ایک دوست جن کا نام محمد بشیر ہے 1978ء میں ایک کمپنی میں سروس کے دوران میرے دوست بنے۔ ہر انسان کے پاس ایک روحانی ادراک ہوتا ہے۔ میرے روحانی ادراک نے یہ محسوس کیا کہ یہ وہ شخص ہے جسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی نسبت ہے۔ تھوڑے ہی عرصے بعد انہوں نے بتا دیا کہ انہیں تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو چکی ہے۔ نیکوں کی دوستی سے پھول ہی ملتے ہیں اس دوستی کو 14 سال گذر گئے تو 1992ء میں ایک حادثے نے مجھے مفلوج کر دیا۔ انتہائی مایوسی نے دل و دماغ کو گھیر لیا تو میرا دوست مجھے سرکار کی بارگاہ میں لے آیا۔ زندگی میں پھر سے بہار آ گئی۔

سرکار کا صدقہ اللہ نے اتنا پیسہ دیا جس کا کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ معاشی تنگ دستی دور کرنے کے ساتھ ساتھ سرکار نے روحانی تنگ دستی دور کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ اپنے اجداد کی قبروں کی نشان دہی پر کچھ خرچ کیا تو پھر سرکار نے محمد بشیر کی فیملی پر خرچ کرنے پر مامور کیا کیوں کہ وہ کمانے سے معذور ہو چکے تھے یہاں تک کہ 7 اکتوبر سال 2001ء کا وہ مبارک دن آ گیا، جب سرکار نے بات کی تو اس عاجز نے سنی۔ سرکار نے فرمایا اس فیملی کی خدمت پر ہم نے ہی تمہیں مامور کیا ہے۔ شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے رہا کرو۔

سرکار اپنی راہ نمائی میں اس راستے پر چلاتے رہے جس راستے پر انسان کا چلنا شیطان کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ 10 مارچ سال 2003ء کا وہ مبارک دن آیا کہ امام الاولیاء سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے بات کی اور اس عاجز نے سنی۔

اس عاجز نے سرکار کی اتنی شان دیکھی کہ بیان کرتے کرتے زبان گنگ ہونے لگتی ہے قلم

Marfat.com

لرزنے لگتی ہے۔ جولائی 2003ء میں میرے دوست بشیر نے میری سرکار سے نسبت کے بارے میں ایسی بات کہہ دی جس سے دل پر تلوار سے کاری ضرب لگی۔ شدید دکھ کی وجہ سے دل سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا۔ میرے پیرو مرشد خدا کے شیر ہیں۔ اس بات کے کوئی آدھے گھنٹے بعد آپ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: 'اسیں مر نہیں گئے ہوئے۔ اسیں سب دیکھ لواں گے۔'

اس عاجز نے محمد بشیر سے ملنا بند کر دیا۔ اب ذہن پر یہ خوف سوار ہو گیا کہ یہ بندہ جسے رسول پاک ﷺ سے ایک خاص نسبت ہے کہیں پیارے رسول ﷺ کی بارگاہ میں اس عاجز کی شکائت نہ کر دے۔ ایک مسلمان کی دنیا و آخرت آپ ﷺ کے قدموں سے وابستہ ہوتی ہے اگر ان کے دل پر ملال آ جائے تو انسان کہیں کا نہیں رہتا۔

ایک طرف تو ایک گنہ گار جس نے دس سال کا عرصہ اچھی امید پر آپ کے قدموں میں گذار دیا تھا اور دوسری طرف ذہنی خوف جو ہر وقت ذہن پر سوار رہتا تھا۔

فقر پر وقت آ پڑا۔ فقر پر وقت آ پڑے تو کائنات کی طنابیں ہل جاتی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں نماز عصر کے قضا ہو جانے کی وجہ سے آنسو دیکھ لئے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سورج عصر کے وقت پر آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔

سرکار نے اس عاجز کی پریشانی دیکھی تو فرمایا: 'میں تمہاری رسول ﷺ سے بات کرادوں گا۔'

دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مجتہد، عالم، فقیہہ اتنی بڑی بات کی جرات نہیں کر سکتا۔ رسول ﷺ کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے جہاں تابِ سخن جواب دے جاتی ہے۔

نفس گم کردہ ای جنید و بایزید ایں جا۔

اس عاجز کا دل چاہا، کالی چادر اوڑھ کر سرکار کے قدموں میں پڑا رہے جب تک رسول ﷺ سے بات نہیں ہو جاتی۔ فرمایا اپنی ڈیوٹی پر جاؤ۔ ڈیوٹی پر جانا شروع کر دیا۔ 24 رمضان المبارک 1424 ہجری اور جمعرات کا دن تھا۔ یہ عاجز ذہنی دباؤ میں قرآن پاک کی آیت 'لقد جاء کم رسول من انفسکم.....' کی تلاوت کر رہا تھا۔ دربار جانے کا سفر شروع کیا تو ایسے لگا جیسے مدینے کا سفر شروع ہو گیا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: 'تمہارے پیرو مرشد اور بشیر دونوں میرے دوست ہیں اور.........'

پیارے نبی ﷺ! آپ کو کروڑوں مقام محمود مبارک ہوں، آپ نے اپنی امت کے ایک حقیر ترین انسان کی طرف توجہ فرما کر اس پر احسان کیا اور اس کے پیرو مرشد کی لاج رکھ لی۔

Marfat.com

# فرقہ بندی اور اسلام

اسلام محبت کا دین ہے۔ امن کا دین ہے۔ سلامتی کا دین ہے لیکن فرقہ پرستی ایک آگ ہے جو اسلام کے جسم کو جھلسا رہی ہے۔ اسلام کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیں جتنا نقصان اسلام کو فرقہ پرستی نے پہنچایا۔ اسلام کے دشمن بھی نہیں پہنچا سکے۔ اسلام کے دشمنوں نے مسلمانوں میں فرقہ پرستی کو ہوا دی انہیں کمزور کیا اور پھر ان پر غلبہ حاصل کیا۔ فرقہ پرستی کی آگ کیوں بھڑکتی ہے۔ سادہ سا جواب تو یہ ہے کہ قرآن وسنت کو چھوڑنے سے مسلمان فرقہ پرستی کا شکار ہوئے۔ آئیں پیارے نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپنے ذہن میں تازہ کرتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا طرز زندگی کیا تھا۔

شمائل ترمذی کی حدیث ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر نہیں کھائی۔

بخاری شریف کتاب النکاح کی حدیث میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے جب انتیس روز ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملاقات کی اجازت ملی تو انہوں نے دیکھا کہ آپ کوئی کپڑا بچھائے بغیر کھری چٹائی پر محو استراحت ہیں اور چٹائی کے جسم اطہر پر نشانات بنے ہوئے تھے اور چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

تیرے جسم پاک پہ اک قبا ۔ وہ بھی تار تار ہے جا بجا
تیری سادگی ہے کمالہ ۔ صلو علیہ و آلہ

شمائل ترمذی ہی کی حدیث ہے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھانے کے لئے) ایک پیوند لگی چادر اور موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں رسول ﷺ کا وصال ہوا۔

یہ ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا اسوہ حسنہ۔ جس پر عمل کرنے سے انسان کا اندر روشن رہتا ہے اور وہ ہر کلمہ گو سے محبت کرتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: 'میری امت کا فتنہ مال ہے۔' جب مسلمانوں میں پیسے کی ہوس آگئی۔ اندر کی روشنی دھندلا گئی تو دنیا کی ہوس اور تکبر نے اسلام کے اندر فرقے پیدا کئے۔

پیارے بریلوی بھائیو!

آپ کو رسول ﷺ سے جو عقیدت اور محبت ہے وہ لائق صد سلام ہے۔ آپ حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد بڑی محبت سے مناتے ہیں۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم عبادت ہے۔ میلاد کی محفلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر تشریف لاتے ہیں۔ لیکن آپ سے گذارش ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد نہیں مناتے ان پر طنز نہ کریں۔ اپنی تقریروں اور تحریروں میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شان بیان کریں لیکن کسی اور مسلمان کو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہیں۔ بخاری شریف کتاب العلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ، بشارت دو اور متنفر نہ کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا یہ تو روحانیت سے متعلقہ مسئلے ہیں آپ ان مسئلوں پر عام مناظرہ بازی سے گریز کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چیز کو ناپسند فرماتے تھے۔ بخاری شریف کتاب النکاح کی حدیث ہے۔ خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور آپ اس طرح آکر میرے بستر پر جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکی نے کہا 'اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں' تو حضور نے فرمایا۔ یہ بات چھوڑ دو اور وہی باتیں کرو جو تم کہہ رہی تھیں۔

آپ اپنے قریب لوگوں کو محبت سے سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لائیں، روحانیت سے سینے روشن ہو جائیں گے، مسئلے حل ہو جائیں گے، اسلام محبت سے پھیلا ہے اور محبت سے ہی قائم رہ سکتا ہے۔

پیارے دیوبندی بھائیو!

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا تن، من، دھن، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نچھاور کر دیا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کسی کی بھی اتباع کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

آپ کی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عقیدت لائق صد سلام ہے۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کے بھی جان نثار تھے بخاری شریف کی حدیث ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ 'خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھ کو اپنے اقرباء سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

اقرباء محبوب تر ہیں۔' آپ بھی رسول ﷺ کی اہل بیت کا ذکر اپنی تقریروں اور تحریروں میں زیادہ کریں۔

اسلام کی ترتیب ہے۔ اللہ، رسول ﷺ، اہل بیت رسول ﷺ، اصحاب رسول ﷺ۔ اولیاء اللہ، عام مسلمان۔ آپ بھی اہل بیت رسول ﷺ کی محبت کو سینے سے لگائیں۔ اپنے تبلیغی، چلوں، سہ روزوں میں سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری کو ضروری قرار دیں۔

پیارے نبی ﷺ کی روشنی جو جزیرہ عرب میں چمکی آپ کی اہل بیت نے اس کو دنیا کے طول وعرض میں پہنچایا۔ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سیّد معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ وہ نام ہیں جن کی محبت سے کروڑوں انسانوں نے اسلام قبول کیا۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ ان کی روشنی سے نہ جانے کتنے چراغ جلے جنہوں نے کفر کے اندھیروں میں اسلام کی روشنی تقسیم کی۔ دنیا کے کسی کونے میں چلے جائیں وہاں آپ کو سادات کا وجود ملے گا جو اسلام کی تبلیغ کے مشن پر وہاں پہنچا۔

خود بھوکا رہنا اور دوسرے کو کھانا کھلانا، خود پیاسا رہنا اور دوسروں کو پانی پلانا، اپنی ذات پر دوسرے مسلمان بھائیوں کو ترجیح دینا، آپ ﷺ اور آپ کی اہل بیت نے سب کچھ دین کے لئے نچھاور کر دیا اور کائنات کے لئے رحمت بن گئے۔

آپ کو سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا دم بھرنے والوں سے بدعتوں کا شکوہ رہتا ہے۔ اسلام کا تو اصول ہے کہ جو چیز نفع دے اور اس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے۔ بخاری شریف کتاب الطب میں ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس آدمی پر جادو کر دیا جائے یا جسے عورت کے پاس جانے سے روک دیا جائے کیا اس کے لئے اس کا توڑ کرنا حلال ہے۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں کیوں کہ اس سے اصلاح مراد ہے نیز جو چیز نفع دے اور اس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے۔

آپ شیطان کے وسوسوں میں مت آئیں اور اہل بیت کے پاس آئیں اسلام صرف کتابی علم نہیں ہے یہ ایک باطنی علم بھی ہے جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا ہے اور پیارے نبی ﷺ کی اہل بیت کے مبارک سینے ہیں جو اس عظیم دولت سے مالا مال ہیں۔

پیارے شیعہ بھائیو!

آپ کی پیارے نبی ﷺ کی اہل بیت سے محبت وعقیدت لائق صد سلام ہے۔ لیکن

آپ کے سینے کچھ صحابہ کرام کے ذکر سے تنگی محسوس کرتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی اہل بیت کے لئے دنیاوی بادشاہتوں کو ناپسند فرمایا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے دعا فرمائی ''اے اللہ آلِ محمد کو بقدر کفائت روزی عطا فرما''۔ پیارے نبی ﷺ کی دعا سے اللہ نے اہل بیت کو بھی دنیا سے بھی بے نیازی عطا فرمائی اور انہوں نے دنیاوی بادشاہتوں کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ پیارے نبی ﷺ کی آغوش میں پلنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی دنیاوی حکومتوں کی آرزو نہیں رہی۔ ولائت کے تقریباً تمام سلسلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی سے رسول ﷺ تک پہنچتے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیض ملتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے باطنی نظام کے ان تاجداروں کی شہنشاہی ملی جو فرشتوں کے ساتھ مل کر اس کائنات کا نظام چلانے میں مصروف ہیں۔ اللہ کا باطنی نظام جو اس کائنات کی اصل حکومت ہے اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں۔

جنت کے باغوں کی مالک سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو باغ فدک کے حصے کی کبھی آرزو نہیں رہی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باغوں کی تعریف تو قرآن کرتا ہوا نہیں تھکتا۔ سورۃ الرحمٰن، سورۃ الدھر، سورۃ واقعہ اور کتنی ہی سورتیں ہیں جن کے چہرے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باغوں کی تعریف بیان کرتے ہوئے مسرت سے جھلملا رہے ہیں۔

نیک عورتیں آخرت کو بھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سرداری میں ہوں گی تو آج بھی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سرداری میں ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بینر لگایا، اس کام کو میری مرحوم والدہ نے اتنا پسند کیا کہ جب میں نے ان کی قبر پر حاضری دی تو انہوں نے محبت سے میرا ماتھا چوم لیا۔

یہ عاجز سیّدہ بی بی پاک دامناں کے دربار پر حاضری دے رہا تھا اور پاس ہی مجلس ہو رہی تھی اس عاجز نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں سیّدہ رقیہ سلام اللہ علیھا کی توجہ چاہی تو ارشاد فرمایا: تمام صحابہ قابل احترام ہیں۔

پیارے وہابی بھائیو!

اللہ کے ذکر سے آپ کی عقیدت لائق صد سلام ہے۔ قرآن نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ یہ کائنات اللہ نے بنائی ہی اپنے پیارے نبی ﷺ کے لئے ہے۔ جو لوگ اللہ کے پیارے محبوب کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں ان

سے آپ کو شرک کا شکوہ رہتا ہے۔ حالاں کہ پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کے لئے شرک کے وجود کی نفی فرمائی ہے۔

بخاری شریف کتاب الجنائز کی حدیث ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان پر ایسے نماز پڑھی جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو ہوں اور تم پر گواہ ہوں۔ اور بے شک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے۔ کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

پیارے نبی ﷺ نے یہ خطبہ اس وقت ارشاد فرمایا جب آپ شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ قبروں پر جانا رسول ﷺ سے ثابت ہے اور اولیاء اللہ کی قبروں پر جانے سے روحانیت ملتی ہے۔

جو شخص روحانی سلسلہ سے منسلک ہو جاتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ رسول ﷺ آج بھی ہمارے درمیان اسی طرح موجود ہیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے موجود تھے۔

ہاں! آج بھی ہمارے درمیان رسول ﷺ اسی طرح موجود ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے موجود تھے۔ میرے دوست کی ایک بیٹی کثرت سے درود شریف پڑھتی ہے۔ یہاں تک کہ سفر میں بھی اس عاجز نے اسے مسلسل درود شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ 27 نومبر 2005ء کو اس عاجز کو آپ ﷺ کی طرف سے پیغام ملا کہ اس کی طرف جاؤ جب میں گیا تو مجھے پتہ چلا کہ اسے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے اللہ نے توفیق دی اگلے دن اس عاجز نے وہ پیسے ادا کر دیئے۔ اس پر آپ ﷺ کی طرف سے شکریہ کا پیغام ملا۔ آپ ﷺ کا یہی تو اخلاق ہے جس کو قرآن نے خلق عظیم کہا۔

یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کتنی بڑی دولت ہے۔ اسی کو اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا:

'(اے پیارے نبی ﷺ) آپ کے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں۔'

فرقہ بندی پیارے نبی ﷺ کا طریقہ اور آپ کی اہل بیت کا طریقہ چھوڑنے سے پیدا ہوئی۔ نبی ﷺ نے امت کے لئے فقر کا راستہ پسند فرمایا، خلفائے راشدین نے اسی فقر کے

Marfat.com

راستے کو اپنائے رکھا۔ جب تک مسلمانوں نے پیارے نبی ﷺ کے راستے کو اپنائے رکھا، فقر کے راستے کو اپنائے رکھا محبت کا دور دورہ رہا۔ لیکن جب حکومت اور پیسے کی ہوس آ گئی تو کیا ہوا۔

وہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فقیہ کہا۔ حکومت اور پیسے کی ہوس میں ان کے بیٹے نے رحمۃ اللعلمین ﷺ کے جگر گوشوں کو خاک وخون میں نہلا دیا۔

اگر ہم غور سے دیکھیں تو ہمیں مسلمانوں میں دو گروہ نظر آتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد، روحانیت میں آگے اور اقتدار کی دوڑ میں پیچھے ہے۔ اور طبیعتیں فقر کی طرف مائل ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد اقتدار کی دوڑ میں آگے اور روحانیت میں پیچھے ہے۔ اور طبیعتیں اقتدار کی طرف مائل ہیں۔

آج بھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد جو روحانیت میں آگے ہیں۔ روحانیت میں مکمل ہو جائیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روحانی اولاد کو اسی طرح گلے لگا لیں جس طرح آپ ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا تو فرقہ بندی ختم ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے اسے بھی امان ہے۔

کچھ لوگ عورتوں کو عذاب کی وعیدیں سنانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ لیکن اہل بیت کے ہاں تبلیغ کا طریقہ ذرا مختلف ہے۔ اس عاجز نے دربار شریف پر جب کبھی کسی عورت کو دیکھا اور اس کے بارے میں سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ چاہی تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کو اسلام کی خبر نہیں ہے بلکہ ہمیشہ یہی فرمایا یہ تو اپنی پیاری بچیاں ہیں۔' دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس عاجز نے دیہات کی سادہ لوح خواتین، جنہوں نے سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کے بارے میں کبھی کچھ نہیں پڑھا، یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ 'ہم لاہور جائیں گے اور داتا صاحب سلام کر کے آئیں گے۔' لیکن داتا صاحب سلام کرنے ہر کوئی نہیں آ سکتا۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے غلام کو اپنے سامنے آنے سے منع کر دیا تھا۔ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ یعنی آپ ﷺ کی اہل بیت کے افراد ایسے شخص کا چہرہ دیکھنا پسند نہیں کرتے جس کے دل میں یزید کے لئے کوئی نرم گوشہ ہوں۔ اور ایسے لوگ دربار شریف کی حدود میں نہیں آ سکتے چاہے وہ دنیا داروں کی نظروں میں کتنے ہی بڑے عالم مانے جاتے ہوں۔

فرقہ بندی کے خاتمے کے لئے روحانی ترقی ضروری ہے اور روحانی ترقی کے لئے اندر کا گند نکالنا ضروری ہے۔ اب نمازیں تو سب پڑھتے ہیں حج بھی کرتے ہیں لیکن فرقہ پرستی نہیں جاتی

Marfat.com

اس لئے کہ اندر سے دنیا کا گند نہیں جاتا۔

آپ نے وہ مشہور مثال سنی ہوگی۔ گاؤں کے کنویں میں کتا گر گیا اور مر گیا۔ سادہ لوح دیہاتیوں نے مولوی صاحب سے مسئلہ پوچھا، کنویں کی پاکیزگی کے لئے کیا کرنا ضروری ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ چالیس ڈول پانی نکال دو۔ چالیس ڈول نکالنے کے بعد وہ پانی کا پیالہ مولوی صاحب کے پاس لے کر گئے تو اس میں کتے کا بال تیر رہا تھا۔ مولوی صاحب پریشان ہوئے کہ یہ کیا ہے۔ عرض کیا! کتا تو کنویں میں ہی ہے۔

لوگ بڑے بڑے پیسے لے کر وعظ کرتے ہیں اور اس عاجز نے دیکھا ہے کہ جو وعظ کے لئے جتنے زیادہ پیسے لیتا ہے اس کی تقریر میں اتنی ہی زیادہ فرقہ پرستی کی بدبو ہوتی ہے۔ اور اب تو باہر سے بھی پیسہ آرہا ہے۔ یہ اسلام کی نہیں فرقہ پرستی کی تبلیغ ہے۔ اسلام کی تبلیغ وہ ہوتی ہے جو بغیر کسی لالچ کے پیٹ پر پتھر باندھ کر کی جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی رحمت کے سائے میں سب مسلمان متفق رہے، ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے رحمت بنیں۔ اختلافی مسائل کو زیر بحث نہ لائیں۔ دنیا کی ہوس سے دور رہیں کیوں کہ ہوس، روحانیت کی روشنی ختم کر دیتی ہے۔

اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: 'تمہارے لئے ایک دوسرے کا مال، خون، اور عزتیں اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے یہ دن، یہ مہینہ، یہ شہر۔' آپ ﷺ نے لوگوں کو چپ کرایا پھر ارشاد فرمایا: 'میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔'

اللہ کا احسان ہے پاکستان، اولیاء اللہ کی جدوجہد سے بنا۔ پاکستان پر آنے والے اب تک تمام کے تمام حکمران اولیاء اللہ سے محبت کرنے والے تھے اور اسی محبت کے صدقے پاکستان آج عالم اسلام کی واحد ایٹمی طاقت ہے۔ اور پیارے نبی ﷺ کو اس ملک کے مسلمانوں سے بہت سی توقعات ہیں۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے۔ میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

اسلام میں بریلوی، دیوبندی، وہابی یا شیعہ کے ناموں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام میں صرف ایک ہی نام ہے۔ مسلمان!

سورۃ الحج میں ارشاد ہوتا ہے۔ ھو سمکم المسلمین۔ اس (حضرت ابراہیمؑ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

Marfat.com

# ٹیلی پیتھی

ایک علم جس کا اہل مغرب اور روسی ممالک میں بڑا چرچا ہے وہ ٹیلی پیتھی ہے۔ ٹیلی پیتھی کا مطلب ہے، روحانی پیغام رسانی۔(Message from mind to mind)۔اس علم کی رو سے دو دلوں کے درمیان بغیر کسی تار برقی کے ایک ایسا باہمی ربط قائم ہو جاتا ہے کہ طویل جسمانی فاصلوں کے باوجود ایک گونہ پیغام رسانی ہوتی رہتی ہے جیسے یہ دونوں ایک ہی wave length پر ہوں۔

پیارے دین اسلام میں یہ علم صدیوں سے رائج ہے۔ایک مرید پر پیر و مرشد کی نگاہ کرم ہوتی ہے تو یہ رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ جب پیر و مرشد توجہ فرماتے ہیں، تو مرید واضح طور پر جانتا ہوتا ہے کہ میرے پیر و مرشد بات کر رہے ہیں۔اس رشتے کے لئے جیسے قید مکانی نہیں ہے کہ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پیغام پہنچ سکتا ہے اسی طرح قید زمانی بھی نہیں ہے، ہوسکتا ہے کہ پیر و مرشد وصال فرما گئے ہوں اور مرید بقید حیات ہو۔

جب بات ہوتی ہے تو سننے والا واضح طور پر جانتا ہوتا ہے کہ کون سی ذی شان ہستی بات کر رہی ہے۔ پیر و مرشد محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ بات کر رہے ہیں، حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بات کر رہے ہیں، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ بات کر رہے ہیں، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بات کر رہے ہیں، سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بات کر رہے ہیں یا سیّدہ بی بی پاک دامن سلام اللہ علیہا بات کر رہی ہیں اور اگر اس وقت سننے والا قریب ہو یعنی مزار شریف پر حاضری دے رہا ہو تو اللہ کی توفیق سے چہرے کے تاثرات تک کا پتہ چل جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اولیاء اللہ گنہ گار انسانوں کی راہ نمائی کا احسان فرماتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب اس عاجز نے تہجد کی نماز شروع کی، تو سیّدہ بی بی پاک دامناں روز توجہ فرما کر نماز کے لئے جگا دیا کرتیں تھیں۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں کے دلوں میں القاء فرماتا ہے۔اس عاجز کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ اعزاز 26 دسمبر 2004ء بروز اتوار حاصل ہوا جب وہ سیّدہ بی بی

Marfat.com

پاک دامناں کے مزار مبارک پر سلام عرض کر رہا تھا۔

انسان ایسے بھی ہیں جن سے پیارے نبی ﷺ بات کرتے ہیں۔ اور یہ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ اگر کسی گنہگار سے آپ ﷺ بات کریں۔ اس عاجز نے آپ ﷺ کی عادت مبارکہ دیکھی ہے کہ عید الفطر کی رات یعنی چاندرات کو اپنے غلاموں کو عید مبارک کہتے ہیں، ان کا، ان کے بچوں کا حال احوال پوچھتے ہیں، اور انہیں حوصلہ اور تسلی دیتے ہیں۔ سن 2005ء کی چاندرات یہ عاجز فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کر کے پاک پتن سے لاہور واپس آ رہا تھا، ابھی بس دیپال پور پہنچنے والی تھی کہ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: 'تمہیں بھی عید مبارک ہو تمہارے بچوں کو بھی عید مبارک ہو۔۔۔'

اور پیارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق اولیاء اللہ بھی اپنے مریدوں سے عید ملتے ہیں۔

منیر احمد مغل کہتے ہیں کہ سن 2005ء ہی کی چاندرات تھی۔ خواب میں پیر و مرشد پیر محمد صادق ہاشمی قریشی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ اور اپنی مخصوص ہزارہ کی زبان میں مجھے ارشاد فرمایا:

'اٹھ او جنیا! سویرے عید ای، مینوں عید مل' اور پھر آپ عید ملے۔

رات کو آ کر اپنے دوستوں کو جگانا یہ سنت الٰہی ہے۔

لوگ کہتے ہیں نیک لوگ تہجد کے وقت اٹھ کر نمازیں پڑھتے ہیں حقیقت کی دنیا میں اس عاجز نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ جس پر کرم فرماتا ہے اسے تہجد کے وقت خود فرماتا ہے۔ 'اٹھو تم میرے دوست ہو اٹھ کر نماز پڑھو۔' آپ نے کبھی قرآن پاک کی اس آیت پر غور کیا ہے۔ 'ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور'

یہ اعزاز کوئی تصور کر سکتا ہے۔ کہ ساری کائنات کا خالق و مالک، اپنے مخلوق میں سے کسی انسان کو یہ فرمائے۔ 'اٹھو تم میرے دوست ہو۔ اٹھ کر میری نماز پڑھو'

ہاں وہ تصور کر سکتا ہے۔ جس کے پیر و مرشد پیر محمد صادق ہاشمی ہوں۔ جس نے پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت پر محبت سے پھول نچھاور کئے ہوں۔ جس نے اولیاء اللہ کی محبت کو سینے سے لگا لیا ہو۔

آئیں انہی الفاظ کے ساتھ اپنی اس ملاقات کا اختتام کرتے ہیں۔ گلے ملتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی اور اپنے پیاروں کی محبت عطا فرمائے رکھے۔

**نوریہ رضویہ پبلی کیشنز**

۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com